



پیشہ ورانہ تعلیم کے مطلق نظریہ و عملیات کی ایک

اصول میراث

تالیف

محمد مظفر رشید شاہ

نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

040-4466685
040-4466985

مکتبہ جامعہ فریدیہ ساہیوال قون

نمبر

درجہ عالیہ (مدارس عالیہ) اور لاء سے متعلق طلباء و طالبات کیلئے

علم میراث کی لاجواب کتاب

وَتَعْلَمُوا الْقَوَائِدَ وَعَلِمُوا النَّاسَ فَانْهَا نَصْفَ الْحِلْمِ



أصول میراث

تالیف

علامہ مفتی محمد مظہر فرید شاہ

نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساریوال

ناشر: مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساریوال فون: 040-4466685

بسم الله الرحمن الرحيم

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

نام کتاب ----- اصول میراث

تالیف ----- علامہ مفتی محمد مظہر فرید شاہ

ترجمہ ----- نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

تقریب ----- محمد مدیح حبیب فریدی

فریدیہ کمپیوٹر لیب جامعہ فریدیہ

کمپوزنگ ----- محمد رضوان محمود

پروف ریڈنگ ----- مفتعلیم جامعہ فریدیہ ساہیوال

ناشر ----- جملہ نکاح دورۃ الحدیث 2006ء

تعداد ----- مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال

قیمت ----- ایک ہزار

75/- روپے

دوسرا ایڈیشن

انتساب

اس تالیف "اصول میراث" کو میں اپنے والدین گرامین کے ذریعہ دربار رسالت ﷺ میں پیش کرتے ہوئے خالق ارض و سموات، معبود سرور کائنات ﷻ کی بارگاہِ وحدیت جل جلالہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

مگر قبول افتد ہے وعز و شرف

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

احقر امبار

محمد مظہر فرید شاہ

ملنے کا پتہ

مکتبہ نظامیہ
جامعہ فریدیہ ساہیوال

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	مقدمہ	17
	سبق نمبر 1	
2	ترکہ سے متعلق حقوق کا بیان	20
3	طریقہ تکفین	23
4	قضا کے دین	23
5	حقوق اللہ سے متعلق قرض کا حکم	25
6	وصیت	26
7	تقسیم میراث	26
8	عصبات نسبیہ عصبات سببیہ عصبة العصبات السببیہ	27
9	رد علی اصحاب القران فی النسبیہ	28
10	ذوی الارحام	29
11	موالی الموالیات	29
12	المقرنہ بالنسب علی الغیر	29
13	اسباب ارث	31
14	ارکان ارث	32
	سبق نمبر 2	
15	موانع ارث کا بیان	33
16	رقیت (غلامی)	33

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
17	قتل (جان سے مار ڈالنا)	34
18	اختلاف دین (مذہب)	35
19	اختلاف دار (ملک)	36
20	وضاحت	37
	سبق نمبر 3	
21	میراث کے حصوں کا بیان اور مسائل کا طریقہ استخراج	38
22	جدیج اور جدہ یحیجہ	40
	سبق نمبر 4	
23	اعداد کے درمیان نسبت کا بیان	45
24	توابع تداخل	45
25	توافق تباہین	46
26	توافق اور تباہین کی پہچان کا طریقہ	46
27	عادات عظیم نکالنے کا طریقہ	47
	سبق نمبر 5	
28	تصحیح مسائل کا بیان	49
29	تصحیح کی تعریف	49
30	سہام اور رد و س سے متعلق قوانین	50
31	رد و س اور رد و س سے متعلق قوانین	52

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
	سبق نمبر 7	
86	عصبات لسیہ کا بیان	48
86	عصب کی تعریف اور اس کی اقسام	49
87	متعدد اقسام کے عصبات میں سے کسے ترجیح دی جائے	50
	سبق نمبر 8	
93	حجب کا بیان	51
93	حجب کی تعریف اور اقسام	52
94	حجب حرمان کا حکم کن اصولوں سے آتا ہے	53
96	محروم اور محجوب کے درمیان فرق	54
97	کیا محروم اور محجوب دوسروں کیلئے حاجب بنتے ہیں	55
	سبق نمبر 9	
98	عول کا بیان	56
99	حد عول	57
	سبق نمبر 10	
102	ورثاء اور قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا بیان	58
103	ورثاء کے درمیان تقسیم ترکہ سے متعلق قوانین	59
105	قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ سے متعلق قوانین	60
105	کسری ترکہ کی تقسیم بمعہ مثال	61

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
	سبق نمبر 6	
55	اصحاب فراغت کے تفصیلی حالات کا بیان	32
55	باپ کی تین حالتیں	33
56	جد و جدی کی چار حالتیں	34
58	باپ اور جد و جدی کی مختلف فیدہ حالتیں	35
61	بہن کی بھائی اور بھئی بہن کی تین حالتیں	36
62	خاوند کی دو حالتیں	37
63	بھوی کی دو حالتیں	38
64	بھئی کی تین حالتیں	39
65	پوتی کی چھ حالتیں	40
71	مسئلہ تشہیب کی تعریف	41
72	مسئلہ تشہیب کا مقصد	42
72	مسئلہ تشہیب میں تقسیم میراث	43
73	سگی بہن کی پانچ حالتیں	44
76	ابوی بہن کی چھ حالتیں	45
80	والدہ کی تین حالتیں	46
82	جد و جدی کی دو حالتیں	47

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
	سبق نمبر 15	
147	ذوی الارحام کی تعریف اور اقسام	77
149	مذہب اہل رحم	78
150	مذہب اہل تنزیل	79
150	مذہب اہل قرابت	80
150	ذوی الارحام کی قسم اول سے متعلق قوانین	81
167	ذوی الارحام کی قسم ثانی سے متعلق قوانین	82
170	ذوی الارحام کی قسم ثالث سے متعلق قوانین	83
177	ذوی الارحام کی قسم رابع سے متعلق قوانین	84
181	قسم رابع کی اولاد سے متعلق قوانین	85
	سبق نمبر 16	
196	خفشی کا بیان	86
196	خفشی کی تعریف اور اقسام	87
197	خفشی مشکل کا بیان	88
199	امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی توجیہ	89
200	امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی توجیہ	90
	سبق نمبر 17	
201	حمل کا بیان	91
201	دست حمل، حمل کا کتنا حصہ موقوف رکھا جائے	92

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
	سبق نمبر 11	
107	تخارج کا بیان	62
108	تخارج کی تعریف ارکان اور شرائط	63
	سبق نمبر 12	
111	رد کا بیان	64
111	رد کی تعریف	65
112	قوانین رد بمقتدا مشہ	66
	سبق نمبر 13	
119	مقتسمۃ احد کا بیان	67
121	مقتسمۃ احد اور ثلث جمع مال کی صورتیں	68
123	علی بن ابی بھائی کو حصہ دینے کے بعد خارج کرنے کی وجہ	69
124	عینی بھائی کی جگہ عینی بہن ہو تو پھر	70
128	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نظریہ	71
129	مسئلہ اکدویہ میں سگی یا علی بہن کو کوئی فرض قرار دینے کی وجہ	72
	سبق نمبر 14	
131	مناسخ کا بیان	73
131	مناسخ کا مفہوم اور مکمل صورتیں	74
134	مناسخ کے اصول و ضوابط	75
135	تصحیح مسئلہ اور مافی الیہ کے درمیان نسبت	76

عرض مؤلف

جب میں درس نظامی کی تکمیل سے فارغ ہوا تو اپنے والد گرامی قند رسیدی و مرشدی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب بانی دارالافتاء جامعہ فریدیہ ساہیوال کے حکم کے مطابق تدریس میں مصروف ہو گیا تدریس کے پہلے سال بیضاوی، مسلم العلوم، مناظرہ رشیدیہ، حسامی، احادیث شریعت جانی، معیذی، اور حرانی جیسی کتب پڑھانے کا موقع ملا لیکن علم میراث کی اہمیت کے پیش نظر بعض طلباء نے ایک مہینے میں فقط علم میراث پڑھنے کا تقاضا کیا۔ چنانچہ والد گرامی حضرت فخر العصر امت پر کاظم العالیہ کی اجازت سے جامعہ فریدیہ میں دورہ میراث کے عنوان سے مارچ ۱۹۹۲ء میں ایک مہینہ کا کورس رکھا گیا جس میں مدارس عربیہ کے ذہین طلبہ کرام، فاضل علماء عظام، لاء سے متعلق احباب اور سرکاری ملازمین نے لہایت ہی جذب و شوق سے شرکت کی۔ جس سے مجھے کافی حوصلہ ملا اور علم میراث کے ساتھ علمی حلقوں کے شغف کا مزید احساس ہوا۔

ساتھیوں کے اسرار اور اس احساس نے قرآن وحدیث اور اجتماع امت کے حوالے سے ایک ایسی کتاب ترتیب دینے پر ابھارا جو مختصر تو ہو لیکن جامع بھی جس میں تقسیم وراثت سے متعلقہ چھوٹے بڑے تقریباً تمام مسائل کا حل مذکور ہو۔ چنانچہ دورہ میراث میں لکھوائے گئے امور کو کتابی شکل دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جسے علمی حلقوں نے ایک مستحسن اقدار قرار دیا اس پر تقصیر کی یہ کتاب "اصول میراث" پیش

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر
	فتویٰ	93
204	حمل کی صورت میں مسئلہ کا حل	94
	سبق نمبر 18	
209	ملفوظ، قیدی، غرق، حرقی اور بدین کا بیان	95
	سبق نمبر 19	
213	مرتبہ کی وراثت کا بیان	96
215	التماس	97

بسم الله الرحمن الرحيم

آباءکم و ابناءکم لا تدرون ایہم اقرب لکم نفعا فریضة من

اللہ ان اللہ کان علیہما حکیمًا۔ (النساء آیت 11 پارہ 4)

ترجمہ: تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم نہیں جانتے کون ان میں سے زیادہ قریب ہے تمہیں نفع پہنچانے میں یہ مجھے مقرر ہیں اللہ کی طرف سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ (تمہاری مصلحتوں کو) جاننے والا بڑا دانہ ہے۔

وتعلموا الفرائض و علموها الناس فالی امرؤ مقبوض وان

هذا العلم سيقبض ، وتظهر الفتن ، حتی یختلف الاثنان فی الفریضة

الا یجدان من یفصل بینہما ، (سنن الدارمی مقدمہ)

ترجمہ: (اے لوگو) علم فرائض سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں (اس دنیا سے) رخصت ہونے والا ہوں اور یہ علم (فرائض) بھی عنقریب (دنیا سے) اٹھالیا جائے گا۔ اور (مستقبل میں) حالات یہاں تک ناگفت بہ ہوں گے کہ دو شخص وراثت میں جھگڑا کریں گے پس (لیکن) کسی ایسے شخص کو نہ پائیں گے جو ان کے درمیان (وراثت سے متعلق) فیصلہ کر دے۔

یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان سمعن

نساء فوق الثنین فلھن الثلثا ما ترک وان کانت واحدة فلھا النصف ،

ولابویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک ان کان لہ ولد ، فان لم

یکن لہ ولد وورثہ ابواہ فلامہ الثلث ، فان کان لہ اخوة فلامہ السدس ،

من بعد وصیة یوصی بہا او دین ، آباءکم و ابناءکم لا تدرون ایہم

خدمت ہے۔ استفادہ کرنے والے حضرات سے التماس ہے کہ دنیا و عقبیٰ میں میری فلاح و بہبود کی دعا فرمائیں اور کتاب میں میری کوتاہیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے درگزر فرمائیں۔

آخر میں مولانا مفتی محمد امین کریم صاحب اور حافظ سید مقبول شیرازی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مسودہ کی تیاری میں میرا تعاون کیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ و آلہ و اصحابہ اجمعین

احقر العباد

مظہر فرید شاہ

مدرس جامعہ فرید یہ ساجیوال

جنوری ۱۹۹۳ھ

میں یہ حصے مقرر ہیں اللہ کی طرف سے بے شک اللہ تعالیٰ (تمہاری مصلحتوں کو) جاننے والا ہے بڑا دانہ ہے اور تمہارے لئے نصف ہے جو چھوڑ جائیں تمہاری بیویاں بشرطیکہ نہ ہوں ان کی اولاد۔ اور اگر ہوں ان کی اولاد تو تمہارے لئے چوتھائی ہے اس سے جو وہ چھوڑ جائیں۔

(یہ تقسیم) اس وصیت کے پورا کرنے کے بعد ہے جو وہ کر جائیں اور قرض ادا کرنے کے بعد اور تمہاری بیویوں کا چوتھا حصہ ہے۔ اس سے جو تم چھوڑو بشرطیکہ نہ ہو تمہاری اولاد اور اگر ہو تمہاری اولاد تو ان کا آٹھواں حصہ ہے اس سے جو تم چھپے چھوڑ جاؤ (یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہے جو تم نے کی ہو۔ اور (تمہارا) آٹھواں حصہ ادا کرنے کے بعد اگر ہو وہ شخص جس کی میراث تقسیم کی جائے والی ہے گامدود مرد ہو یا عورت اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ہر ایک کیلئے ان میں سے چھٹا حصہ ہے اور اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب شریک ہیں تمہاری میں۔ (یہ تقسیم) وصیت پوری کرنے کے بعد ہے جو کی گئی ہے اور قرض ادا کرنے کے بعد بشرطیکہ اس سے نقصان نہ پہنچایا گیا ہو (یہ نظام وراثت) حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بردبار ہے۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنَّ امْرَأَتَكَ لَأُمٌّ فَلَكِ لِسَ لَه وَلَدٌ ۚ وَلَهُ اخْت فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشَّلَاقُ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حِظِّ الْأُنثَىٰ ۚ بَيْنَ اللَّهِ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بَصِيرٌ عَلِيمٌ (النساء 186)

اقرب لكم لفعاء، فربضة من الله، ان الله كان عليهما حكيمًا.....

ولكم نصف ما ترك ازواجكم ان لم يكن لهن ولد، فان كان لهن ولد فلكم الربع مما تركن من بعد وصية يوصين بها او دين، ولنهن الربع مما تركن ان لم يكن لكم ولد، فان كان لكم ولد فلهن الثمن مما تركن من بعد وصية يوصون بها او دين.....

وان كان رجل يورث كلالة او امرأة وله اخ او اخت فللكل واحد منهما السدس فان كانوا اكثر من ذلك فهم شركاء في الثلث من بعد وصية يوصى بها او دين غير مضار، وصية من الله والله عليم حكيم. (النساء آیت نمبر 12-11)

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد (کی میراث) کے بارے میں آپ مرد (لڑکے) کا (حصہ) برابر ہے دو عورتوں (لڑکیوں) کے حصہ کے پھر اگر ہوں صرف لڑکیاں دو سے زائد تو ان کیلئے دو تمہاری ہے۔ جو میت نے چھوڑا اور اگر ہو ایک ہی لڑکی تو اس کیلئے نصف ہے۔ اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اس سے جو میت نے چھوڑا بشرطیکہ میت کی اولاد نہ ہو۔ اگر نہ ہو اس کے اولاد اور اس کے وارث صرف ماں باپ ہی ہوں تو اس کی ماں کا تیسرا حصہ ہے (باقی سب باپ کا) اور اگر میت کے بہن بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے۔ (اور یہ تقسیم) اس وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہے جو میت نے کی اور قرض ادا کرنے کے بعد تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم نہیں جانتے کہ کون ان میں سے زیادہ قریب ہے تمہیں نفع پہنچانے

مقدمہ

۱۔ ال۔ علم فرائض کی تعریف موضوع اور غرض و غایت بیان کریں؟

جواب۔ فرائض فربطہ کی جمع ہے۔ جس کے معنی ہیں مقررہ حصہ اور اصطلاح میں علم فرائض اس علم کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعہ میت کے ترکہ (مرنے والے کا بچا ہوا مال) میں میت کے ورثاء کا پورا پورا حق معلوم ہو۔

موضوع

علم فرائض کا موضوع ترکہ اور وارث ہے۔ کیونکہ علم فرائض میں ترکہ اور وارث کے متعلق ہی بحث ہوتی ہے کہ متوفی کے ترکہ کے کون کون سے افراد وارث بنتے ہیں۔

غرض و غایت

ورثاء تک ان کا پورا پورا حق پہنچانا یہ علم فرائض کی غرض و غایت ہے۔

۲۔ ال۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں علم فرائض کی اہمیت پر روشنی ڈالیں؟

جواب۔ حقوق و فرائض کی ادائیگی سے قابل رشک نظام حیات تشکیل پاتا ہے۔ جیسے زندہ افراد کے اموال سے لوگوں کے حقوق وابستہ ہوتے ہیں اسی طرح مردہ لوگوں کے اموال میں دوسرے لوگوں کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء مرسلین سے واسطہ سے لوگوں کی رہنمائی فرمائی اور افراد کے حقوق کا تعین کیا قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

(اے میرے رسول) فتویٰ پوچھتے ہیں آپ سے آپ فرمائیے اللہ تعالیٰ فتویٰ دیتا ہے تمہیں کلامہ (کی میراث) کے بارے میں اگر کوئی ایسا آدمی فوت ہو جائے نہ ہو جس کی اولاد اور اس کی ایک بہن ہو تو بہن کا نصف حصہ ہے اس کے ترکہ سے اور وہ وارث ہوگا اپنی بہن کا اگر نہ ہو اس بہن کی کوئی اولاد۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ان دونوں کو دو تہائی ملے گا۔ اس سے جو اس نے چھوڑا اگر وارث ہوں بہن بھائی مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد (بھائی) کا حصہ دو عورتوں (بہنوں) کے حصہ کے برابر ہے۔ صاف صاف بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے (اپنے) احکام تاکہ گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

إِنَّ لِلَّهِ الْوَيْلَ الْبَاسَ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا
(النساء آیت ۱۱)

ترجمہ۔ اسے لوگو! تم یہ نہیں جانتے ہو کہ لوگوں میں سے تمہارے لئے نفع کے اعتبار سے کون زیادہ قریب ہے۔ یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ بے پناہ علم والا حکمت والا ہے۔

مذکورہ بالا آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ ہر ماعقل انسانی انسانوں کے صحیح حقوق کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ انسانی فکر کے مطابق نفع و نقصان کا معیار قانون الہی کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لہذا جس کسی کا جو جو حصہ قدرت نے مقرر کر دیا ہے اس کی حقیقت اگرچہ معلوم نہ ہو سکے وہ تقسیم الہی بہر حال انسانوں کے لئے بہتر اور مفید ہے۔ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ هَرَمَ مِيرَاثَ وَارِثِهِ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ترجمہ۔ جو شخص اپنے وارث کی میراث سے راہ فرار اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کاٹ دے گا۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الوصایا)
ایک دوسرے مقام پر حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

تَعْلَمُوا الْفِرَافِصَ وَعَلِمُوا هَذَا النَّاسَ فَإِنَّهَا نَصْفُ الْعِلْمِ (ابن ماجہ کتاب الفرائض)
ترجمہ۔ اسے لوگو! علم فرائض کو دیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ یہ نصف علم ہے۔

سوال۔ علم فرائض کے نصف علم ہونے کی وضاحت کریں؟

جواب۔ علم فرائض کے نصف علم ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہ ہیں

1۔ باعتبار حالت

انسان کی دو حالتیں ہیں۔ زندگی اور موت۔ علم فرائض کے علاوہ باقی تمام علم علوم کا تعلق انسان کی حالت حیات سے ہے۔ جبکہ علم فرائض کا تعلق انسان کی حالت موت سے ہے۔

2۔ باعتبار سبب ملک

علم کے دو سبب ہیں

الف۔ ضروری ب۔ اختیاری

علم فرائض کے علاوہ باقی تمام علوم ملک اختیاری کا سبب بنتے ہیں۔ جبکہ علم فرائض ملک ضروری کا سبب بنتا ہے۔ فقہاء و بیان فرماتے ہیں کہ وارث اگر اپنا حصہ لئے سے انکار کرے تو قاضی اس کا حصہ جبراً اس کے حوالے کر دے۔

الہاس پہنتا ہو اور کبھی دوستوں سے ملاقات کے لئے اوسط درجے کا لباس پہنتا ہو اور کبھی تقریبات میں شمولیت کے لئے اعلیٰ درجے کا لباس پہنتا ہو تو ایسے افراد کو اوسط درجے کے لباس کی قیمت کا کفن دیا جائے۔

معیار کفن باعتبار عدد

۱۔ کپڑے مسنون کفن تین کپڑے ہیں۔

۱۔ الحافہ ۲۔ ازار ۳۔ قمیص

اور عورت کے لئے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں۔

۱۔ الحافہ ۲۔ ازار ۳۔ قمیص ۴۔ شمار ۵۔ خرقہ

ترکہ سے متعلق حقوق کا بیان

سوال۔ میت کے اموال متروکہ سے کون کونسے حقوق واسطہ ہیں وضاحت کریں

جواب۔ میت کے اموال متروکہ سے بالترتیب چار حقوق واسطہ ہوتے ہیں۔

۱۔ تجہیز و تکفین ۲۔ قضائے دین ۳۔ وصیت ۴۔ تقسیم وراثت

1۔ تجہیز و تکفین

ترکہ سے متعلق پہلا حق تجہیز و تکفین ہے۔ جہاز ایسے ضروری امور کو

کہا جاتا ہے کہ سفر کے دوران مسافر جن کی طرف محتاج ہو۔ اس طرح تجہیز کا مطلب یہ ہوا کہ میت کے سفر آخرت میں میت کے لئے ضروری اشیاء کو فراہم کرنا۔ جیسے غسل تابوت اور کفن و دفن۔ تکفین بھی تجہیز میں داخل ہے۔ یہ تخصیص بعد الممیت ہے۔

معیار کفن باعتبار قیمت

میت کو کفن دیتے وقت یہ دیکھا جائے گا کہ میت اپنی زندگی میں کیسا لباس زیب تن کیا کرتا تھا۔ جس معیار کا کپڑا وہ اپنی زندگی میں استعمال کیا کرتا تھا۔ کفن بھی اسی معیار کے کپڑے کا دیا جائے گا۔ اس معیار سے قیمتی کپڑے میں کفن دینے کو تہذیر (منصوب خرچی) کہتے ہیں اور اس معیار سے گھٹیا کپڑے میں کفن دینے کو تکتیر (کمی کرنا) کہتے ہیں۔

اگر کسی شخص کا معیار لباس مختلف ہو یعنی کبھی تو وہ کام کاج کے لئے ادنیٰ

1- طریقہ تکفین

مرد کو کفن دینے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے چار پائی پر لٹافہ کو بچھایا جائے پھر اس پر ازار کو بچھایا جائے۔ اس کے بعد میت کو قمیص پہنا کر ازار پر رکھا جائے پھر میت کو اس طرح لپیٹیں کہ ازار کی بائیں طرف سے ابتدا کی جائے اور اس کے بعد دائیں طرف کو میت پر لپیٹا جائے۔ ازار کے بعد لٹافہ کو بھی اسی طرح لپیٹا جائے۔

2- قضائے دین

ترکہ سے متعلق دوسرا حق قضائے دین ہے یعنی قبضہ و تکفین کے بعد میت کا جو مال بیع جائے اس مال سے میت کے قرض کو اتارا جائے۔ قرض کی دو اقسام ہیں

1- حقوق اللہ سے متعلق 2- حقوق العباد سے متعلق

اول کا حکم وصیت کا ہی ہے۔ وصیت کرے تب ادا کیا جائے گا اور وہ بھی

1/3 تک اور دوسرے کا ثبوت 1- شرعی شہادت 2- اقرار میت

اقرار میت کی دو قسمیں ہیں۔

1- حالت صحت میں اقرار 2- مرض الموت میں اقرار

قرض کی اقسام

قرض کی دو قسمیں ہیں۔

1- وہ قرض جو حقوق العباد سے متعلق ہو مثلاً کسی سے رقم ادھار لی تھی، کوئی چیز

خریدی تھی وغیرہ۔

نمبر	قسم	سہانی	چوڑائی	کفایت
1	لٹافہ	پونے تین گز	سوا گز سے ڈیڑھ گز	سر سے پاؤں دونوں طرفوں تک ایک ایک ہاشت کپڑا غلامہ ہونا چاہیے لٹافہ دو کپڑا ہے جو میت پر تمام پیروں کے بعد لپیٹا جاتا ہے
2	ازار	ازہائی گز	سوا گز سے ڈیڑھ گز	ازار وہ کپڑا ہے جو لٹافہ سے پہلے میت پر استعمال ہوتا ہے اور یہ سر سے پاؤں تک ہے
3	قمیص	ازہائی گز	ایک گز کافی ہے	قمیص وہ کپڑا ہے جو ازار سے بھی پہلے میت پر استعمال ہوتا ہے اور یہ گندھوں سے گھنٹوں تک ہوتا ہے
4	خمار	ڈیڑھ گز	تقریباً ۱۲ انچ	خمار وہ کپڑا ہے جس سے ساتھ عورت کا سر ڈھانپا جائے۔
5	خرقہ	دو گز	سوا گز	خرقہ وہ کپڑا ہے جس کے ساتھ عورت کے سینے کو مروط کیا جاتا ہے یہ سینہ سے ٹیکر ران تک ہوتا ہے

نوٹ۔ مذکورہ بالا کفن ایک نو جوان سال کامل قد والے شخص کا ہے بچے اور پست قد
شخص کا کفن اس کے مطابق بنایا جائے۔

حقوق اللہ سے متعلق قرض کا حکم

اگر قرض حقوق اللہ سے واسطہ ہو تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ یا تو اس قرض کی ادائیگی کی وصیت نہ کی گئی ہوگی۔

۲۔ یا اس قرض کو ادا کرنے کی وصیت کی گئی ہوگی۔

پہلی صورت میں ادائیگی قرض ضروری نہیں ہے اور دوسری صورت میں یعنی وصیت نے حقوق اللہ سے وابستہ قرض کو پورا کرنے کی وصیت کی ہو تو درجہ ضروری ہے کہ قرضوں کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ مال کے تیسرے (1/3) حصہ سے وصیت کو پورا کریں۔ ایک فوت شدہ نماز کے بدلہ میں آدھا صاع گندم (سوا دو پیر گندم) دی جائے۔ اسی طرح امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وٹروں کے بدلہ میں آدھا صاع گندم صدقہ کریں۔

اسی طرح اگر سفر یا مرض کی وجہ سے کسی شخص کے رمضان المبارک کے روزے فوت ہو گئے ہوں اور پھر اس شخص کو ان روزوں کی قضائی دینے کا موقع ملا اور وہ نہ دے سکا۔ اور قضائی دینے بغیر ہی فوت ہو گیا ہو اور فوت ہوتے وقت یہ وصیت کی کہ ہر روزے کے بدلے میں میرے مال سے صدقہ کر دینا تو درجہ ضروری ہے کہ لوگوں کے قرض ادا کرنے کے بعد باقی ماندہ مال کے تیسرے حصہ سے ہر روزہ کے عوض آدھا صاع گندم صدقہ کریں اور اسی طرح اگر میت فرض شدہ حج کی ادائیگی نہ کر سکے اور فوت ہو جائے البتہ فوت ہوتے وقت درجہ کو اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت کر گیا ہو تو درجہ ضروری ہے کہ اس کے ثلث ماقبی سے حج کریں اور اگر

2۔ وہ قرض جو حقوق اللہ سے متعلق ہو مطلق فرض تھا اور نہیں کیا، نہ کوہ فرض تھی

ادائیگی وغیرہ

حقوق العباد سے متعلق قرض کا ثبوت

حقوق العباد سے متعلق قرض کا ثبوت دو طرح سے ہوتا ہے

1۔ وہ قرض جو شرعی شہادتوں سے ثابت ہو۔ (عام ازیں کہ میت نے وہ قرض حالت صحت میں لیا ہو یا مرض الموت میں لیا ہو) اور جو قرض حالت صحت میں میت کے اقرار سے ثابت ہو۔ وہ قرض سب سے پہلے ادا کیا جائے گا۔ اور وہ قرض جو مرض الموت میں میت کے اقرار کرنے سے ثابت ہو وہ بعد میں ادا کیا جائے گا۔

2۔ وہ قرض جو میت کے اقرار کے ساتھ ثابت ہو البتہ حالت صحت میں کئے گئے اقرار سے ثابت شدہ قرض کو مرض الموت میں کئے گئے اقرار سے ثابت شدہ قرض سے پہلے ادا کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر تجھ پر عقیقین کے بعد ترکہ اتنا بچے کہ اس کے ساتھ مکمل قرض ادا نہ ہو سکتا ہو تو پھر دیکھا جائے گا کہ قرض خواہ ایک ہے یا ایک سے زائد ہیں اگر قرض خواہ ایک ہو تو تمام ترکہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور باقی ماندہ قرض میت کے ذمہ ہوگا قرض خواہ چاہے تو معاف کر دے یا دار جزاء کیلئے محفوظ کر لے۔

اگر قرض خواہ ایک سے زائد ہوں تو ان کے قرض کے تناسب سے وہ ترکہ قرض خواہوں کے مابین تقسیم کر دیا جائے اور باقی ماندہ میت کے ذمہ ہوگا۔ قرض خواہ چاہیں تو وہ قرض معاف کر دیں اور اگر چاہیں تو دار جزاء کیلئے چھوڑ دیں۔

وصیت کے بغیر ہی میت کی طرف سے حج کیا تو امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عملِ مجدد اس حج کو میت کی طرف سے قبول فرمائے لے گا۔

3۔ وصیت

ترکہ سے متعلق تبرات حق وصیت ہے۔ اگر میت نے اپنی زندگی میں کوئی وصیت کی ہو کہ میرے مرنے کے بعد میرا تمام مال فلاں جگہ صرف کرو یا مدرسہ بنادینا یا مسجد بنادینا وغیرہ وغیرہ تو تجبیز و تکفین اور ادائے قرض کے بعد میت کی جائیداد کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور اس کے تیسرے حصہ میں میت کی وصیت کو پورا کیا جائے گا۔ خواہ تکمیل وصیت میں تمام ورثاء یا بعض ورثاء اختلاف ہی کیوں نہ کریں اور باقی دو تہائی حصہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور دوسرے بعض متعلق ورثاء کے حصہ میں بھی وصیت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اور اگر تمام ورثاء تکمیل وصیت پر اتفاق کر لیں تو ترکہ کا پہلا اور دوسرا حق نکال کر جو مال بچے اس مال کے ساتھ میت کی وصیت کو پورا کیا جائے گا۔

4۔ تقسیم میراث

ترکہ سے متعلق چوتھا حق تقسیم میراث ہے۔ میت کی تجبیز و تکفین و ادائیگی قرض اور تعمیل وصیت کے بعد میت کا جو مال بھی بچے اس مال میں ترتیب شرعی کے ساتھ تقسیم کی جائیگی یعنی قرآن مقدس سنت رسول ﷺ اور اجماع امت سے جو ترتیب ثابت ہے۔ اس ترتیب کو تقسیم میراث میں ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔

قرآن و سنت اور اجماع امت کے حوالہ سے ورثاء کی ترتیب بیان کریں؟
جواب۔ تقسیم میراث میں مندرجہ ذیل ترتیب ثابت ہے۔

1۔ اصحاب فرائض

سب سے پہلے اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دیا جائے گا اور اصحاب فرائض وہ افراد ہیں کہ قرآن مقدس سنت رسول ﷺ اور اجماع امت میں جن افراد کا حصہ مقرر ہو چکا ہے۔ وہ اصحاب فرائض بارہ ہیں ان میں سے چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں ہیں۔

مرد حضرات: باپ۔ دادا۔ چھٹی بھائی (والدہ کی طرف سے بھائی)۔ خاوند عورتیں: بیوی، بیٹی، پوتی، والدہ، دادی، اخوات مشقبہ (سگی بہنیں) اخوات ابویہ (باپ کی طرف سے بہنیں) اخوات امیہ (والدہ کی طرف سے بہنیں)۔

2۔ عصبات نسبیہ

اگر اصحاب فرائض نہ ہوں یا اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دینے کے بعد کچھ ترکہ (مال) بچ گیا ہو تو وہ عصبات نسبیہ کو دیا جائیگا اور عصبات نسبیہ وہ افراد ہیں جو نسبی قرابت کی جہت سے عصب ہیں۔ عصبات نسبیہ کی تین قسمیں ہیں۔
۱۔ عصبہ بنفسہ ۲۔ عصبہ بغیرہ ۳۔ عصبہ مع غیرہ

3- عصبات سببیہ

اگر عصبات نسبیہ نہ ہوں تو میت کا مال عصبات سببیہ کو دیا جائیگا۔ عصب سببی اس فرد کو کہتے ہیں جو اپنے غلام کو آزاد کرنے کی جہت سے عصب بنے۔ اور عصب عام انہیں کہہ دے گی ہو یا سببی ہو اس شخص کو کہتے ہیں جو اس صاحب فرائض سے بچ جانے والے تمام مال کو سمیٹ لے اور اگر اس صاحب فرائض نہ ہوں تو پھر تمام مال کا وہی شخص مالک بنے۔

4- عصبۃ العصبات السببیہ

اگر عصب سببی (غلام آزاد کرنے والا شخص) نہ ہو تو پھر اس عصب سببی کے عصب مذکور کو مال دیا جائے گا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"الانثاء النساء من الولاء الا ما تفتن او اعتق من اعتقن"

ترجمہ۔ عورتیں وارث نہیں ہیں ولاء کی مگر یہ کہ انہوں نے خود کسی غلام کو آزاد کیا ہو یا ان کے آزاد شدہ غلام نے کسی کو آگے آزاد کیا ہو۔ (سنن الدارمی کتاب الفرائض)

5- رد علی اصحاب الفرائض النسبیہ

اگر عصبات نہ ہوں تو اس صاحب فرائض کو ان کا حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ ترکہ بھی انہی اصحاب فرائض پر ساقط تناسب سے دوبارہ تقسیم کر دیا جائے گا۔ لیکن یہ رد (دوبارہ تقسیم) فقط انہی افراد پر ہو سکتا ہے جو کہ نسبی اصحاب فرائض ہیں۔ جیسے دادی اور والدہ وغیرہ اور جو نسبی اصحاب فرائض ہیں جیسے خاوند اور بیوی ان پر رد نہ کیا جائے

6- ذوی الارحام

اگر اصحاب فرائض نہ ہوں اور نہ بھی عصبات ہوں تو پھر میت کی جائیداد اول الارحام کو دے دی جائیگی اور ذوی الارحام میت کے ایسے قریبی افراد ہیں جو نہ اولیت کے عصب ہوں اور نہ ہی ذوی الفرائض ہوں۔

7- مولی الموالات

اگر میت کے ذوی الارحام بھی نہ ہوں تو پھر میت کی جائیداد مولی الموالات کو دی جائیگی۔ مولی الموالات اس شخص کو کہتے ہیں کہ جسے مجہول النسب شخص یوں کہے کہ تو میرا مولی (مالک) ہے۔ اگر میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہے اور اگر میں کوئی جنایت کر لوں تو تو انکی دیت دے گا۔ اس مجہول النسب کے کہنے پر دوسرے شخص نے بھی اقرار کر لیا تو ایسے اقرار کرنے والے دوسرے شخص کو مولی الموالات کہتے ہیں۔ اور اگر دوسرا شخص بھی مجہول النسب ہو اور وہ پہلے شخص سے ویسی ہی بات کرے جس طرح کی بات پہلے شخص نے کی تھی یعنی اگر میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہے اور اگر میں کسی قسم کی جنایت کر لوں تو تو دیت دے گا۔ اور پہلا شخص بھی اقرار کرے تو اب یہ پہلا شخص بھی دوسرے شخص کا مولی الموالات بن جائیگا اقرار کرنے والا شخص دوسرے کا وارث ہوگا۔

8- المقر له بالنسب علی الغیر

اگر میت کے مولی الموالات بھی نہ ہوں تو پھر میت کی جائیداد ایسے شخص کو

ملے گی کہ جس کے لئے میت نے ایسے نسب کا اقرار کیا ہو کہ وہ نسب غیر کی طرف بھی متوجہ ہوتا ہو اور اس غیر شخص نے اس اقرار کو تسلیم نہ کیا ہو اور وہ اقرار کرنے والا شخص آخر عمر تک اسی اقرار پر قائم رہا ہو اور وہ اقرار شرعاً معتبر بھی ہو گویا مولیٰ الموالیات لی عدم موجودگی میں جائیداد ایسے شخص کو ملے گی کہ جس کے لئے میت نے مندرجہ ذیل چار شرائط کے ساتھ نسب کا اقرار کیا ہو۔

1۔ میت نے جس نسب کا اقرار کیا ہے وہ شرعاً معتبر بھی ہو کیونکہ جس شخص کے لئے شرعاً اقرار معتبر نہ ہوگا اسے میت کی جائیداد نہیں مل سکتی۔ مثلاً میت نے اپنے باپ یا دادا کے ہم عصر شخص کو اپنا بھائی قرار دے دیا ہو۔ اب چونکہ اقرار کرنے والے کا یہ اقرار شرعی طور پر معتبر نہیں ہے لہذا ایسا شخص جائیداد کا حق دار نہ ہوگا۔

2۔ میت نے جس کے نسب کا اقرار کیا ہے وہ نسب غیر کی طرف بھی رجوع کرتا ہو اور اگر غیر کی طرف رجوع نہ کرتا ہو تو اسے مقررہ کی صف میں شمار نہ کیا جائے گا۔ مثلاً میت نے کسی بھول النسب شخص کو (جو اس کا بیٹا بھی ہو سکتا ہے) یہ کہہ دیا کہ یہ میرا بیٹا ہے اب نسب چونکہ میت کی طرف رجوع کرتا ہے لہذا اسے مقررہ شمار نہ کیا جائے گا بلکہ اسے میت کا حقیقی بیٹا شمار کیا جائے گا۔

3۔ وہ نسب جس غیر شخص کی طرف رجوع کرتا ہے اس شخص نے یہ نسب تسلیم نہ کیا ہو۔ کیونکہ اگر اس غیر شخص نے اس مفروضہ نسب کو قبول کر لیا تو وہ شخص جس کے لئے یہ نسب فرض کیا گیا ہے اب مقررہ بالنسب کے درجہ میں نہ رہے گا۔ بلکہ یا تو وہ ذوی الفروض سے بن جائے گا یا پھر وہ عصبات سے بن جائے گا۔

اقرار کرنے والا شخص وفات کے وقت اپنے سابقہ اقرار پر قائم بھی ہو۔ مثلاً اقرار کرنے والا شخص اگر موت سے پہلے اپنے اس سابقہ اقرار سے پھر گیا تو یہ اقرار لوہیت کی طرف سے جائیداد نہ ملے گی۔

9۔ الموصیٰ لہ

اگر میت کا کوئی مقررہ بھی نہ ہو تو میت نے جس کے لئے تہائی مال سے زیادہ مال مال کی وصیت کی ہو اسے جائیداد ملے گی۔

10۔ بیت المال

اگر میت کا کوئی موصیٰ نہ بھی نہ ہو تو مال کو ضائع ہونے سے بچانے کی خاطر مال کو بیت المال میں جمع کر دیا جائے جسے تمام مسلمانوں کی مصالحت کے لئے صرف کیا جائے گا۔ بشرطیکہ بیت المال دیانت دار لوگوں کے زیر عمل ہو۔

اسباب ارث

وال۔ جن امور کے بسبب کوئی شخص میت کی جائیداد کا وارث بنتا ہے ان امور کی وضاحت کریں؟

جواب۔ جو امور کسی شخص کو میت کا وارث بناتے ہیں وہ تین ہیں۔

1۔ حقیقی قرابت

نسبی رابطہ اسباب ارث میں سے پہلا سبب ہے۔ جیسے والدین، اولاد، بھائی اور بہن وغیرہ۔

2- نکاح

مرد اور عورت کے درمیان نکاح صحیح اسباب ارث میں سے دوسرا سبب ہے
نکاح صحیح کے بعد اگرچہ دخول یا خلوت سمجھ نہ بھی ہو تو پھر بھی یہ نکاح تو ریت کا سبب
بنتا ہے۔

3- حکمی قرابت

جب مالک اپنے غلام کو آزاد کر دیتا ہے تو سابقہ مالک اور آزاد شدہ غلام
کے درمیان حکمی قرابت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ غلام کو آزاد کرنے کی وجہ سے مالک کو
قدرت کی طرف سے ایک صلہ ملا ہے۔ جسے ولایۃ العلق کہتے ہیں۔

ارکان ارث

سوال۔ ارکان ارث کی وضاحت کریں؟

جواب۔ ارث کے تین ارکان ہیں۔

1- مورث: جس مرنے والے شخص کی جائیداد کے دوسرے لوگ مستحق ہیں
اس مرنے والے شخص کو مورث کہتے ہیں۔

2- وارث: جو شخص حقیقی قرابت یا نکاح یا ولایۃ العلق کے سبب میت کے
مترکہ مال کا مستحق بنتا ہے اسے وارث کہتے ہیں۔

3- الموروث: جس مملوکہ شے کو میت دنیا میں چھوڑ جائے اسے موروث کہتے
ہیں۔

2- موانع

موانع ارث کا بیان

میت کی جائیداد کا وارث بننے سے جو امور مانع ہیں ان کی وضاحت کریں
جواب۔ موانع ارث چار ہیں۔

1- رقیقت 2- قتل 3- اختلاف دین 4- اختلاف دار

1- رقیقت (غلامی)

شرعی غلام یا لونڈی ہونا یہ پہلا مانع ارث ہے۔ عام الزمیں کہ رقیقت کامل ہو
(جیسے قن یعنی مکمل غلام) یا رقیقت ناقص ہو (جیسے مکاتب۔ مدبر اور ام ولد)۔

مکاتب:

مکاتب وہ غلام ہے کہ جسے اس کا مولیٰ یہ کہہ دے کہ تو مجھے اتنی رقم ادا کرنے
کے بعد آزاد ہے۔

مدبر:

وہ غلام ہے کہ جسے اس کا مولیٰ یہ کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے
ام ولد:

وہ لونڈی ہے کہ جس سے اس کے مالک کا بچہ جنم لے ان کا نومولود بچہ تو جنم لیتے
ہی آزاد ہو جائے گا البتہ وہ لونڈی اپنے مالک کے مرنے کے بعد خود بخود آزاد ہو جائے گی

2۔ قتل (جان سے مار ڈالنا)

کسی شخص کو جان سے مار ڈالنا یہ دوسرا مانع ارث ہے۔ یعنی جس قتل سے قاتل پر قصاص یا کفارہ لازم آئے تو ایسا قاتل مقتول کی جائیداد سے محروم رہے گا۔ قتل کی اقسام مع الاحکام ملاحظہ ہوں۔

1۔ قتل عمد

جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر ہو۔ خواہ وہ تیز دھار آلہ سے ہو یا تیز دھار آلہ کے علاوہ کسی دوسرے ہتھیار (ہندوق وغیرہ) سے ہو تو اسے قتل عمد کہتے ہیں قتل عمد کے ساتھ قصاص لازم آتا ہے۔

2۔ قتل شبہ عمد

جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر ہو لیکن قتل کسی ایسی چیز سے ہو جو نہ تو تیز دھار اور نہ ہی بطور ہتھیار استعمال ہو۔ جیسے لاشی یا اینٹ سے قتل کرنا تو ایسے قتل کو قتل شبہ عمد کہتے ہیں ورنہ قتل میں قاتل پر کفارہ لازم آتا ہے کفارہ یہ ہے کہ مسلمان غلام آزاد کیا جائے مسلمان غلام نہ ملنے کی صورت میں متواتر ساٹھ روزے رکھے جائیں اور قاتل کی عاقبت پر دیت ملاحظہ واجب ہے جو تین سال میں ادا کی جائے گی۔

3۔ قتل خطاء

جو قتل جان سے مار ڈالنے کے ارادہ سے صادر نہ ہو بلکہ وہ قتل غلطی سے واقع

ہو۔ جسے کسی عکار پر چھوڑی گئی گولی اتفاق سے کسی آدمی کو لگ جائے اور وہ آدمی مر جائے تو ایسے قتل میں قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت واجب ہے جو کسی ملک میں ادا کی جائے گی اور اس قاتل پر قتل کا گناہ نہیں ہے البتہ بے احتیاطی کے گناہ ہے۔ قتل کسی ان مذکورہ تینوں صورتوں میں قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہوتا ہے بشرطیکہ وہ قاتل مکلف ہو۔

4۔ قاتل مقام قتل خطاء

جو قتل ہونے کی حالت میں کسی دوسرے شخص پر گرنے کی وجہ سے ظاہر ہو وہ قاتل مقام قتل خطاء ہے ایسے قاتل پر قتل خطاء کا حکم جاری ہوتا ہے یعنی قاتل پر کفارہ واجب ہے اور اس کے عصبہ پر دیت واجب ہے۔

5۔ قتل بسبب

کسی شخص نے دوسرے کی زمین پر گڑھا کھودا اور اس میں کوئی شخص گر کر مر گیا تو یہ قتل بسبب ہوگا۔ ایسی صورت میں اس شخص پر نہ تو قصاص لازم ہے اور نہ ہی کفارہ لازم ہے۔ البتہ اس کے عصبہ کے ذمہ دیت ہے۔ اس نوعیت کا قتل محرمی وراثت کا باعث نہیں بنتا ہے۔

3۔ اختلاف دین (مذہب)

وارث اور مورث ان دونوں میں سے کسی ایک کا مسلمان ہونا اور دوسرے کا غیر مسلم ہونا یہ وارث کے لئے تیسرا مانع ارث ہے۔

4۔ اختلاف دار (ملک)

غیر مسلم وارث اور غیر مسلم مورث کے ملکوں کا مختلف ہونا یہ وارث کیلئے چوتھا مانع ارث ہے۔ وارث اور مورث کے ملکوں کا اختلاف یا تو حقیقی ہوگا یا حکمی ہوگا۔ حقیقی اختلاف داریہ ہے کہ وارث اور مورث ان دونوں میں سے کوئی ایک دارالاسلام میں ہو اور دوسرا دارالحرب میں ہو جیسے حربی اور ذمی۔

(حربی اس کافر کو کہتے ہیں جو دارالحرب میں رہتا ہو اور دارالاسلام میں رہنے والوں کیلئے ہلاکت کے نظریات رکھتا ہو۔ اور ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو دارالاسلام میں رہتا ہو اور اس پر جزیہ مقرر ہو)

حکمی اختلاف یہ ہے کہ دونوں (وارث اور مورث) میں سے کوئی ایک شرعی اعتبار سے دارالاسلام سے ہو اور دوسرا دارالحرب سے ہو اگرچہ دونوں ایک ہی اسلامی ملک میں رہ رہے ہوں۔ جیسے مستامن اور ذمی۔

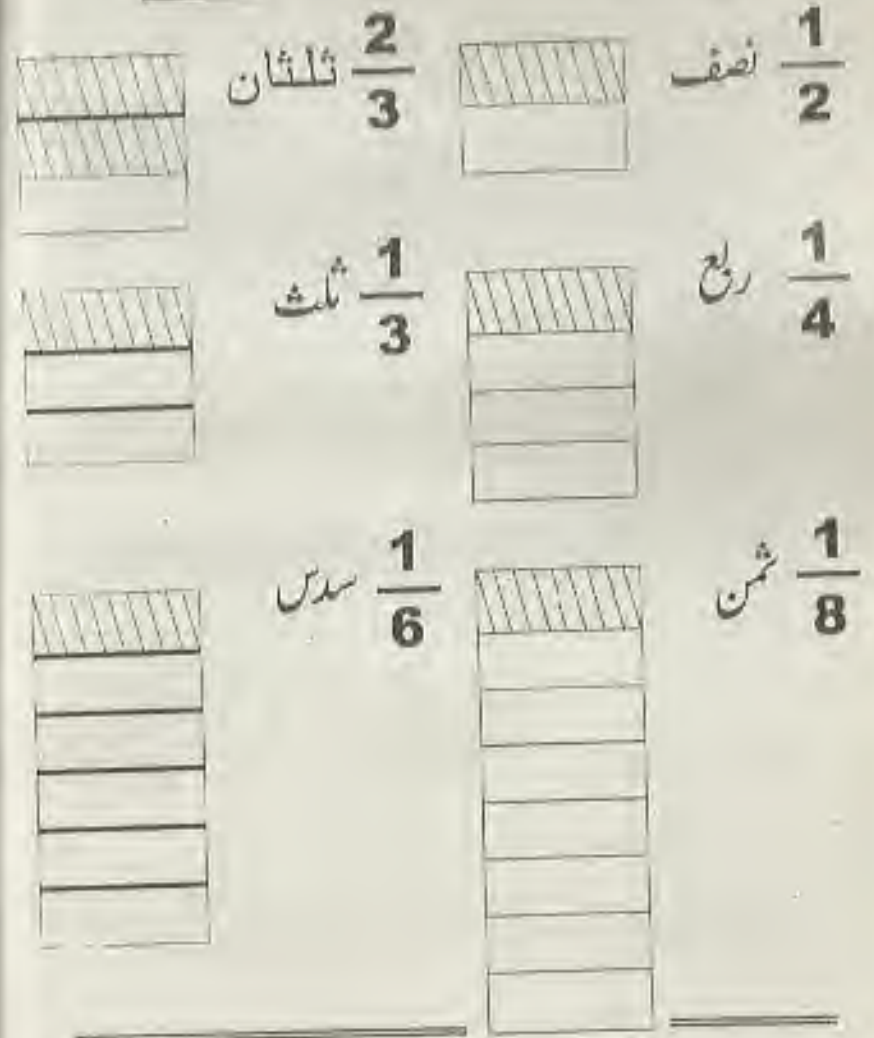
(مستامن اس کافر کو کہتے ہیں جو مسلمانوں کی امان کے کردار اسلام میں رہ رہا ہو) اور اس طرح ایسے دو حربی جو دو مختلف ملکوں سے تعلق رکھتے ہوں اور دونوں امان لیکر دارالاسلام میں رہ رہے ہوں اب اگرچہ یہ دونوں شخص ایک ہی ملک (دارالاسلام) میں رہ رہے ہوں۔ لیکن شرعاً انہیں دو مختلف ملکوں کے باشندے تصور کیا جائے گا۔ اور ان دونوں میں سے کسی ایک کے مرنے پر دوسرے کو جائیداد کو وارث نہ بنایا جائے گا۔

نکاح

مسلمان کا وارث خواہ کتنی ہی دور کیوں نہ رہتا ہو وہ اپنے مورث کی جائیداد وارث پائے گا۔ اور وہ غیر مسلم افراد جو مختلف ملکوں میں رہتے ہوں اور ان ملکوں میں باہمی صلہ بھی نہ ہو تو اسلامی نظام وراثت میں ایک ملک کا غیر مسلم باشندہ دوسرے ملک میں رہنے والے غیر مسلم باشندے کا وارث نہ بن سکے گا۔ خواہ ان ملکوں کے اختلاف حقیقی ہوں یا حکمی ہوں۔

سبق نمبر 3

میراث کے حصوں کا بیان اور مسائل کا طریقہ استخراج
نوع اول



آپ مقدس میں معین حصص اور ان کے مستحقین کی وضاحت کریں۔

آپ مقدس میں چھ معین حصوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

1- نصف (1/2) 2- ربع (1/4) 3- ثمن (1/8)

4- ثلث (1/3) 5- ثلثان (2/3) 6- سدس (1/6)

7- ثمن (1/8) 8- سدس (1/6)

مستحقین حصص

مندرجہ بالا چھ حصوں کے مستحق حضرات کل بارہ ہیں جن میں چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔ اور ان حضرات کا حصہ کتاب وسنت اور اجماع امت کے حوالہ سے مقرر ہے۔ چار مرد یہ ہیں۔

1- باپ 2- جدِ صحیح 3- خلی بھائی 4- خاوند

5- خاوند بھائی

1- بیوی 2- والدہ 3- جدہ صحیحہ 4- پوتی 5- اخوات شقیقہ

6- اخوات ابویہ 7- اخوات امیہ 8- بیٹی

وضاحت

جد صحیح اس شخص کو کہتے ہیں کہ جب میت کی طرف اس کی نسبت کی جائے تو درمیان میں میت کی والدہ کا واسطہ نہ آئے جیسے میت کے باپ کا باپ یعنی دادا اور اگر درمیان میں والدہ کا واسطہ آئے تو اسے جد فاسد کہتے ہیں جیسے میت کی والدہ کا باپ یعنی نانا۔

(1/2) نصف کے مستحقین

1۔ والدہ 2۔ بیٹی 3۔ پوتی 4۔ سگی بہن 5۔ ابوی بہن

(1/4) ربع کے مستحقین

1۔ خاوند 2۔ بیوی

(1/8) ثمن کے مستحقین

1۔ بیوی (بیوی ایک ہو یا ایک سے زائد)

(2/3) ثلثان کے مستحقین

1۔ دو یا دو سے زائد صبی بیٹیاں 2۔ دو یا دو سے زائد صبی پوتیاں

3۔ دو یا دو سے زائد سگی بہنیں 4۔ دو یا دو سے زائد ابوی بہنیں

(1/3) ثلث کے مستحقین

1۔ والدہ 2۔ خلی بھائی اور بہنیں

(1/6) سدس کے مستحقین

1۔ باپ 2۔ جد 3۔ والدہ 4۔ پوتی 5۔ ابوی بہن

6۔ جدہ صحیحہ 7۔ خلی بھائی اور بہن

سوال: میراث کے مسائل حل کرنے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: میت کی جائیداد تقسیم کرنے سے متعلق مسئلہ مندرجہ ذیل طریقہ سے حل کیا جائے

۱۔ سب سے پہلے لفظ میت لکھا جائے۔ مثلاً میت _____

جدہ صحیحہ:

جدہ صحیحہ اس عورت کو کہتے ہیں کہ جب میت کی طرف اس کی نسبت کی جائے تو درمیان میں جد فاسد کا واسطہ ہو۔ جیسے باپ کی والدہ یعنی دادی اور والدہ کی والدہ یعنی نانی، اور اگر درمیان میں جد فاسد کا واسطہ آئے تو اسے جدہ فاسدہ کہتے ہیں جیسے والدہ کے باپ کی والدہ یعنی نانا کی والدہ



2- پھر لفظ میت کے نیچے مناسب فاصلہ رکھ کر میت کے ساتھ ورثاء کا تعلق لکھیں مثلاً زید مرگیا اسکی ایک بیوی، والد اور ایک بیٹا ہے تو انہیں لفظ میت کے نیچے اس طرح لکھیں گے۔

میت
بیوی والد بیٹا

3- پھر ہر وارث کے حالات کا جائزہ لیں اور اس کا شرعی حصہ اس کے نیچے لکھ دیں مثلاً بیوی کی دو حالتیں ہیں

1- اگر میت کی اولاد نہ ہو تو پھر میت کی بیوی کو کل ترکہ کا ثمن $(1/8)$ حصہ دیا جاتا ہے۔

2- اگر میت کی اولاد نہ ہو تو پھر میت کی بیوی کو کل ترکہ کا ربح $(1/4)$ حصہ دیا جاتا ہے۔

نکودہ بالا صورت میں میت کی اولاد موجود ہے لہذا میت کی بیوی کو کل جائیداد کا $(1/8)$ حصہ دینے ہوئے لفظ بیوی کے نیچے $(1/8)$ لکھ دیں۔ اس طرح میت کے والد کے حالات کا جائزہ لیں اور اس کا شرعی حصہ اس کے نیچے لکھ دیں۔ مثلاً باپ کی تین حالتیں ہیں۔

1- میت کے بیٹے یا پوتے کی موجودگی میں میت کے باپ کو کل ترکہ کا $1/6$ حصہ دیا جاتا ہے۔

2- بیٹی یا پوتی کی موجودگی میں میت کے باپ کو کل ترکہ کا $1/6$ حصہ بھی دیا جاتا ہے۔ اور اصحاب فرائض سے کچھ مال بچ جائے تو وہ بھی بطور عصبہ دیا جاتا ہے۔

3- میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں میت کے باپ کو عصبہ شمار کیا جاتا ہے

1- صورت میں چوتھ میت کی اولاد (بیٹا) موجود ہے لہذا میت کے باپ کو حصہ لفظ میت کے نیچے $(1/6)$ لکھ دیں۔

اسی طرح میت کے بیٹے کے حالات کا جائزہ لیں اور اس کا شرعی حصہ اس کے نیچے لکھ دیں اور میت کے بیٹے کی حالت یہی ہے کہ وہ عصبہ بنتا ہے لہذا بیٹے کو اس کی حق اپنے کٹنے لفظ بیٹا کے نیچے عصبہ یا ع لکھ دیں۔

وارث کے حصص لکھنے کا طریقہ یہ ہے

میت
بیوی والد بیٹا
 $1/8$ $1/6$ عصبہ

4- میت کے تمام ورثاء کے حصے اگر صرف نوع اول ہی سے ہوں تو سب سے اہم حصہ کے خزانے سے مسئلہ بنے گا۔ مثلاً $(1/2)$ اور $(1/4)$ جمع ہو جائیں تو مسئلہ $1/4$ کے خزانے سے یعنی 4 سے بنے گا۔ لہذا لفظ میت کے اوپر دائیں طرف لکھیں گے۔ (مسئلہ 4) اور اگر $(1/2)$ اور $(1/8)$ جمع ہو جائیں تو مسئلہ 8 سے بنے گا۔ لہذا لفظ میت کے اوپر دائیں طرف لکھیں گے (مسئلہ 8) (اس کا مطلب یہ ہے کہ مسئلہ 8 سے بنا) اس طرح میت کے تمام ورثاء کے حصے اگر نوع ثانی سے ہی ہوں تو پھر بھی مسئلہ ان حصوں میں سے اقل حصے کے خزانے سے بنے گا۔ مثلاً $(1/6)$ ساتھ $(2/3)$ ہو یا $(1/3)$ ہو تو بہر دو صورت مسئلہ 6 سے بنے گا اور حصے داروں کے حصے اگر دونوں انواع سے آجائیں تو پھر مسئلہ کی ترجیح اس طرح ہوگی۔

1- اگر نوع اول میں سے $(1/2)$ اور نوع ثانی میں سے کوئی ایک ہو یا تمام ہی

نمبر 4

اعداد کے درمیان نسبت کا بیان

دو عددوں کے درمیان کون کون سی نسبت ہو سکتی ہے وضاحت سے بیان

دو عددوں کے درمیان مندرجہ ذیل نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ضرور
1۔ تماش 2۔ تداخل 3۔ توافق 4۔ تباہ

الف تماش

جو دو عدد باہم برابر ہوں ایسے دو عددوں میں تماش کی نسبت ہوگی اور ان دو عددوں
میں سے ہر ایک عدد کو متماثل کہیں گے۔ جیسے 5 اور 9، 5 اور 10، 9 اور 10

ب تداخل

جو دو عدد چھوٹے بڑے ہوں اور ان میں سے بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم
ہو جائے تو دو عددوں کے درمیان تداخل کی نسبت ہوگی اور ان دو عددوں میں سے ہر
ایک عدد کو متداخل کہیں گے۔ جیسے 4 اور 8، 9 اور 27، 16 اور 48

گ توافق

جو دو عدد چھوٹے بڑے ہوں اور ان میں سے بڑا عدد چھوٹے عدد پر
پورا پورا تقسیم نہ ہو بلکہ ان دو عددوں کے علاوہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو پورا پورا تقسیم

ہوں تو مسئلہ 6 سے بنے گا۔

2۔ اگر نوع اول سے $(1/4)$ ہو اور نوع ثانی میں سے کوئی ایک ہو یا تمام ہی
ہوں تو مسئلہ 12 سے بنے گا۔

3۔ اگر نوع اول سے $(1/8)$ ہو اور نوع ثانی میں سے کوئی ایک ہو یا تمام ہو تو
مسئلہ 24 سے بنے گا۔

مذکورہ مسئلہ کو غور سے دیکھیں نوع اول سے $(1/8)$ ہے اور نوع ثانی سے
 $(1/6)$ ہے لہذا افتادہ کے مطابق مسئلہ 24 سے بنے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ
جائیداد کو 24 حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور 24 کا چھٹا حصہ یعنی 4 مرنے والے
کے والد کو دیا جائے اور 24 حصوں میں سے آٹھواں حصہ یعنی 3 مرنے والے کی بیوی
کو دیا جائے۔ اور 24 میں سے میت کی بیوی اور اس کے والد کا حصہ (7) نکال کر جو
بچہ بھی بچا ہے (17) وہ میت کے بیٹے کو میت کا عصب ہونے کی وجہ سے دے دیا
جائے۔

مسئلہ کا مکمل حل ملاحظہ ہو۔

مسئلہ 24		
بیوی	والد	بیٹا
$1/8$	$1/6$	عصبہ
3	4	17

کر دے تو ان دو عددوں میں توافق کی نسبت ہوگی اور ان دو عددوں میں سے ہر ایک کو متوافق کہیں گے۔ جیسے 8 اور 9۔۔۔ 12 اور 16۔۔۔ 32 اور 36

تباہ

جو دو عدد چھوٹے بڑے ہوں۔ ان میں سے بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم بھی نہ ہو رہا ہو اور کوئی ایسا تیسرا عدد بھی موجود نہ ہو جو ان دو عددوں کو پورا پورا تقسیم کر سکے تو ان دو عددوں کے درمیان تباہ کی نسبت ہوگی۔ اور ان دو عددوں میں سے ہر ایک عدد کو متباہ کہیں گے۔ جیسے 3 اور 5۔۔۔ 21 اور 47۔۔۔ 40 اور 71

توافق اور تباہ کی پہچان کا طریقہ

متاثر اور متاثر کی پہچان تو آسان ہی ہے لیکن توافق اور تباہ کی پہچان اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان دو عددوں کے علاوہ کوئی تیسرا عدد ایسا ہے یا نہیں کہ جو ان دونوں کو پورا پورا تقسیم کر دے۔ کیونکہ جب کوئی ایسا تیسرا عدد معلوم ہو جائے گا جو ان دونوں عددوں کو پورا پورا تقسیم کر دے تو ہاں ان دو عددوں میں توافق کی نسبت ہوگی۔ اور اگر کوئی تیسرا عدد دونوں کو پورا پورا تقسیم نہ کر سکے تو پھر ان کے درمیان تباہ کی نسبت ہوگی۔ یہاں ایک قانون بیان کیا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ آیا ایسا کوئی تیسرا عدد ہے جو دونوں عددوں کو پورا پورا تقسیم کر دے۔ یا کوئی ایسا عدد نہیں ہے جو دونوں کو پورا پورا تقسیم کر دے۔ اور وہ قانون ہے

”عادل عظیم نکالنا“

عادل عظیم نکالنے کا طریقہ

عادل عظیم نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان دو عددوں میں سے بڑے عدد کو مقسوم (جسے تقسیم کیا جاتا ہے) اور چھوٹے عدد کو مقسوم علیہ (جس سے تقسیم کیا جاتا ہے) قرار دیں لیں۔ پھر تقسیم کے عمل سے جو کچھ بچے اسے مقسوم علیہ قرار دیں اور پہلے مقسوم علیہ کو مقسوم بنالیں پھر تقسیم کے عمل سے جو کچھ بچے اسے مقسوم علیہ قرار دیں اور دوسرے مقسوم علیہ کو مقسوم بنالیں یہی عمل بار بار ہر اٹھیں۔ رہا جس و ہر اٹھنے سے اگر آخر میں مقسوم علیہ ایک بچے تو پھر سمجھ لیں کہ جن دو عددوں کو سے پہلے مقسوم اور مقسوم علیہ بنایا گیا تھا۔ ان کے درمیان تباہ کی نسبت ہے۔ مثلاً 71 اور 3 میں تباہ کی نسبت ہے کیونکہ آخر میں مقسوم علیہ ایک بچتا ہے۔ اور آخری مقسوم علیہ ایک کے علاوہ ہے تو پھر سمجھ لیں کہ یہ آخری عدد ان دو عددوں کو پورا پورا تقسیم کرے گا۔ اور ان دو عددوں کے درمیان توافق کی نسبت ہوگی۔ اور اگر یہ مقسوم علیہ کو عادل عظیم کہیں گے۔ مثلاً 212 اور 14 میں توافق کی نسبت ہے۔ تباہ اور توافق کی مثالوں میں تقسیم کا عمل ملاحظہ ہو۔

تباہ کی مثالیں

$ \begin{array}{r} 7 \overline{) 9} \quad (1 \\ \underline{7} \\ 2 \quad (3 \\ \underline{6} \\ 1 \quad (2 \\ \underline{2} \\ 0 \end{array} $	$ \begin{array}{r} 71 \overline{) 71} \quad (1 \\ \underline{71} \\ 0 \quad (23 \\ \underline{6} \\ 11 \\ \underline{9} \\ 2 \quad (1 \\ \underline{2} \\ 0 \quad (2 \\ \underline{2} \\ 0 \end{array} $
--	--

$$14 \overline{) 212} \quad 15 \overline{) 14} \quad 14 \overline{) 212}$$

$$\begin{array}{r} 14 \\ 72 \\ 70 \\ 2 \overline{) 14} \quad (7) \\ 14 \\ \hline x \end{array}$$

سوال۔ دو متداخل اور متوافق عددوں کا وفق نکالنے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب۔ دو متداخل اعداد کا وفق اس طرح نکالا جاتا ہے کہ بڑے عدد کو مقسوم اور چھوٹے عدد کو مقسوم علیہ قرار دے کر تقسیم کر دیں پس جو خارج قسمت (جواب) ہوگا وہ بڑے عدد کا وفق ہوگا اور چھوٹے عدد کا وفق ہمیشہ ایک کو تقسیم کیا جاتا ہے مثلاً ۱۳ اور ۱۲۔ ان دو عددوں میں تدخل کی نسبت ہے تو ۳ کا وفق ۱۱ اور ۲ کا وفق ۳ ہے اور دو متوافق عددوں کا وفق اس طرح نکالا جاتا ہے کہ ان دونوں عددوں کا عا د اعظم معلوم کریں اور باری باری دونوں عددوں کو عا د اعظم کے ساتھ تقسیم کریں ہر عدد کا خارج قسمت اس عدد کا وفق ہوگا۔ مثلاً ۲۱۲ اور ۱۴ کے درمیان توافق کی نسبت ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ان کا عا د اعظم ۲۱۲ ہے اب ۲۱۲ کو ۱۴ کے ساتھ تقسیم کیا جائے تو خارج قسمت ۱۵ آئے گا جو کہ ۲۱۲ کا وفق ہے اور جب ۱۴ کو ۲ کے ساتھ تقسیم کریں گے تو خارج قسمت ۷ آئے گا جو کہ ۱۴ کا وفق ہے۔

تصحیح مسائل کا بیان

صحیح کی تعریف اور قواعد و ضوابط بیان کریں۔
صحیح کے لغوی معنی ہیں کسی کو صحت والا کر دینا۔

اہل فرائض کی اصطلاح میں تصحیح کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔ ایسا چھوٹا حاصل کرنا (دوسرا کوئی عدد اس سے چھوٹا نہ ہو) کہ جس سے ہر وارث کا حصہ ہر صحیح طور پر نکل آئے۔ اگر ورثاء کے حصے پہلے سے ہی صحیح صحیح بنا کر آ رہے ہوں تو صحیح مسئلہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اگر حصے داروں کے حصوں میں کسر واقع ہو تو پھر تصحیح کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً میت کا والد اور ۳ بیٹیاں ہوں تو ۳ بیٹیوں کے حصے میں واقع ہوگی۔ مثلاً

میت	مسئلہ تصحیح 9	والد
۳ بیٹیاں	3	والد
۲	2	عصبہ
3	3	1
6	6	3

لہذا تصحیح مسئلہ کی ضرورت پیش آنے لگی تصحیح مسئلہ سے متعلق کل سات قوانین ہیں ان میں سے تین قوانین کا تعلق تو سهام (حصص) اور رؤوس (حصے دار) کے عدد میں بہت دینے کے متعلق ہے اور باقی چار قوانین کا تعلق رؤوس اور رؤوس میں نسبت دینے کے متعلق ہے۔

سہام اور روؤں سے متعلق قوانین

پہلا قانون:

اگر کسی مسئلہ میں ہر فریق کو اس کا حصہ بلا کسر حاصل ہو رہا ہو یعنی اس فریق کے حصے داروں اور حصوں میں تقاضا کی نسبت ہو تو پھر صحیح مسئلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل مثال میں ہر فریق کو اس کا حصہ بلا کسر مل رہا ہے۔ لہذا تصحیح کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ 6		
میں	والدہ	والد
4 بیٹیاں	1/6	1/6
2/3	1	1
4		

دوسرا قانون:

اگر کسی مسئلہ میں فقط ایک فریق پر کسر واقع ہو اور باقی دوسرے فریقوں کے حصوں میں کسر واقع نہ ہو تو پھر جس فریق پر کسر واقع ہوئی ہے اس فریق کے روؤں کو اس کے سہام کے ساتھ نسبت دے کر دیکھیں گے کہ آیا ان میں توافق و تداخل کی نسبت ہے یا تباہی کی نسبت ہے اگر توافق و تداخل کی نسبت ہو تو پھر روؤں کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں یا غول میں ضرب دیں (جب کہ مسئلہ غولی ہو) تو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر وفق روؤں کو ہر حصہ دار کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں تو ہر حصہ دار کا حصہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً

مسئلہ غولی

مسئلہ غولی

مسئلہ 6 / 30		
میں	والدہ	والد
10 بیٹیاں	1/6	1/6
2	3	4
2	1	5
3		
4		
12		

پہلا قانون:

اگر کسی مسئلہ میں فقط ایک فریق پر کسر واقع ہو اور پھر اس فریق کے روؤں سہام کے درمیان توافق یا تداخل کی نسبت نہ ہو بلکہ تباہی کی نسبت ہو تو پھر کل عدد روؤں کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں یا غول میں ضرب دیں۔ (جبکہ مسئلہ غولی ہو) تو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر کل عدد روؤں کو ہر حصہ دار کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں تو ہر حصہ دار کا حصہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً

مسئلہ غولی

مسئلہ غولی

مسئلہ 6 / 30		
میں	والدہ	والد
5 بیٹیاں	1/6	1/6
2	3	4
2	1	5
3		
4		
20		

روؤں اور روؤں سے متعلق قوانین

اگر کسی مسئلہ میں فقط ایک فریق پر کسر واقع نہ ہو بلکہ متعدد فریقوں کے حصہ میں کسر واقع ہو تو پھر بھی تصحیح کی ضرورت ہوگی۔ تو سب سے پہلے اس مسئلہ کے عدد روؤں اور عدد و سہام کے درمیان نسبت دیں اگر ان کے درمیان توافق یا تداخل کی نسبت ہوگی تو وہی روؤں کو محفوظ کر لیں اگر ان کے درمیان تباہی کی نسبت ہو تو پھر کل عدد روؤں کو محفوظ کر لیں پھر عدد روؤں اور عدد روؤں کے درمیان نسبت دیں اور مندرجہ ذیل چار قوانین کا استعمال کریں۔

پہلا قانون:

جب عدد روؤں کو عدد روؤں کے ساتھ نسبت دی جائے اور ان میں تداخل کی نسبت نکلے تو پھر کسی ایک عدد روؤں کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں تو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر اس عدد روؤں کو ہر حصہ دار کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں۔ اس طرح ہر فریق کا حصہ تصحیح مسئلہ سے معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً

مسئلہ 6 تصحیح 18

مید	پیشیاں	جدات	چچے
6	3	3	3
2/3	1/6	1/6	عصم
4	1	1	1
12	3	3	3

دوسرا قانون:

جب عدد روؤں کو عدد روؤں کے ساتھ نسبت دی جائے اور ان میں تداخل نہ ہو تو پھر بڑے عدد روؤں کو اصل مسئلہ کے ساتھ ضرب دی جائے اور حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ اور بقیہ مسئلہ سابقہ طریقے سے ہی نکالا جائیگا۔ مثلاً

مسئلہ 12 تصحیح 144

مید	بیویاں	جدات	چچے
4	3	3	12
1/4	1/6	1/6	عصم
3	2	2	7
36	24	24	84

تیسرا قانون:

جب عدد روؤں کو عدد روؤں کے ساتھ نسبت دی جائے اور ان میں توافق کی نسبت نکلے تو پھر ایک فریق کے وفق کو دوسرے فریق کے کل عدد روؤں کے ساتھ ضرب دی جائے پھر حاصل ضرب کو تیسرے فریق کے عدد روؤں سے نسبت دی جائے اگر پھر دوبارہ توافق کی نسبت نکلے آئے تو پھر عمل حسب سابق کریں یعنی ان روؤں میں سے کسی ایک کے وفق کو دوسرے کل عدد روؤں سے ضرب دیں اور آخر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ سے ضرب دیں تو حاصل ضرب تصحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کے لئے حسب سابق عمل کریں یعنی جس عدد کو اصل مسئلہ سے ضرب دی گئی ہے اسے ہر فریق کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں۔ تو ہر فریق کا حصہ تصحیح مسئلہ سے معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً

اصحاب فرائض کے تفصیلی حالات کا بیان

باپ کی تین حالتیں

1۔ باپ کے حالات ہموما مثلاً بیان کریں۔

2۔ باپ کی مندرجہ ذیل تین حالتیں ہیں۔

پہلی حالت فرض مطلق ہے۔ یعنی محض سدس (1/6) اور انکی ایک شرط ہے

یہ کہ میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو (خواہ نیچے درجے ہی کا ہو)

دوسری حالت سدس (1/6) اور تعصیب ہے انکی دو شرطیں ہیں۔

یہ کہ میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو (خواہ نیچے درجے کی ہو)

یہ کہ میت کا بیٹا یا پوتا موجود نہ ہو (خواہ نیچے درجے کا ہو)

تیسری حالت صرف تعصیب ہے۔ اس کی دو شرطیں ہیں۔

یہ کہ میت کی اولاد (بیٹا یا بیٹی) موجود نہ ہو۔

یہ کہ میت کے بیٹے کی اولاد (پوتا یا پوتی) موجود نہ ہو۔

مسئلہ 24 / 4320

میر	بیویاں	جہات	بچے
4 (180)	18 (9)	15 (5)	6 (3)
$\frac{1}{8}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	عصب
3	16	4	1
540	2880	720	180

چوتھا قانون:

جب عدد رؤوس کو عدد رؤوس کے ساتھ نسبت دی جائے اور ان میں توازن کی نسبت لفظ تو ایک فریق کے کل عدد رؤوس کو دوسرے فریق کے کل عدد رؤوس کے ساتھ ضرب دیں۔ پھر حاصل ضرب کو تیسرے فریق کے عدد رؤوس کے ساتھ ضرب دیں۔ اگر پھر نسبت توازن لفظ تو پھر کل حاصل ضرب کو چوتھے فریق کے کل عدد رؤوس سے ضرب دیں۔ بالاخر تمام رؤوس کے حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں تو اب حاصل ضرب صحیح مسئلہ ہوگا۔ پھر ہر فریق کا صحیح مسئلہ سے حصہ معلوم کرنے کے لئے اس عدد کو ہر فریق کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں کہ جس عدد کو اصل مسئلہ کے ساتھ ضرب دیا تھا۔ تو پھر ہر فریق کے رؤوس پر بلا کسر تقسیم ثابت ہو جائیگی۔ مثلاً

مسئلہ 24 / 5040

میر	بیویاں	جہات	بچے
2	10 (5)	6 (3)	7 (3)
$\frac{1}{8}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{1}{6}$	عصب
3	16	4	1
630	3360	840	210

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

(1) مسئلہ 6		(2) مسئلہ 6	
والد	بیٹا	والد	پوتا
1/6	عصبہ	1/6	عصبہ
1	5	1	5

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

(1) مسئلہ 6		(2) مسئلہ 6	
والد	بیٹی	والد	پوتی
1/6	عصبہ	1/6	عصبہ
2+1	3	2+1	3

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

(1) مسئلہ 3		(2) مسئلہ 1	
والد	والدہ	والد	دادی
1/3	عصبہ	عصبہ	محبوب
1	2	1	0

جدیج کی چار حالتیں

سوال۔ جدیج کے حالات بموجہ مسئلہ بیان کریں۔

جواب۔ جدیج کی مندرجہ ذیل چار حالتیں ہیں۔

پہلی حالت محبوب ہونا ہے اور اسکی ایک شرط ہے۔

یہ کہ میت اور اس کے دادا کے درمیان کوئی مذکر زندہ ہو۔

دوسری حالت فرض مطلق ہے یعنی محض سدس (1/6) اور اس کی دو شرطیں ہیں

یہ کہ میت اور اس کے دادا کے درمیان کوئی مذکر زندہ نہ ہو۔

یہ کہ میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو (خواہ نیچے درجے کا ہو)

تیسری حالت سدس (1/6) اور تعصیب ہے۔ اور اسکی تین شرطیں ہیں۔

یہ کہ میت اور اس کے دادا کے درمیان کوئی مذکر زندہ نہ ہو۔

یہ کہ میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو (خواہ نیچے درجے کی ہو)

یہ کہ میت کا بیٹا اور پوتا موجود نہ ہو (خواہ نیچے درجے کا ہو)

چوتھی حالت محض تعصیب ہے۔ اور اسکی دو شرطیں ہیں۔

یہ کہ میت اور اس کے دادا کے درمیان کوئی مذکر زندہ نہ ہو۔

یہ کہ میت کی اولاد موجود نہ ہو۔ (خواہ نیچے درجے کی ہو)

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

(1) مسئلہ 1		(2) مسئلہ 1	
والد	بڑا دادا	والد	دادا
عصبہ	محبوب	عصبہ	محبوب
1	0	1	0

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

(۱) مسئلہ 6		(۲) مسئلہ 6	
میر	ت	میر	ت
دادا	1/6	دادا	1/6
بیٹا	5	پوتا	5
عصب	1	عصب	1

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

(۱) مسئلہ 6		(۲) مسئلہ 6	
میر	ت	میر	ت
دادا	1/6	دادا	1/6
بیٹی	1/2	پوتی	1/2
عصب	3	عصب	3
2+1		2+1	

چوتھی حالت کے مطابق مثالیں

(۱) مسئلہ 3		(۲) مسئلہ 6	
میر	ت	میر	ت
دادا	1/3	دادا	1/6
عصب	2	داوی	1
5		5	

باپ اور جد صحیح کی مختلف فیہ حالتیں

جد صحیح کی حالتیں باپ کی حالتوں کی طرح ہی ہیں۔ لیکن چار حالتوں میں اختلاف ہے۔ اور وہ چار حالتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1- باپ کی موجودگی میں داوی وارث نہیں بنتی ہے۔ جبکہ جد صحیح کی موجودگی میں

وارث بنتی ہے۔

اگر میت نے والد، والدہ اور خاوند بیوی میں سے کسی ایک کو چھوڑا ہو تو ان سے میں خاوند یا بیوی کا حصہ نکال کر باقی ماندہ جائیداد کا ثلث (1/3) میت کی والدہ کو دے گا۔ اگر میت نے والد کی جگہ جد صحیح کو چھوڑا ہو تو پھر میت کی والدہ کو ثلث جائیداد میں سے کسی ایک کو حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ جائیداد کا تیسرا حصہ (1/3) ملے گا۔ بلکہ ثلث کل (یعنی کل جائیداد کا تیسرا حصہ) ملے گا۔

حقیقی بہن بھائی اور سوتیلی بہن بھائی باپ کی موجودگی میں بالاتفاق میت کی جائیداد سے محبوب رہتے ہیں۔ جبکہ دادا کی موجودگی میں فقط امیر اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ افراد محبوب رہتے ہیں۔

اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک یہ افراد محبوب نہیں رہتے۔ لیکن فتویٰ امام اعظم کے قول پر ہے۔

4- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ غلام آزاد کرنے والے کے باپ کو سدس (1/6) حق ولاء ملے گا۔ اور اگر میت کے باپ کی جگہ میت کا دادا ہو تو محبوب ہے گا۔ جبکہ دوسرے آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ آزاد کرنے والے کا باپ اور دادا حق ولاء کے عدم حصول میں مساوی ہیں۔ اور یہی مذہب مختار ہے۔

نخعی بھائی اور نخعی بہن کی تین حالتیں

نخعی بھائی اور نخعی بہن کے حالات بمعہ مسئلہ بیان کریں۔

نخعی بھائی اور نخعی بہن کی مندرجہ ذیل تین حالتیں ہیں۔

پہلی حالت محبوب ہونا ہے اور اسکی شرط یہ ہے کہ میت کے بیٹے، بیٹی، پوتا

(یا لڑکھائے) درجہ کے ہوں (اور باپ دادا) (خواہ اوپر درجہ کے ہوں) میں سے کوئی

نہ ہو۔

دوسری حالت مدرس (1/6) ہے اسکی دو شرطیں ہیں۔

کوئی حاجب موجود نہ ہو اور حاجب کی فہرست پہلی حالت میں ذکر کردی

گئی ہے۔

نخعی بھائی یا نخعی بہن فقط ایک ہی ہو۔

تیسری حالت شش (1/3) ہے اسکی دو شرطیں ہیں۔

یہ کہ کوئی حاجب نہ ہو۔

نخعی بھائی یا نخعی بہنیں متعدد ہوں یا نخعی بھائی کے ساتھ نخعی بہن موجود ہو

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 1	
میت	نخعی بہن
عصب	محبوب
1	0

مسئلہ 1	
میت	نخعی بھائی
عصب	محبوب
1	0

جد صحیح

مسئلہ 2	
میت	دادا
عصب	دادی
5	1

مسئلہ 12	
میت	دادا
عصب	والدہ بیوی
5	3

مسئلہ 1	
میت	دادا
عصب	سگا بھائی
1	محبوب

یہ مسئلہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے صاحبین کے نزدیک دادا کی موجودگی میں معتنق کے والد اور دادا دونوں کو محبوب نہیں رہتا۔

مسئلہ 1	
میت	معتنق
عصب	معتنق کا دادا
1	0

والد

مسئلہ 1	
میت	والد
عصب	دادی
1	محبوب

مسئلہ 3	
میت	والد
عصب	والدہ بیوی
2	1/3

مسئلہ 1	
میت	والد
عصب	سگا بھائی
1	محبوب

مسئلہ 2	
میت	معتنق
عصب	معتنق کا والد
5	1

یہ مسئلہ امام ابو یوسف کے نزدیک ہے جبکہ دیگر ائمہ کرام معتنق کی موجودگی میں معتنق کے والد اور دادا دونوں کو محبوب قرار دیتے ہیں

وال حالات کے مطابق مثالیں

مسئلہ 2	(2)	مسئلہ 2	(1)
بہن	خاوند	والد	خاوند
1/2	1/2	عصبہ	1/2
1	1	1	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 4	(2)	مسئلہ 4	(1)
پوتی و پوتا	خاوند	بیٹا	خاوند
1/2	1/4	عصبہ	1/4
3	1	3	1

بیوی کی دو حالتیں

وال۔ بیوی کے حالات بعد مسئلہ بیان کریں۔

جواب۔ بیوی کی مندرجہ ذیل دو حالتیں ہیں۔

الف۔ پہلی حالت رابع (1/4) ہے۔ اسکی ایک ہی شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی (خواہ نیچے درجہ کے ہوں) میں سے کوئی ایک موجود ہو۔

ب۔ دوسری حالت ثمن (1/8) ہے اسکی بھی ایک ہی شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی (خواہ نیچے درجہ کے ہوں) میں سے کوئی ایک موجود ہو۔

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6	مسئلہ 6
بہن	بہن
1/6	1/6
5	5

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3/6	مسئلہ 3/6
بہن	بہن
1/3	1/3
2	2
4	4

خاوند کی دو حالتیں

سوال۔ خاوند کے حالات بعد مسئلہ بیان کریں۔

جواب۔ خاوند کی مندرجہ ذیل دو حالتیں ہیں۔

الف۔ پہلی حالت نصف (1/2) ہے اور اسکی ایک ہی شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا، بیٹی اور پوتا، پوتی (خواہ نیچے درجہ کے ہوں) میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو۔

ب۔ دوسری حالت رابع (1/4) ہے اور اسکی بھی ایک ہی شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا، بیٹی اور پوتا، پوتی (خواہ نیچے درجہ کے ہوں) میں سے کوئی ایک موجود ہو۔

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

(1) مسئلہ 4		(2) مسئلہ 3/4	
بیوی	والد	بیوی	سگی بہن
1/4	عصبہ	1/4	1/2
1	3	1	2

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

(1) مسئلہ 8		(2) مسئلہ 8	
بیوی	بیٹا	بیوی	پوتا
1/8	عصبہ	1/8	عصبہ
1	7	1	7

بیٹی کی تین حالتیں

سوال۔ بیٹی کے حالات بعد مسئلہ بیان کریں۔

جواب۔ بیٹی کی مندرجہ ذیل تین حالتیں ہیں۔

☆ پہلی حالت نصف (1/2) ہے اسکی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کا بیٹا موجود نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کی صرف ایک ہی بیٹی موجود ہو۔

☆ دوسری حالت شان (2/3) ہے۔ اسکی بھی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کا بیٹا موجود نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کی متعدد بیٹیاں ہوں۔

تیسری حالت عصبہ بالغہ ہونا ہے۔ اسکی ایک ہی شرط ہے۔

یہ کہ میت کا بیٹا بھی ہو۔

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

(1) مسئلہ 2		(2) مسئلہ 5/8	
بی	بیٹا	بی	زوجہ
1/2	عصبہ	1/2	1/8
1	1	4	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

(1) مسئلہ 3		(2) مسئلہ 24		
بیٹیاں	بیٹا	بیٹیاں	زوجہ	بیٹا
2/3	عصبہ	2/3	1/8	عصبہ
2	1	16	3	8

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

(1) مسئلہ 3		(2) مسئلہ 24/8		
بی	بیٹا	زوجہ	بی	بیٹا
عصبہ	عصبہ	1/8	عصبہ	عصبہ
1	2	3	7	14

پوتی کی چھ حالتیں

سوال۔ پوتی کے حالات بعد مسئلہ بیان کریں۔

جواب۔ پوتی کی مندرجہ ذیل چھ حالتیں ہیں۔

پہلی حالت نصف (1/2) ہے اسکی تین شرائط ہیں۔

الف۔ یہ کہ پوتی اپنے درجے میں صرف ایک ہی ہوا اسکے ساتھ اس درجے میں نہ تو میت کا پوتا ہو اور نہ ہی کوئی دوسری پوتی ہو۔

ب۔ یہ کہ اس سے نچلے درجہ میں کوئی ایسا پوتا نہ ہو جو کہ میت کی پوتی کو عصبہ بنا سکتا ہو

وضاحت

میت کا وہی پوتا میت کی پوتی کو عصبہ بنا سکتا ہے کہ جس درجہ میں پوتا ہے اسی درجہ میں میت کی پوتی بھی ہو اور اگر اس سے اوپر والے درجہ میں میت کی پوتی ہو تو پھر بھی یہ پوتا اس پوتی کو عصبہ بنا سکتا ہے۔ بشرطیکہ جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اس سے اوپر کسی درجہ میں نہ تو میت کی دو بیٹیاں ہوں یا دو پوتیاں ہوں ایک بیٹی اور ایک پوتی ہو غرض یہ کہ ثلاثان (2/3) مکمل ہو چکا ہو تو پھر میت کا پوتا مافوق درجہ کی پوتی کو عصبہ بنا سکتا ہے۔

ج۔ یہ کہ اس درجہ سے اوپر والے درجہ میں نہ میت کا کوئی بیٹا بیٹی ہو اور نہ ہی کوئی پوتا پوتی ہو۔

دوسری حالت ثلاثان (2/3) ہے اس کی چار شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ ایک درجہ میں متعدد پوتیاں ہوں

ب۔ یہ کہ اس سے اوپر والے درجہ میں نہ تو میت کا کوئی بیٹا بیٹی ہو اور نہ ہی کوئی پوتا پوتی ہو۔

ج۔ یہ کہ متعدد پوتوں کے ساتھ اس درجہ میں میت کا کوئی پوتا نہ ہو۔

د۔ میت کا کوئی ایسا پوتا نہ ہو جو انہیں عصبہ بنا سکتا ہو۔

تیسری حالت سدس (1/6) ہے خواہ اپنے درجہ میں ایک ہو یا متعدد ہوں اس کی چار شرطیں ہیں۔

یہ کہ اوپر کے درجہ میں صرف ایک بیٹی ہو یا اوپر کے درجہ میں صرف ایک پوتی

یہ کہ اوپر کے درجہ میں نہ تو میت کا بیٹا ہو اور نہ ہی میت کا پوتا ہو

یہ کہ اس درجہ میں (جس درجہ میں میت کی پوتی ہے) میت کا پوتا نہ ہو۔

یہ کہ اس درجہ سے نیچے بھی میت کا کوئی ایسا پوتا موجود نہ ہو جو کہ اسے عصبہ بنا دے۔

چوتھی حالت محبوب ہونا ہے اس کی چار شرطیں ہیں۔

یہ کہ اوپر کے درجہ میں میت کی دو بیٹیاں ہوں یا دو پوتیاں ہوں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہو۔

یہ کہ اس درجہ میں میت کا کوئی پوتا نہ ہو۔

یہ کہ اس درجہ سے نیچے بھی کوئی ایسا پوتا نہ ہو جو اسے عصبہ بنا سکتا ہو۔

یہ کہ اس پوتی سے اوپر کسی درجہ میں میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو۔

پانچویں حالت عصبہ بالخیر ہونا ہے جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اس سے اوپر درجہ میں اگر میت کی دو بیٹیاں یا دو پوتیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی موجود ہو تو ایسی صورت میں میت کی پوتی عصبہ بھی بن سکتی ہے لیکن اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اس درجہ میں یا اس سے نچلے درجہ میں

میت کا پوتا موجود اور جس درجہ میں میت کی پوتی موجود ہو اس سے اوپر کسی درجہ میں میت کی دو بیٹیاں یا دو پوتیاں یا مختلف درجوں میں میت کی ایک بیٹی اور ایک پوتی موجود ہو۔

ب۔ یہ کہ اس درجہ سے اوپر درجہ میں میت کا بیٹا یا پوتا موجود نہ ہو۔

وضاحت

نچلے درجہ میں اگر کوئی پوتا اقرب ہو اور کوئی پوتا بعد ہو تو بعد محبوب رہے گا چھٹی حالت بھی عصبہ بالغیر ہونا ہے اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اس سے اوپر والے درجہ میں میت کا نہ تو بیٹا ہو اور نہ ہی کوئی پوتا ہو۔

ب۔ جس درجہ میں میت کی پوتی ہے اسی درجہ میں میت کا پوتا ہو یا اس سے نچلے درجہ میں میت کا پوتا ہو بشرطیکہ اس پوتی سے اوپر کسی درجہ میں عثمان (2/3) مکمل ہو چکا ہو۔

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

(1)		(2)		(3)	
میت	والد	میت	پوتی	میت	پوتی
عصبہ	1/2	عصبہ	1/2	عصبہ	1/2
1	1	1	1	1	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

(2)		(3)	
میت	پوتیاں	میت	والد
عصبہ	2/3	عصبہ	2/3
1	2	1	2

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

(2)			(3)		
میت	پوتی (سہ)	پوتیاں (سہ)	میت	پوتی	والد
عصبہ	1/2	3/6	عصبہ	1/6	1/2
2	1	3	2	1	3
6	3	9			

چوتھی حالت کے مطابق مثالیں

(2)			(3)		
میت	پوتی (علی)	پوتیاں (علی)	میت	پوتی	والد
عصبہ	2/3	2/3	عصبہ	2/3	2/3
1	0	2	1	0	2

(4)			(3)		
میت	بیٹا	پوتی	میت	پوتی (علی)	پوتی (سہ)
عصبہ	1	0	عصبہ	1/6	1/2
0	0	1	2	0	1
					3

مسلکہ تشبیہ کے ہر فریق میں تین درجے ہیں۔

1۔ وسطی 2۔ وسطی 3۔ وسطی

1۔ اولیٰ علیا (خالہ) کے مقابلہ میں فریق ثانی اور فریق ثالث سے کوئی لڑکی نہیں ہے۔ اور فریق اول کی وسطی (نوزیہ) کے مقابلہ میں فقط فریق ثانی کی علیا (عابدہ) ہے۔ اور فریق اول کی وسطی (ثمینہ) کے مقابلہ میں فریق ثانی کی وسطی (زابدہ) ہے۔ اور فریق ثالث کی علیا (نصرت) ہے اور فریق ثانی کی وسطی (خدیجہ) کے مقابلہ میں فریق اول کی وسطی (پروین) ہے اور فریق ثالث کی وسطی (یاسمین) کے مقابلہ میں فریق اول کی کوئی موٹ نہیں ہے۔

2۔ اہل فرانس کے نزدیک مسئلہ تشبیہ کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

مسلکہ تشبیہ کی تعریف

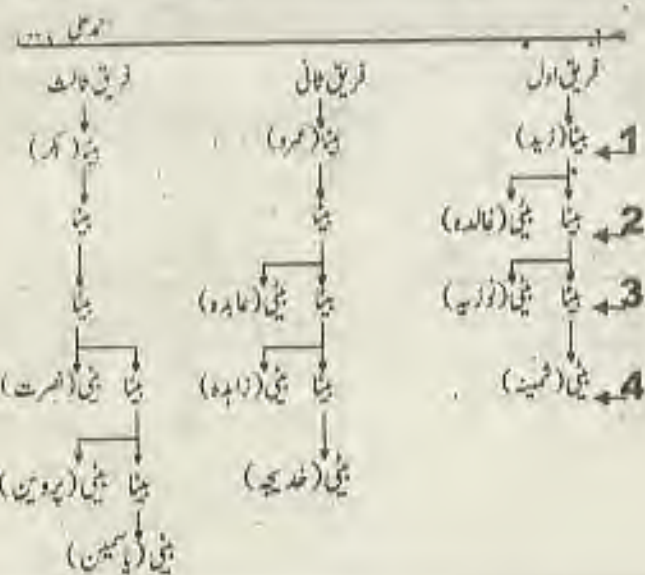
اہل فرانس اس مسئلہ کو مسئلہ تشبیہ کا نام دیتے ہیں کہ جو مختلف درجوں کی لڑکیوں پر مشتمل ہو تشبیہ کے لغوی معنی ہیں ایسے شعر کہنا جن میں ممدوح کے حسن و جمال کا ذکر ہو۔ قرب و وصال کا تذکرہ ہو شاعر حضرات مدحیہ قصیدوں کی ابتداء تشبیہی اشعار سے کیا کرتے ہیں۔ تاکہ سامع کے ہوش و حواس کو انتشاری حالت سے نکال کر ان کو مجتمع کر لیا جائے اور ذہن کو قوت ملے پھر بعد میں شاعر حضرات تشبیہی اشعار سے اپنے اصل مقصد کی طرف آتے ہیں اور ممدوح کے اوصاف و خصائل کا تذکرہ کرتے ہیں۔ تشبیہی اشعار سے اصل مقصد سامع کے منتشر ہوش و حواس کو جمع کر کے ذہن کو قوت دینا ہوتا ہے جسے اہل فرانس مسئلہ تشبیہ کہتے ہیں یہ مسئلہ بھی طلباء کی توجہ کو یکجا

پانچویں حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 9/3 (2)			مسئلہ 9/3 (1)		
مید	ت	مید	مید	ت	مید
2 پوتیاں	پوتی	2 پوتیاں	2 پوتیاں	پوتی	2 پوتیاں
2/3	عصب	2/3	2/3	عصب	2/3
0	1	2	1	2	2
0	3	6	3	6	6
			1	2	6

چھٹی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 18/6 (2)			مسئلہ 18/6 (1)		
مید	ت	مید	مید	ت	مید
والد	پوتی	پڑپوتا	والد	پوتی	پوتا
1/6	عصب	عصب	1/6	عصب	عصب
1	5		1	5	
3	15		3	15	



کرتا ہے اور طلباء کو سننے اور پڑھنے کا مشتاق بناتا ہے۔

مسئلہ تشبیہ کا مقصد

مسئلہ تشبیہ دراصل ایک سوال کا جواب ہے سوال یہ ہے کہ پوتی کے حالات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب اوپر والے درجہ میں میت کی دو بیٹیاں موجود ہوں تو پوتیاں جائیداد سے محجوب ہو جاتی ہیں۔ تو اگر میت کی فقط پوتیاں ہی متعدد درجوں میں ہوں تو ان میں تقسیم جائیداد کا کیا طریقہ ہوگا یہ وہ سوال ہے جس کا مسئلہ تشبیہ میں جواب دیا گیا ہے۔

مسئلہ تشبیہ میں تقسیم میراث

مذکورہ بالا تفصیل کے بعد اب ملاحظہ ہو تقسیم میراث۔

اگر متوفی احمد علی کا کوئی بیٹا (زید، عمرو، بکر) موجود نہ ہو تو متوفی کی کل جائیداد کا نصف (1/2) فریق اول کی عیال (خالہ) کو ملے گا کیونکہ خالہ کے علاوہ اس درجہ میں میت کی کوئی دوسری پوتی اور پوتا موجود نہیں ہے اور متوفی کی کل جائیداد کا سدس (1/6) فریق اول کی وسطی (نورین) اور فریق ثانی کی عیال (عابدہ) کو ملے گا (کہ جسے آپس میں برابر تقسیم کر لیں گی) بشرطیکہ اس درجہ میں کوئی پوتا موجود نہ ہو، تا کہ ثلثان مکمل ہو جائے اور اس سے نچلے درجہ کی پوتیاں محجوب ہوں گی جو کل چھ ہیں (شمینہ، زابدہ، نصرت، خدیجہ، پروین اور یاسمین) ہاں اگر سدس (1/6) پانے والی پوتیوں کے درجہ سے نیچے کسی درجہ کی پوتیوں کے ساتھ پوتا بھی موجود ہو تو پھر وہ پوتا اپنے درجہ کی پوتیوں اور اس درجہ سے اوپر کی پوتیوں کو حصہ بناوے گا۔ اور ان کے درمیان تقسیم جائیداد اس

میت کی میت کے پوتوں کو دو گنا اور میت کی پوتیوں کو اکبر ملے گا۔ اور اس پر تہہ والی تمام پوتیاں محجوب ہوں گی۔

سگی بہن کی پانچ حالتیں۔

- الف۔ سگی بہن کے حالات بعد مسئلہ بیان کریں۔
- ب۔ سگی بہن کی مندرجہ ذیل پانچ حالتیں ہیں۔
- ج۔ پہلی حالت نصف (1/2) ہے لیکن اس کی چار شرطیں ہیں۔
- د۔ یہ کہ میت کی فقط ایک سگی بہن ہو۔
- ه۔ یہ کہ میت کے بیٹا پوتا (خواہ نیچے درجے کا ہو) اور باپ (خواہ اوپر درجہ کا ہو) میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔
- و۔ یہ کہ میت کی بیٹی اور پوتی موجود نہ ہوں۔ (یعنی سگی بہن عصبہ مع الغیر نہ بنے)۔
- ز۔ یہ کہ میت کا سگا بھائی بھی موجود نہ ہو (سگی بہن عصبہ بالغیر نہ بنے)۔
- ح۔ دوسری حالت ثلثان (2/3) ہے اس کی بھی چار شرطیں ہیں۔
- ط۔ یہ کہ میت کی متعدد سگی بہنیں ہوں۔
- ث۔ یہ کہ میت کے بیٹا پوتا (خواہ نیچے درجے کا ہو) اور باپ (خواہ اوپر درجے کا ہو) میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔
- ج۔ یہ کہ میت کی پوتی اور بیٹی میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔
- د۔ یہ کہ میت کا سگا بھائی بھی موجود نہ ہو۔

تیسری حالت عصب بالغیر ہوتا ہے اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا پوتا (خواہ نچلے درجے کے ہوں) اور باپ دادا (خواہ اوپر درجے کے ہوں) میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کا سگا بھائی موجود ہو اس حالت میں میت کے سگے بھائی کو دو گنا اور میت کی سگی بہن کو اکبر اٹلے گا۔

چوتھی حالت عصب مع الغیر ہوتا ہے اس کی بھی تین شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا پوتا (خواہ نیچے درجے کا ہو) اور باپ دادا (خواہ اوپر درجے کا ہو) میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔

ب۔ بہن کے ساتھ بھائی موجود نہ ہو۔

ج۔ یہ کہ میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو اس حالت میں بیٹی یا پوتی کا حصہ نکال کر باقی ماندہ جائیداد میت کی بہن کو عصب مع الغیر قرار دیتے ہوئے سپرد کردی جائے۔

پانچویں حالت محبوب ہوتا ہے اور اسکی ایک ہی شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ خواجہ میں سے کوئی حاجب پایا جائے۔ یعنی بیٹا، پوتا (خواہ درجہ ساقلہ کا ہو) باپ، دادا (خواہ درجہ عالیہ کا ہو) میں سے کوئی ایک ہو۔

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

(1)		(2)		مسئلہ 2	
میت	سگی بہن	میت	سگی بہن	میت	سگی بہن
چچا	1/2	چچا	1/2	بھتیجا	1/2
عصب	1	عصب	1	عصب	1

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

(1)		(2)		مسئلہ 3	
میت	سگی بہن	میت	سگی بہن	میت	سگی بہن
چچا	2/3	چچا	2/3	بھتیجا	2/3
عصب	1	عصب	1	عصب	1

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

(1)		(2)		مسئلہ 28/4	
میت	سگی بہن	میت	سگی بہن	میت	سگی بہن
چچا	2	چچا	2	چچا	2
عصب	1	عصب	1	عصب	1

چوتھی حالت کے مطابق مثالیں

(1)		(2)		مسئلہ 4	
میت	سگی بہن	میت	سگی بہن	میت	سگی بہن
چچا	1/2	چچا	1/2	چچا	1/2
عصب	1	عصب	1	عصب	1

پانچویں حالت کے مطابق مثالیں

(1)		(2)		مسئلہ 1	
میت	سگی بہن	میت	سگی بہن	میت	سگی بہن
چچا	0	چچا	0	چچا	0
عصب	1	عصب	1	عصب	1

ابوی بہن کی چھ حالتیں

سوال - ابوی بہن کے حالات بعد امثلہ بیان کریں۔

جواب - ابوی بہن کی مندرجہ ذیل چھ حالتیں ہیں

☆ پہلی حالت نصف ($1/2$) ہے اس کی چار شرطیں ہیں۔

الف - یہ کہ علاقائی بہن ایک ہو

ب - یہ کہ خواجہ میں سے کوئی ایک بھی موجود نہ ہو۔ یعنی

۱۔ میت کے سگے بھائی

۲۔ دو سگی بہنیں

۳۔ سگی بہن کے ساتھ بیٹی یا پوتی

۴۔ دو پوتیاں

۵۔ بیٹے پوتے (اگر چہ درجہ سگی کے ہوں)

۶۔ اور باپ دادا (اگر چہ درجہ سگی کے ہوں) میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو۔

ج - یہ کہ علاقائی بہن عصبہ مع الغیر نہ بنے یعنی علاقائی بہن کے ہوتے ہوئے میت

کی بیٹی یا پوتی موجود نہ ہو

د - یہ کہ علاقائی بہن عصبہ بالغیر نہ بنے۔ یعنی علاقائی بہن کے ہوتے ہوئے کوئی

علاقائی بھائی موجود نہ ہو۔

☆ دوسری حالت ثلثان ($2/3$) ہے اس کی بھی چار شرطیں ہیں۔

الف - یہ کہ سگی بہنیں متعدد ہوں۔

یہ کہ خواجہ میں سے کوئی خواجہ موجود نہ ہو۔

یہ کہ علاقائی بہن عصبہ مع الغیر نہ بنے۔

یہ کہ علاقائی بہن عصبہ بالغیر نہ بنے

تیسری حالت سدس ($1/6$) ہے (خواہ علاقائی بہن ایک ہو یا متعدد ہوں)

اس کی بھی چار شرطیں ہیں۔

الف - یہ کہ خواجہ میں سے کوئی خواجہ موجود نہ ہو

ب - یہ کہ علاقائی بہن عصبہ مع الغیر بھی نہ بنے۔

ج - یہ کہ علاقائی بہن عصبہ بالغیر بھی نہ بنے۔

د - یہ کہ میت کی فقط ایک سگی بہن موجود ہو۔

☆ چوتھی حالت محبوب ہونا ہے اس کی ایک ہی شرط ہے۔

الف - کوئی خواجہ موجود نہ ہو۔

ب - پانچویں حالت عصبہ بالغیر ہونا ہے اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف - یہ کہ کوئی خواجہ موجود نہ ہو۔

ب - یہ کہ میت کا علاقائی بھائی موجود ہو۔

☆ چھٹی حالت عصبہ مع الغیر ہے۔ اس کی بھی دو شرطیں ہیں۔

الف - یہ کہ کوئی خواجہ موجود نہ ہو

ب - یہ کہ میت کی صرف ایک بیٹی یا ایک پوتی موجود ہو۔

☆ ساتویں حالت بھی (چوتھی حالت کی طرح) محبوب ہونا ہے اس کی ایک ہی

شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ خواجہ بیس سے کوئی حاجب موجود ہو اور ابوی بہمن کے خواجہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1۔ بیٹا 2۔ پوتا (اگر چند درجہ سخی کا ہو) 3۔ باپ 4۔ دادا (اگر چند درجہ علیا کا ہو)
- 5۔ گاہائی 6۔ دو سگی بہنیں 7۔ سگی بہن کے ساتھ پوتی 8۔ دو پوتیاں

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 2			مسئلہ 4		
علی بہن	چچا	ت	علی بہن	بیوی	بھتیجا
1/2	عصبہ	1	1/2	1/4	عصبہ
1	1		2	1	1

مسئلہ 4			مسئلہ 2		
علی بہن	بیوی	چچا	علی بہن	بھتیجا	عصبہ
1/2	1/4	عصبہ	1/2	عصبہ	1
2	1	1	1	1	

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3			مسئلہ 21/7/6		
علی بہنیں	چچا	ت	علی بہنیں	خاوند	بھتیجا
2/3	عصبہ	1	2/3	1/2	عصبہ
2	1		4	3	0
			12	9	0

تیسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 4/6			مسئلہ 12/4/6		
علی بہن	سگی بہن	ت	علی بہن	سگی بہن	ت
1/6	1/2	3	1/6	1/2	3
1	3		1	3	
			3	9	

چوتھی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3			مسئلہ 33/11/12		
علی بہن	2 سگی بہنیں	چچا	علی بہن	3 سگی بہنیں	بیوی
2/3	عصبہ	1	2/3	عصبہ	1/4
2	0		8	0	3
			24	0	9

پانچویں حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3			مسئلہ 18/6		
علی بہن	علی بھائی	عصبہ	علی بہن	علی بھائی	عصبہ
1	عصبہ	2	5	عصبہ	1/6
			15		1
			10-5		3

ایک ایک وقت موجود نہ ہو۔ جیسا کہ مستقلین عمر تین میں ہوتا ہے۔ جسے تیسری حالت میں ذکر کیا جائے گا۔

تیسری حالت ثلث ماہی (1/3 ماہی) ہے (زوجین میں سے کسی ایک کو لینے کے بعد باقی ماندہ جائیداد کا تیسرا حصہ والدہ کو دینا ہے۔ یہ (1/3 ماہی) اور یہ لفظ مستقلین عمر تین میں ہوتا ہے یعنی وہ دو مسکے جنہیں پہلی مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حل فرمایا تھا۔ اور اس پر جمہور صحابہ کرام اور آئمہ عظام نے اتفاق کیا۔ اس کی تین شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ پہلی حالت نہ ہو۔

ب۔ یہ کہ میت کا باپ موجود ہو۔

ج۔ یہ کہ زوجین میں سے کوئی ایک موجود ہو

پہلی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 6		مسئلہ 12/6	
میت	والدہ	میت	والدہ
بہن	1/6	2 بگے بھائی	1/6
عصبہ	1	عصبہ	1
5		5	
		10	2

دوسری حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 3		مسئلہ 3	
میت	والدہ	میت	والدہ
باپ	1/3	والدہ	1/3
عصبہ	1	عصبہ	1
2		2	

چھٹی حالت کے مطابق مثالیں

مسئلہ 8		مسئلہ 2	
میت	والدہ	میت	والدہ
بہن	1/8	بہن	1/2
عصبہ مع الغیر	3	عصبہ مع الغیر	1
1		1	

والدہ کی تین حالتیں

سوال: والدہ کے حالات بعد مسئلہ تحریر کریں؟

جواب: والدہ کی مندرجہ ذیل تین حالتیں ہیں

پہلی حالت سدس (1/6) ہے لیکن اس کی ایک شرط ہے۔

الف۔ یہ کہ میت کے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی ایک موجود ہو۔ (پوتا، پوتی خواہ درجہ سافلہ کے ہوں) یا کسی جہت کے دو بھائی یا ایک بھائی اور ایک بہن ہو۔ خواہ یہ مذکورہ حضرات وارث ہوں یا محجوب ہوں بہر دو صورت والدہ کا (1/6) حصہ مقرر کریں گے۔

دوسری حالت ثلث (1/3) ہے اس کی دو شرطیں ہیں۔

الف۔ یہ کہ جن افراد کی موجودگی میں والدہ کو سدس (1/6) ملتا ہے۔ وہ افراد موجود نہ ہوں یعنی میت کے بیٹا اور بیٹی پوتا اور پوتی دو یا دو سے زائد بھائی یا بہنیں یا ایک بھائی اور اس کے ساتھ ایک بہن میں سے کوئی بھی موجود نہ ہو۔

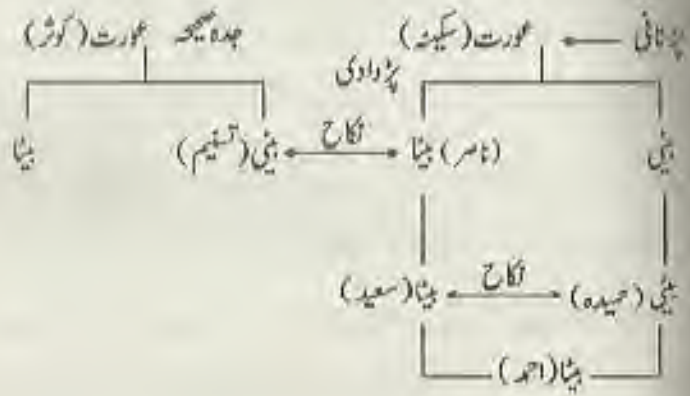
ب۔ یہ کہ والدہ کے ساتھ میت کا والد اور والدہ کے ساتھ زوجین میں سے کوئی

قربانوں کا لحاظ نہ کیا جائے بلکہ اہان کا لحاظ کرتے ہوئے ان دونوں جدات میں جائیداد برابر تقسیم کی جائے یعنی جتنی جائیداد دو قربانوں والی جدہ کو ملے گی اتنی ہی جائیداد ایک قربان والی جدہ کو بھی ملے گی۔ لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ جہات قربان کا لحاظ کیا جائے یعنی جتنی جائیداد ایک قربان والی جدہ کو ملے گی اس سے دوگنی جائیداد دو قربان رکھنے والی جدہ کو ملے گی اگر کسی میت کے دیگر اصحاب فرائض کے علاوہ دو جدات بھی ہوں کہ ان میں سے ایک جدہ تو ایک قربان رکھتی ہو اور دوسری جدہ دو قربانیں رکھتی ہو۔ تو ایسی صورت میں جدات کیلئے حاصل شدہ سدس (1/6) کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا جائے گا۔ ان تین حصوں میں سے ایک حصہ پہلی جدہ (جس جدہ کو میت کے ساتھ ایک قربان حاصل ہے) کو دیا جائے اور باقی دو حصے دوسری جدہ (جس جدہ کو میت کے ساتھ دو قربانیں حاصل ہیں) کو دیئے جائیں میت کے ساتھ ایک قربان اور دو قربانیں رکھنے والی جدات کی مثال۔



مذکورہ بالا مثال کی وضاحت یہ ہے کہ ایک عورت (سیکنہ) نے اپنے پوتے (سعید) کا نکاح اپنی نواسی (حمیدہ) سے کر دیا ان میں ایک بچہ (احمد) پیدا ہوا۔ جس عورت (سیکنہ) نے اپنے پوتے (سعید) اور نواسی (حمیدہ) کا نکاح کیا تھا۔ وہ عورت (سیکنہ) اس نومولود بچے (احمد) کے والد کی جہت سے پڑاوی بنتی ہے۔ اور بچے (احمد) کی والدہ کی جہت سے پڑائی بنتی ہے۔ والدہ (حمیدہ) یہ دو قربانوں والی

ہے اس جگہ ایک ایسی عورت (کوثر) بھی ہے جس نے اپنی بیٹی (تسینم) کا نکاح اپنی عورت (سیکنہ) کے بیٹے (ناصر) کے ساتھ کر دیا تھا اور اس دوسری عورت کی بیٹی (تسینم) سے ایک لڑکے (سعید) نے جنم لیا جو کہ پہلی عورت (سیکنہ) کا پوتا ہے اور نومولود بچے (احمد) کا باپ ہے (یہی نومولود بچہ بعد میں میت بننے والا ہے)۔ یہ دوسری عورت (کوثر) میت کی پڑاوی بنتی ہے۔ یہ ایک قربان والی جدہ ہے وضاحت ملاحظہ ہو



اس مرد کو کہتے ہیں کہ جسے جب میت کی طرف منسوب کیا جائے تو درمیان میں مونث کا واسطہ نہ ہو جیسے بیٹا، باپ وغیرہ اور جو شخص مونث کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہو وہ عصبہ بنفسہ نہیں بن سکتا۔ جیسے ماموں، نانا وغیرہ

الغناہ

اگر کسی شخص کو کسی میت کی طرف منسوب کیا جائے اور درمیان میں مذکر اور مونث دونوں کا واسطہ آئے تو مذکر کے واسطے کو اصل شمار کریں گے۔ اور منسوب ہونے والے شخص کو عصبہ بنفسہ شمار کریں گے۔ جیسے سگا بھائی۔

2۔ عصبہ بغیرہ

اس عورت کو کہتے ہیں جو ذوی الفروض میں سے ہو اور اسے کسی مذکر نے عصبہ بنادیا ہو۔ واضح رہے کہ عصبہ بغیرہ فقط وہ عورت بن سکتی ہے جس کا حصہ نصف (1/2) یا ثلثان (2/3) مقرر ہو اور وہ فقط چار عورتیں ہیں۔

1۔ بیٹی 2۔ پوتی 3۔ سگی بہن 4۔ علاقائی بہن

3۔ عصبہ مع غیرہ

اس عورت کو کہتے ہیں جو ذوی الفروض میں سے ہو اور اسے کسی عورت نے عصبہ بنادیا ہو جیسے بیٹی کی موجودگی میں سگی بہن یا علاقائی بہن عصبہ بن جاتی ہے۔

سوال: اگر مستبعدہ افراد عصبہ بنفسہ بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو ان میں سے کون

عصبات نسبیہ کا بیان

سوال: عصبہ کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: عربی زبان میں لفظ عصبہ کے معنی پٹے کے آتے ہیں اور اصطلاح شرع میں عصبہ وہ شخص کہلاتا ہے کہ جس کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے بلکہ اصحاب فرائض کو دینے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ اسی شخص کو ملے اور اگر اصحاب فرائض نہ ہو تو تمام میراث کا وہ شخص مالک بن جائے گا۔ اور اگر ذوی الفروض کو حصہ دینے کے بعد کچھ بھی نہ بچے تو عصبہ محجوب رہے گا۔ اسباب ارث میں سے مضبوط ترین سبب ارث عصبہ ہے کیونکہ اصحاب فرائض نہ ہونے کی وجہ سے تمام جائیداد کا عصبہ ہی وارث بنتا ہے۔

عصبات کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ عصبات نسبی 2۔ عصبات نسبی

1۔ عصبہ نسبی

وہ شخص ہے کہ جسے نسبی قرابت کی وجہ سے عصوبت حاصل ہو جیسے بیٹا، پوتا وغیرہ

2۔ عصبہ سببی

وہ شخص ہے کہ جسے کسی غلام کو آزاد کرنے کی وجہ سے عصوبت حاصل ہو۔

ایسے عصبہ کو مطلق اور مولیٰ القاقہ کہتے ہیں۔ عصبہ نسبی بہ نسبت عصبہ سببی کے قوی ہے یعنی عصبہ نسبی کی موجودگی میں عصبہ سببی کو میراث نہ ملے گی عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں

1۔ عصبہ بنفسہ 2۔ عصبہ بغیرہ 3۔ عصبہ مع غیرہ

شخص کو ترجیح دیتے ہوئے میت کا عصبہ قرار دیں گے۔

جواب: جب میت کے عصبہ ہنسنے کی صلاحیت رکھنے والے متعدد اشخاص جمع ہو جائیں (مثلاً میت کا بیٹا، پوتا، باپ، بھائی اور بیچا وغیرہ) تو ان میں سے کسی ایک کو بطور عصبہ ترجیح دینے کیلئے سب سے ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔

1۔ ترجیح بالجهت

یعنی سب سے پہلے یہ دیکھا جائے گا کہ میت کے ساتھ قربت اور تعلق داری میں سب سے پہلا درجہ کس شخص کا ہے۔ اور جو شخص میت کے انتہائی زیادہ قریب ہو اسے دوسرے افراد پر ترجیح دی جائے گی اور دلائل سے یہ بات واضح ہے کہ جہت بنوۃ (بیٹے کی طرف سے) تمام جہتوں (تعلقات) پر مقدم ہے۔ لہذا اگر کسی میت کا بیٹا، باپ اور سگا بھائی زندہ ہو تو میت کے بیٹے کو عصبہ قرار دیا جائے کیونکہ جہت بنوۃ بقیہ تمام جہات پر مقدم ہے۔

مذکورہ صورت میں باپ کو صاحب فرض اور سگے بھائی کو محبوب قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ سگے بھائی کی جہت قربت پہ نسب بیٹے کے متاخر ہے۔

2۔ ترجیح بالدرجہ

عصبہ ہنسنے کی صلاحیت رکھنے والے متعدد افراد اگر جہت میں متحد ہوں مثلاً تمام کا تعلق جہت بنوۃ سے ہی ہو جیسے میت کا بیٹا بھی موجود ہو اور پوتا، پڑپوتا وغیرہ بھی موجود ہو یا تمام کا تعلق جہت ابوۃ سے ہو جیسے میت کا باپ بھی موجود ہو اور دادا بھی موجود ہو تو ایسی صورت میں ایسے شخص کو میت کا عصبہ قرار دیا جائے گا۔ جو درجہ کے

ہمارے میت کے قریب ترین ہوگا۔ مثلاً جہت بنوۃ میں میت کے بیٹے کو عصبہ قرار دیا جائے اور پوتا، پڑپوتا وغیرہ کو محبوب قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ جہت بنوۃ میں بیٹا ہی میت کے قریب ترین شخص ہے اور اسی طرح جہت ابوۃ میں باپ کو عصبہ قرار دیا جائے گا اور دادا، پڑدادا کو محبوب قرار دیا جائے گا۔

3۔ ترجیح بالقربا

عصبہ ہنسنے کی صلاحیت رکھنے والے متعدد افراد اگر جہت و درجہ دونوں میں متحد ہوں تو پھر ایسے شخص کو میت کا عصبہ ہنسنے قرار دیا جائے گا جو میت کے ساتھ تمام افراد سے زیادہ قوی قربت رکھتا ہو یعنی میت کے ساتھ قوی قربت رکھنے والے کو عصبہ ہنسنے قرار دے دیا جائے گا۔ اور یہ نسبت اقوی کے کم قوت قربت رکھنے والے کو محبوب قرار دیا جائے گا۔ مثلاً میت کا سگا بھائی بھی ہے اور علی بھائی بھی ہے یہ دونوں شخص جہت اور درجہ کے اعتبار سے تو برابر ہیں لیکن سگے بھائی کو عصبہ ہنسنے قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ سگے بھائی کی میت کے ساتھ قربت پہ نسبت علی بھائی کے اقوی ہے۔

فائدہ: عصبہ ہنسنے کی پانچ جہتیں ہیں۔

1۔ جزمیت 2۔ اصل میت 3۔ جزء ابی المیت 4۔ جزء جد المیت 5۔ الاولاد۔
اس جہت میں معتق اور معتق کے عصبہ ہنسنے اشخاص شامل ہیں۔ پہلی چار جہات نقشہ کی صورت میں بالترتیب ملاحظہ ہوں۔

درجات	جہات	نمبر خاص	نمبر سلسلہ وار	مید کے نام و صفات	کیفیت
پہلا درجہ	پہلی جہات	1	1	عصمت کا درجہ ہائی تمام صفات سے مقدم ہے جو کسی بھی محبوب نہیں	پنا
		2	2	اس کے مقابلہ میں ہائی درجات کے افراد کو جب رہتے ہیں ان میں	۲۵
		3	3	درجہ میں کسی ترتیب کو خاطر رہے یعنی بالترتیب پہلے نمبر کے عصب کے	۲۶
		4	4	مقابلہ میں کسی درجہ کے نیچے والے افراد۔ محبوب ہوں کے	۲۷
دوسرا درجہ	دوسری جہات	1	5	پہلے درجہ والوں کے مقابلہ میں عصب	۲۸
		2	6	سو مکی حیثیت سے اس درجہ والے ہوا	۲۹
		3	7	یہی تپا نکلیں گے البتہ ذہنی قریب میں	۳۰
		4	8	ہو سکی وہ ہے لیکن 1/8 ملے کا ہو	۳۱
تیسرا درجہ	تیسری جہات	1	9	اس درجہ میں کسی ترتیب کو خاطر رہے	۳۲
		2	10	یعنی بالترتیب اس درجہ کے پہلے نمبر	۳۳
		3	11	والے عصب کے مقابلہ میں اس درجہ کے	۳۴
		4	12	نیچے والے افراد کو جب ہوں گے۔	۳۵
چوتھا درجہ	چوتھی جہات	1	13	اگر میت کی بہن موجود ہو تو اسے بھی	۳۶
		2	14	اپنے ساتھ عصب بنائے گا۔	۳۷
		3	15	اگر میت کی بیٹی اور حقیقی بہن موجود ہو تو	۳۸
		4	16	تو یہ محبوب ہے میت کی ملائی بہن اس کے	۳۹

درجات	جہات	نمبر خاص	نمبر سلسلہ وار	مید کے نام و صفات	کیفیت
پہلا درجہ	پہلی جہات	1	7	عصمت کا درجہ ہائی تمام صفات سے مقدم ہے جو کسی بھی محبوب نہیں	۱
		2	8	اس کے مقابلہ میں ہائی درجات کے افراد کو جب رہتے ہیں ان میں	۲
		3	9	درجہ میں کسی ترتیب کو خاطر رہے یعنی بالترتیب پہلے نمبر کے عصب کے	۳
		4	10	مقابلہ میں کسی درجہ کے نیچے والے افراد۔ محبوب ہوں کے	۴
دوسرا درجہ	دوسری جہات	1	11	پہلے درجہ والوں کے مقابلہ میں عصب	۵
		2	12	سو مکی حیثیت سے اس درجہ والے ہوا	۶
		3	13	یہی تپا نکلیں گے البتہ ذہنی قریب میں	۷
		4	14	ہو سکی وہ ہے لیکن 1/8 ملے کا ہو	۸
تیسرا درجہ	تیسری جہات	1	15	اس درجہ میں کسی ترتیب کو خاطر رہے	۹
		2	16	یعنی بالترتیب اس درجہ کے پہلے نمبر	۱۰
		3	17	والے عصب کے مقابلہ میں اس درجہ کے	۱۱
		4	18	نیچے والے افراد کو جب ہوں گے۔	۱۲
چوتھا درجہ	چوتھی جہات	1	19	اگر میت کی بہن موجود ہو تو اسے بھی	۱۳
		2	20	اپنے ساتھ عصب بنائے گا۔	۱۴
		3	21	اگر میت کی بیٹی اور حقیقی بہن موجود ہو تو	۱۵
		4	22	تو یہ محبوب ہے میت کی ملائی بہن اس کے	۱۶

سبق نمبر 8

حجب کا بیان

وال: حجب کی تعریف اور اسکی اقسام بیان کریں؟

جواب: حجب کے لغوی معنی ہیں رکنا اور اہل فرائض کی اصطلاح میں حجب کے یہ معنی ہیں کہ معین وارث کا کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کل یا بعض جائیداد لینے سے رک جانا۔

اقسام حجب

حجب کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ حجب نقصان 2۔ حجب حرمان

1۔ حجب نقصان

حجب نقصان کا یہ مطلب ہے کہ ایک وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے حصہ کم ہو جانا اور جن ورثاء کا حصہ کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کم ہو جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل پانچ افراد ہیں۔ 1۔ خاوند 2۔ بیوی 3۔ والدہ 4۔ پوتی 5۔ خلی بہن

2۔ حجب حرمان

حجب حرمان کا مطلب یہ ہے کہ ایک وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے اپنے مقررہ حصے سے مکمل دستبردار ہو جانا۔ حجب حرمان کے وارث دو قسم کے ہیں۔

1۔ ایسے وارث کہ جن کے ساتھ حجب حرمان کا حکم بطور نفی کے ہے یعنی وہ افراد کبھی بھی حجب حرمان کے حکم میں نہیں آتے اور ایسے افراد کی تعداد چھ ہے۔

سوال: اگر میت کے مختلف قسموں کے عصبات پائے جائیں یعنی بعض عصبہ بنفسہ ہوں بعض عصبہ بغیرہ ہوں اور بعض عصبہ مع بغیرہ ہوں تو کس قسم کے عصبہ کو ترجیح دی جائے گی؟

جواب: جس قسم کا عصبہ میت کے قریب ہوگا اسے ترجیح دی جائے گی بالقرض عصبہ مع بغیرہ بہ نسبت عصبہ بنفسہ کے میت کے زیادہ قریب ہے تو میت کا عصبہ قرار دینے میں عصبہ مع بغیرہ کو ترجیح دی جائے گی۔ اور عصبہ بنفسہ کو محبوب قرار دیا جائے گا۔

مثلاً میت کے ہمساندگان میں ایک بیٹی، ایک بہن اور ایک علی بھائی کا بیٹا ہے۔ اس صورت میں میت کی کل جائیداد کا نصف (1/2) بطور عصبہ میت کی بہن کو ملے گا اور علی بھائی کا بیٹا محبوب رہے گا کیونکہ میت کی بہن میت کی بیٹی کی وجہ سے عصبہ مع بغیرہ بن گئی ہے اور یہ بہن بہ نسبت علی بھائی کے بیٹے کے میت کے زیادہ قریب ہے لہذا عصبہ اسے ہی قرار دیا جائے گا۔

یونہی مذکورہ صورت میں اگر علی بھائی کے بیٹے کی جگہ میت کا چچا ہوتا تو وہ بھی محبوب رہتا اور اسی طرح مذکورہ صورت میں اگر علی بھائی کے بیٹے کی جگہ خود علی بھائی ہوتا تو وہ بھی محبوب رہتا۔

۱۔ والد ۲۔ والدہ ۳۔ بیٹا ۴۔ بیٹی ۵۔ نواسہ ۶۔ زوجہ

۲۔ ایسے افراد کہ جن کے ساتھ جب حرمان کا حکم بطور عصبات کے ہے یعنی وہ افراد کبھی تو جب حرمان کے حکم میں آتے ہیں اور کبھی جب حرمان کے حکم میں نہیں آتے ہیں۔ قسم اول میں مذکور پھر افراد کے علاوہ باقی جتنے بھی افراد ہیں ان کا تعلق عصبات سے ہو یا زوجی الخ وخص سے ہو وہ اسی قسم دوم سے تعلق رکھتے ہیں یعنی کسی وقت تو وارث ہو جاتے ہیں ورنہ کسی وقت بالکل محبوب ہو جاتے ہیں۔

سوال: جن اصول و ضوابط سے ورثہ پر جب حرمان کا حکم آتا ہے ان کی وضاحت کریں
جواب: مندرجہ ذیل دو اصول پر جب حرمان کا حکم مبنی ہے یعنی جن رشتہ داروں میں یہ دو اصول پائے جائیں گے یا ان میں سے ایک اصل پایا جائے گا تو وہ رشتہ دار میت کی جائیداد سے محروم رہیں گے۔

1۔ پہلا اصول

جس شخص کا نسب میت تک کسی دوسرے شخص کی وجہ سے پہنچتا ہو تو اس واسطے کی موجودگی میں پہلا شخص میت کی جائیداد کا وارث نہ بنے گا۔ مثلاً پوتا اپنے باپ کے واسطے سے میت تک پہنچتا ہے لہذا پوتا اپنے باپ کی موجودگی میں اپنے دادا کی جائیداد کا وارث نہیں بن سکتا۔ اس مذکورہ مثال میں پوتا مدلی (بسیغہ اسم فاعل) باپ مدلی پر اور دادا مدلی (بسیغہ اسم مفعول) ہے لیکن اخیانی بہن بھائی ماں کی موجودگی میں بھی جائیداد سے حصہ پائیں گے۔ (ہاں جو یکہ اخیانی بہن بھائی والدہ کے واسطے سے مرنے والے خلی بھائی تک پہنچتے ہیں جائیداد سے حصہ پائیں گے۔)

کے بیٹے کی موجودگی میں میت کے پوتے کا جائیداد نہ پانا اس کی فقط ایک ہی وجہ

یہ کہ واسطہ (میت کا بیٹا) کل ترکہ کا استحقاق رکھتا ہے اور والدہ کی موجودگی میں اخیانی بہن بھائی کا اپنے متوفی خلی بھائی سے جائیداد حاصل نہیں اس کی وجہ اس ہیں۔

(۱) یہ کہ میت کی والدہ (مدلی پر) کل ترکہ کا استحقاق نہیں رکھتی ہے۔

(۲) یہ کہ متوفی کی بہن بھائیوں اور متوفی کی والدہ کی جہتیں مختلف ہیں یعنی والدہ تو ام ہونے کی جہت سے مستحق ہے اور اخیانی بہن بھائی اولاد ام ہونے کی وجہ سے جائیداد کے مستحق ہیں۔ مگر واسطہ (مدلی پر) کی موجودگی میں میت کی مانی (مدلی) وارث نہ ہوگی۔

2۔ دوسرا اصول

اقرب کی موجودگی میں البعد محبوب ہو جاتا ہے یعنی اگر میت کا قریبی شخص موجود ہو تو بعیدی شخص کو جائیداد نہیں ملے گی۔

وضاحت

پہلے اصل (مدلی پر) کی موجودگی میں مدلی کو جائیداد نہ ملے گی (اور دوسرے اصل (اقرب) کے ہوتے ہوئے البعد کو جائیداد نہ ملے گی) کے درمیان عموم مخصوص مطلق کی نسبت ہے۔ پہلا اصل خاص مطلق ہے اور دوسرا اصل عام مطلق ہے یعنی جہاں پہلا اصل پایا جائے گا وہاں دوسرا اصل ضرور پایا جائے گا۔ جیسے میت کا باپ اور

دادا یہاں میت کا باپ مدلی ہے اور میت کا دادا مدلی بھی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ میت کا باپ اقرب اور میت کا دادا البعد بھی ہیں۔ لیکن جہاں دوسرا اصل پایا جائے گا ضروری نہیں کہ پہلا اصل بھی پایا جائے جیسے میت کا باپ اور میت کی نانی۔ یہاں میت کا باپ اقرب ہے اور میت کی نانی البعد ہے لیکن میت کا باپ مدلی ہے اور میت کی نانی مدلی نہیں بنتی اگر صرف دوسرا اصل ذکر کر دیا جاتا اور پہلا اصل ذکر نہ کیا جاتا تو دوسرے اصل کے پیش نظر باپ کی موجودگی میں نانی کو جائیداد نہ ملتی جبکہ باپ کی موجودگی میں نانی کا حصہ مقرر ہے لہذا دوسرے اصل کے ساتھ پہلے اصل کو بھی ذکر کر دیا گیا اور اگر صرف پہلے اصل کو ہی ذکر کر دیا جاتا اور دوسرے اصل کو ذکر نہ کیا جاتا تو پھر ایک بیٹے کی اولاد کا دوسرے بیٹے کی موجودگی میں وارث ہونے کا شبہ ہو جاتا لہذا پہلے اصل کے ساتھ دوسرے اصل کو بھی ذکر کر دیا گیا۔

سوال: محروم اور محبوب میں فرق بیان کریں؟

جواب: محروم

جس شخص میں موانع ارث میں سے کوئی ایک مانع پایا جائے تو اس شخص کو اہل فرائض کی اصطلاح میں ممنوع اور محروم کہتے ہیں۔ اور موانع ارث چار ہیں۔

۱۔ غلام ہونا ۲۔ قتل ہونا ۳۔ مذہب کا مختلف ہونا

۴۔ کافروں کیلئے ملک کا مختلف ہونا

محبوب

جو شخص میت کی جائیداد کا وارث محض اس لئے نہ بن رہا ہو کہ اس شخص کی

نسبت ایک دوسرا شخص میت کے زیادہ قریب ہے۔ جیسے میت کے باپ کی موجودگی میں میت کا دادا محبوب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ میت کا باپ میت سے زیادہ قریب ہے یا اس شخص کی نسبت ایک دوسرا شخص زیادہ قوی ہے جیسے میت کے سجدے بھائی کی موجودگی میں میت کا علی بھائی محبوب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ میت کا علی بھائی علی بھائی کی نسبت قوی ہے۔

سوال: کیا جائیداد سے محروم اور محبوب شخص دوسروں کیلئے حاجب بنتے ہیں یا نہیں جواب: محبوب شخص تو بالاتفاق دوسرے ورثہ کیلئے حاجب بنتا ہے۔ مثلاً باپ کی موجودگی میں دو یا دو سے زائد بھائی یا بہنیں خواہ کسی بھی نسبت سے ہوں یہ خود بھی محبوب ہوں گے اور میت کی والدہ کیلئے بھی حاجب نقصان کا باعث بنیں گے۔ یعنی ان کی موجودگی میں میت کی والدہ کو ثلث (1/3) کی بجائے سدس (1/6) ملے گا۔ لیکن محروم شخص کی بابت اختلاف ہے۔ اختلاف کے نزدیک محروم المیراث شخص دوسرے وارث کیلئے حاجب نہیں بنتا۔ مثلاً اگر میت کے پسماندگان میں خاوند، باپ اور غلام بیٹا موجود ہوں تو خاوند کو میت کی کل جائیداد کا نصف (1/2) دیا جائے گا۔ میت کے باپ کو عصبہ اور میت کے غلام بیٹے کو محروم قرار دیا جائے گا۔ اگر بالفرض حاجب بنتا تو پھر متوفیہ کے خاوند کو کل جائیداد کا ربع (1/4) ملنا چاہئے تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک محروم شخص دوسروں کیلئے حاجب نقصان کا باعث ہے گا۔ ان کے نزدیک مذکورہ صورت میں میت کے خاوند کو کل جائیداد کا نصف (1/2) حصہ نہیں ملے گا۔ بلکہ ربع (1/4) ملے گا۔

نہاؤ کو دیا جائے۔ ان دو فریقوں میں جس فریق کو بھی پہلے حصہ ملتا دوسرے فریق کو
انسان پہنچتا تھا چنانچہ حضرت عمر فاروق نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا تو حضرت زید
بن ثابتؓ نے عول کا مشورہ دیا جس پر حضرت عمر فاروق نے فرمایا اعیسوا المرانض
المرانض میں عول کرو (دوسرے صحابہ کرام نے اس فیصلہ کی توثیق کر دی۔ جس سے
مسئلہ عول پر اجماع ہو گیا۔

سوال: کل مخارج کتنے ہیں اور کس کس مخرج میں کہاں تک عول ہوتا ہے۔

جواب: کل سات مخارج ہیں۔ یعنی جن اعداد سے مسئلہ بنتا ہے وہ کل سات ہیں
2-3-4-6-8-12-24

ان مذکورہ سات اعداد سے 2-3-4 اور 8 کا عدد عول نہیں ہوتا۔ یعنی جن
مسائل میں یہ اعداد بطور مخرج کے آتے ہیں وہ مسائل اپنے مخرج کے برابر ہی رہ
جاتے ہیں۔ مخرج کو بڑھانے کی ضرورت ہی نہیں پیش آتی۔ 6-12 اور 24 کا اکٹ
عول ہوتا ہے۔ یعنی جن مسائل میں یہ اعداد بطور مخرج کے آتے ہیں ان میں اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ مخرج کم ہو جاتا ہے اور مقدار زیادتی مخرج کا نقصا کرتے ہیں۔ اور کبھی
عول نہیں بھی ہوتا۔

حد عول

- 1- 6 کا عول خالق اور جنت دونوں حیثیتوں سے 10 تک ہوتا ہے۔ یعنی 6 کا
عول کبھی تو 7 تک ہوتا ہے کبھی 8 تک کبھی 9 تک اور کبھی 10 تک ہوتا ہے۔
- 2- 12 کا عول فقط طاق حیثیت سے 17 تک ہوتا ہے یعنی 12 کا عول کبھی تو

سبق نمبر 9:

عول کا بیان

سوال: عول کسے کہتے ہیں وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: عول کے متعدد لغوی معانی ہیں۔

- 1- قلم و ستم
- 2- بلند ہونا
- 3- زیادتی

اور اصطلاح الملل فرائض میں مقرر و معین حصوں کے مجموعہ میں زیادتی
کرنے اور ورثاء کے حصے میں کمی کرنے کو عول کہتے ہیں۔ اور مسئلہ عول اس وقت
درپیش ہوتا ہے جب اصل مسئلہ سے باری باری حصہ داروں کے حصہ نکالے جائیں تو
بعض حصہ دار اپنے اصل حصہ سے یا تو بالکل ہی دستبردار ہو رہے ہوں یا ان کا حصہ
ضرور متاثر ہو رہا ہو۔ تو ایسی صورت میں اصل مسئلہ میں عدد کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ تاکہ
اس ترکہ میں تمام حصہ دار شامل ہو سکیں۔ بجائے اس کے کہ کوئی ایک خاص وارث
جائیداد سے محجوب رہے بہتر یہ ہے کہ تمام ورثاء اس جائیداد میں شریک ہوں۔ اور
اپنے اپنے حصے کے تناسب سے نقصان برداشت کریں۔

سب سے پہلے عول کا مسئلہ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے پیش آیا تھا۔ ہوا
یوں کہ ایک عورت فوت ہوئی اور اس کے پسماندگان میں خاوند اور دو سگی بہنیں تھیں
اب خاوند کا نصف (1/2) حصہ اور دو سگی بہنوں کا ہر ایک (2/3) حصہ ملے شہدہ تھا۔
متوفیہ کے خاوند کی خواہش تھی کہ پہلے میرا حصہ نکالا جائے بعد میں بہنوں کو دیا جائے۔
اور متوفیہ کی بہنوں کی خواہش تھی کہ پہلے ہمارا حصہ نکالا جائے اور بعد میں متوفیہ کے

13 تک ہوتا اور کبھی 15 تک ہوتا ہے اور کبھی 17 تک ہوتا ہے۔

3۔ 24 کا عول فقط 27 کے حد تک ہی ہوتا ہے یعنی فقط ایک عدد 27 میں ہی

ہوتا ہے۔ 6 کے عول کی مثالیں (1)

مسئلہ 7/6		مسئلہ 8/6	
میت	میت	میت	میت
خاوند	2 سگی بہنیں	خاوند	2 علی بہنیں والدہ
1/2	2/3	1/2	2/3
3	4	3	4

(4)

(3)

مسئلہ 9/6			مسئلہ 10/6		
میت	میت	میت	میت	میت	میت
خاوند	2 علی بہنیں	2 سگی بہنیں	خاوند	2 علی بہنیں	2 سگی بہنیں والدہ
1/2	2/3	1/3	1/2	2/3	1/3
3	4	2	3	4	1

12 کے عول کی مثالیں

مسئلہ 13/12			مسئلہ 15/12		
میت	میت	میت	میت	میت	میت
والدہ بیوی	2 سگی بہنیں	2 سگی بہنیں	بیوی	2 سگی بہنیں	2 سگی بہنیں
1/6	1/4	2/3	1/4	2/3	1/3
2	3	8	3	8	4

مسئلہ 17/12

میت	میت	میت	میت
بیوی	والدہ	2 سگی بہنیں	2 سگی بہنیں
1/4	1/6	2/3	1/3
3	2	8	4

24 کے عول کی مثالیں

مسئلہ 27/24			
میت	میت	میت	میت
والد	والدہ	بیوی	2 بیٹیاں
1/6	1/6	1/8	2/3
4	4	3	16

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک 24 کا عول 31 تک ہوتا ہے۔

مسئلہ 31/24				
میت	میت	میت	میت	میت
والدہ	بیوی	2 علی بہنیں	2 سگی بہنیں	کافر بیٹا
1/6	1/8	2/3	1/3	محروم
4	3	16	8	0

اس مذکورہ مثال میں احناف تو فقط 27 تک ہی عول کرتے ہیں کیونکہ احناف کے نزدیک محروم شخص دوسروں کیلئے حایب نہیں بنتا ہے لہذا اس مثال میں میت کا کافر بیٹا میت کی بیوی کیلئے حایب نہیں بنے گا اور میت کی بیوی کو کل جائیداد کا ربع (1/4) ملے گا۔ اور مسئلہ 27 تک عول کرے گا لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ محروم شخص کو دوسروں کیلئے حایب قرار دیتے ہیں۔ لہذا کافر بیٹے کی موجودگی میں وہ میت کی بیوی کو ربع (1/4) کی بجائے ثمن (1/8) دیں گے۔ اور اس طرح یہ مسئلہ 31 تک عول کرے گا۔

ورثاء کے درمیان تقسیم ترکہ سے متعلق قوانین

(میت لکھ کر اوپر دائیں جانب مسئلہ اور بائیں جانب ترکہ لکھیں اور ان دونوں کے درمیان نسبت دیں۔)

۱۔ پہلا قانون

جب تصحیح مسئلہ اور ترکہ کے درمیان تباہی کی نسبت آو تو پھر تصحیح مسئلہ سے جس وارث کو جو حصہ ملا ہے اس حصہ کو کل ترکہ سے ضرب دیں اور حاصل ضرب کو تصحیح مسئلہ کے ساتھ تقسیم کریں تو حاصل قسمت اس وارث کا حصہ ہوگا۔

بہی باقی ورثاء کے حصص کے ساتھ کریں تو کل ترکہ سے ہر وارث کا حصہ نکل آئے گا۔

مثلاً مسئلہ 6 → 7 دینار

والد	والدہ	بہی	بہی
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{6}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{2}{3}$
1	1	2	2

$$\left(1\frac{1}{6} = 6 \div 7 = 7 \times 1\right) \quad \left(1\frac{1}{6} = 6 \div 7 = 7 \times 1\right)$$

$$\left(2\frac{2}{6} = 6 \div 14 = 7 \times 2\right) \quad \left(2\frac{2}{6} = 6 \div 14 = 7 \times 2\right)$$

پڑتال

$$\frac{14}{6} + \frac{14}{6} + \frac{7}{6} + \frac{7}{6} \quad \left| \quad 2\frac{2}{6} + 2\frac{2}{6} + 1\frac{1}{6} + 1\frac{1}{6} \right.$$

$$\frac{14 + 14 + 7 + 7}{6} = \frac{42}{6} = 7$$

(1) ورثاء کے درمیان تقسیم ترکہ کا بیان

(۲) قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ کا بیان

سوال: میت کا ترکہ جو منقولہ وغیرہ منقولہ جائیداد کی صورت میں موجود ہے اس کی تقسیم کیسے کی جائے گی۔ نیز یہ کہ اگر قرض خواہوں کا قرض زیادہ ہو تو پھر ان کے مابین ترکہ کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

جواب: اس سے پہلے یہ بیان ہو چکا ہے کہ میت کے ہر فریق کا یا ہر فرد کا میت کی کل جائیداد سے بلا کسر کتنا حصہ ہے اور اس حصے کو کیسے نکالا جاتا ہے۔ اب یہاں دو امور بیان کئے جائیں گے۔

1۔ پہلا امر تو یہ بیان کیا جائے گا کہ میت کا ترکہ جو بچوں یا مربیوں یا مرلوں یا سرسایہوں کی قسم سے ہے اسے میت کے ورثاء پر کیسے تقسیم کیا جائے گا۔

2۔ دوسرا امر یہ بیان کیا جائے گا کہ میت کے اگر متعدد قرض خواہ ہوں اور میت کا ترکہ بھی اتنا زیادہ نہ ہو کہ اس سے تمام قرض خواہوں کا قرض ادا کیا جاسکے تو پھر ان قرض خواہوں کے درمیان ترکہ کو کیسے تقسیم کیا جائے یہ واضح رہے کہ اگر میت کی طرف سے قرض ادا ہو جائے اور باقی کچھ ترکہ بچ جائے تو ایسی صورت میں قرض خواہوں کو ان کا پورا پورا قرض ادا کر دیا جائے اور باقی ماندہ ترکہ کو ورثاء کے درمیان مخصوص قوانین کی روشنی میں تقسیم کیا جائے۔

دوسرا قانون:

جب تصحیح مسئلہ اور ترکہ کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو تصحیح مسئلہ سے جس وارث کو جو حصہ ملا ہے اس حصہ کو وفق ترکہ میں ضرب دیں اور پھر حاصل ضرب کو وفق تصحیح مسئلہ کے ساتھ تقسیم کریں تو حاصل قسمت اس وارث کا حصہ ہوگا یہی عمل باقی وارث کے حصص کے ساتھ کریں تو کل ترکہ سے ہر وارث کا حصہ نکلے گا۔ مثلاً

مسئلہ 9/6				
بطن کل ترکہ 12 دینار				
خاند	نصف بھائی	جدہ	سگی بہن	سگی بہن
1/2	1/6	1/6	2/3	2/3
3	1	1	2	2

9 اور 12 کے درمیان توافق معی ہے لہذا 9 کا وفق 3 ہے اور 12 کا وفق 4 ہے۔

وضاحت:

مذکورہ بالا قوانین کے ذریعہ میت کے کل ترکہ سے ایک ایک فرد کا حصہ معلوم ہو جاتا ہے اور اگر ہر فرد کا حصہ معلوم کرنا مقصود نہ ہو بلکہ ہر فریق کا مجموعی حصہ حاصل کرنا مقصود ہو تو پھر اصل مسئلہ سے ہر فریق کو جو کچھ بھی میسر آیا ہے اسے حسب سابق عمل میں لایا جائے یعنی ایک فریق کے مجموعی حصہ اور کل ترکہ میں اگر تہاؤں کی نسبت ہو تو پہلا قانون استعمال کیا جائے اور اگر توافق کی نسبت ہو تو پھر دوسرا قانون استعمال کیا جائے۔

قرض خواہوں کے درمیان تقسیم ترکہ سے متعلق قوانین

جب میت کا مال کم ہو اور قرض خواہ زیادہ مال کا تقاضا کرتے ہوں تو پھر میت کا مال ان قرض خواہوں کے درمیان مخصوص قوانین کے حوالہ سے تقسیم کیا جائے۔

۱۔ پہلا قانون: ہر قرض خواہ کو بمنزلہ رکاب کے شمار کیا جائے اور تمام قرضوں کا مجموعہ لفظ میت کے دائیں جانب تصحیح مسئلہ کی جگہ رکھا جائے اور میت کے کل ترکہ کو لفظ میت کے بائیں جانب رکھا جائے۔

۲۔ دوسرا قانون: مجموعہ دیون اور ترکہ میں نسبت دی جائے اگر ان کے درمیان تہاؤں کی نسبت ہو تو ہر فریق کے قرض کو کل ترکہ سے ضرب دی جائے۔ حاصل جواب کو مجموعہ دیون سے تقسیم کیا جائے حاصل جواب ہر فریق کا حصہ ہوگا۔ اور اگر ان کے درمیان توافق کی نسبت ہو تو پھر ہر قرض کو وفق ترکہ سے ضرب دی جائے اور پھر حاصل ضرب کو کل وفق دیون سے تقسیم کیا جائے اس طرح میت کے کل ترکہ سے قرض خواہ کو حصہ معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً

کل ترکہ 71 دینار	مرا	رکب
48	16	20

$$(5\frac{2}{3} = 48 + 272 = 17 \times 16) \quad (4\frac{1}{4} = 48 - 204 = 17 \times 12)$$

$$(7\frac{1}{2} = 48 + 340 = 17 \times 20)$$

کسری ترکہ کی تقسیم

$$25\frac{1}{3}$$

سبق نمبر 11

تخارج کا بیان

سوال: تخارج کسے کہتے ہیں۔ وضاحت سے بیان کریں؟

جواب: تخارج کا لفظ خروج سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں نکلنا اور اہل فرائض کی اصطلاح میں تخارج کا معنی یہ ہے کہ کسی ایک شخص کا یا متعدد اشخاص کا میت کی جائیداد سے ایک مخصوص حصہ لے کر تقسیم ترکہ سے نکل جانا۔

اہل فرائض کی اصطلاح میں تخارج کی ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ میت کے ورثاء کا کسی ایک شخص کو یا متعدد وارثوں کو جائیداد کا کچھ حصہ دیتے ہوئے میراث سے نکالنا اس ایک شخص یا متعدد اشخاص سے مصالحت کر لینا یہ تخارج کہلاتا ہے مثلاً ایک وارث دوسرے ورثاء سے کہتا ہے کہ تم مجھے صرف میت کا فلاں مکان یا زیور دے دو تو میں باقی ترکہ میں دخل نہ دوں گا۔ اور دوسرے ورثاء بھی مان جاتے ہیں۔ یا دوسرے ورثاء بھی پیشکش پہلے کرتے ہیں اور وہ ایک وارث ان کی بات کو مان لیتا ہے۔ تو اس ہا ہی مصالحت کو تخارج الورثاء کہتے ہیں یعنی ورثاء کا ہا ہم تقسیم پر صلح کر لینا۔ جس مال پر صلح ہوئی وہ مال خواہ اس مال سے کم ہو جو اسے تصحیح مسئلہ سے ملنا تھا خواہ زیادہ ہو یا برابر ہو اور کوئی شخص ترکہ سے کچھ لئے بغیر ہی کہہ دے کہ میں نے اپنا حق چھوڑ دیا۔ یہ کہنے سے نہ تو تخارج ہوا اور نہ ہی اس کا حق ختم ہوگا۔

اگر ترکہ کسر کی صورت میں واقع ہو جیسے کسی آدمی نے اپنا کل ترکہ (25 1/3) دینار چھوڑے تو پھر عدد صحیح کو (مذکورہ ترکہ میں 25 عدد صحیح ہے) مخرج کسر (مذکورہ ترکہ میں 3 کا عدد مخرج کسر ہے) سے ضرب دیں اور نسب نما کو (یعنی اوپر والا ہندسہ کو جو کہ اس ترکہ میں ایک کا عدد ہے) قیوع کریں۔ اس طرح یہ 76 ہو جائے گا۔ پھر تصحیح مسئلہ کو مخرج ترکہ سے ضرب دیں۔ پھر تصحیح مسئلہ کو مخرج سے ضرب دینے اور نسب نما کو جمع کرنے سے جو حاصل ہوا تھا۔ اس حاصل ہونے والے جواب کو اس عدد سے تقسیم کریں جو تصحیح مسئلہ کو مخرج کسر میں ضرب دینے سے حاصل ہوا تھا۔ تو جو اصل قسمت ہوگا وہ ایک وارث کا حصہ ہوگا۔ مثلاً

$$\text{میت مسئلہ } 8/6 \rightarrow 24 \rightarrow \text{کل ترکہ } 25\frac{1}{3} \rightarrow \frac{76}{3} \text{ دیت}$$

والد	خاوند	سگی بہن	سگی بہن
$\frac{1}{6}$	$\frac{1}{2}$	$\frac{2}{3}$	$\frac{2}{3}$
1	3	2	2

$$(9 \frac{1}{2} = 24 \div 228 = 76 \times 3) \quad (3 \frac{1}{6} = 24 \div 76 = 76 \times 1)$$

$$(6 \frac{1}{3} = 24 \div 152 = 76 \times 2) \quad (6 \frac{1}{3} = 24 \div 152 = 76 \times 2)$$

ارکان متخارج

سوال: ارکان متخارج کتنے اور کون سے ہیں؟

جواب: ایجاب اور قبول متخارج کے دو رکن ہیں۔

شرائط متخارج

۱۔ یہ کہ جو کچھ متخارج نے لیا ہو وہ میت کے مال متروکہ سے ہونہ یہ کہ دوسرے ورثہ کے اموال غیر متروکہ سے ہو۔

۲۔ یہ کہ متخارج عاقل ہو یعنی معاملات کو سمجھتا ہو خواہ بالغ ہو یا نہ ہو۔

۳۔ یہ کہ ترکہ قرض میں گھرا ہوا نہ ہو۔

حل مسئلہ

جب متخارج ہو تو پہلے متخارج کو باقاعدہ وارث مان کر حصہ دیجئے پھر اس حصہ کے مطابق مبلغ سے کم کر دیا جائے اور جو باقی بچے اسے مبلغ تقسیم کیا جائے اور متخارج کا حصہ بھی معدوم کر دیا جائے۔ مثلاً

اس مذکورہ مثال میں میت کے خاوند نے میت کی والدہ اور چچا سے ترکہ کے بعض حصہ پر مصالحت کر دی۔ باوجود مصالحت ہو جانے کے خاوند کو باقاعدہ تقسیم میں شامل رکھا گیا تو جس طرح والدہ کو خاوند کی موجودگی میں کل جائیداد سے چچا کی نسبت

اہم تھا۔ اسی طرح میت کی والدہ کو میت کے خاوند کے متخارج پر کل جائیداد سے چچا کی نسبت دگنہ دیا جائے گا اور اگر تقسیم ترکہ کی ابتداء سے ہی خاوند کو شمار نہ کیا جائے اور یوں گمان کیا جائے کہ ترکہ کے جس حصہ پر خاوند نے مصالحت کی ہے وہ مال بھی ترکہ میں شامل نہیں ہے اور خاوند بھی ورثہ کی صف میں شامل نہیں ہے بلکہ شروع ہی سے ترکہ کو میت کی والدہ اور چچا پر تقسیم کر دیا جائے تو اس سے مسئلہ صحیح نہیں نکل سکے گا بلکہ مسئلہ بالکل برعکس ہو جائے گا۔

مسئلہ 3	
میت	میراث
چچا	والدہ
عصہ	1/3
2	1

تخارج کرنے والے شخص (خاوند) کو جب باقاعدہ فرضی وارث بن کر شامل میراث کیا گیا تو صحیح تقسیم کے پیش نظر والدہ کو کل جائیداد سے 2 اور چچا کو ایک حصہ مل رہا تھا۔ لیکن جب خاوند کو وارث گمان نہ کیا گیا تو مسئلہ بالکل برعکس ہو گیا۔ یعنی والدہ کو کل جائیداد سے 2 کی بجائے ایک حصہ ملا اور چچا کو ایک کی جگہ 2 حصے ملے۔ اسی نوعیت کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو میت کے چار بیٹوں میں سے ایک بیٹے نے ترکہ کے بعض حصہ پر مصالحت کر لی تو اس کے پیش نظر

مسئلہ 8 صحیح 32 متخارج				
بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا
1/8	1	1	1	1
1	7	7	7	7
4	7	7	7	7

اس صورت میں میت کی بیوی کا حصہ کل جائیداد سے چار ہے۔

مسئلہ 8 ص 24			
بیوی	پٹا	پٹا	پٹا
$\frac{1}{8}$	—	—	—
$\frac{1}{8}$	—	—	—
3	7	7	7

اس صورت میں میت کی بیوی کا حصہ کل جائیداد سے 3 ہے۔ جبکہ پہلے

مسئلہ میں کل جائیداد سے 4 مل رہا ہے۔

سبق نمبر 12:

رد کا بیان

وال: رد کی تعریف بیان کریں۔

جواب: رد کا لغوی معنی ہے پھیرنا اور اہل فرائض کی اصطلاح میں رد کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ

”صرف الباقی علی النسبہ بقدر حقوقہم عند عصبہ“

ترجمہ: ذوی الفروض کو ان کا حصہ دینے کے بعد عصبہ کی عدم موجودگی میں پھر دوبارہ انہی ذوی الفروض پر ان کے حصے کے مطابق پھیرنا۔ رد عمل کی ضد ہے کیونکہ عمل میں مخرج کم ہو جاتا ہے اور ورثاء کے حصے زیادہ ہو جاتے ہیں جبکہ رد میں مخرج زیادہ ہو جاتا ہے اور ورثاء کے حصے کم رہ جاتے ہیں ذوی الفروض کو ان کا حصہ دینے کے بعد باقی ماندہ ترکہ عصبہات کو ملتا ہے اور اگر عصبہات نہ ہوں تو پھر اس کو ذوی الفروض نسبہ میں دوبارہ مخصوص حصص کے مطابق تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ لہذا خاوند اور بیوی میں سے کسی ایک پر ذوی الفروض نسبہ کے ہوتے ہوئے رد نہ کیا جائے کیونکہ خاوند اور بیوی کا رشتہ نسبی نہیں ہے بلکہ نسبی ہے۔ یعنی نکاح کے سبب ان کا رشتہ پیدا ہوا ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ذوی الفروض سے بچا ہوا مال دوبارہ ان حضرات پر رد نہ کیا جائے بلکہ وہ بیت المال میں جمع کرا دیا جائے۔ لیکن شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ذوی الفروض سے بچا ہوا مال دوبارہ نسبی ذوی الفروض کو خاص تناسب سے دے دیا جائے اور یہی احناف کا مسلک ہے۔ اگر کسی

سب کی اجناس بھی متعدد ہوں تو ورثاء کے سہام (حصص) کو مخرج قرار دیا جائے گا۔ تو
یہی مسئلہ ۲ سے بنے گا، کبھی ۳ سے اور کبھی مسئلہ ۵ سے بنے گا۔

بعد الرد ۲ سے مسئلہ کی صورت			بعد الرد ۳ سے مسئلہ کی صورت		
مسئلہ 6 بعد الرد 2			مسئلہ 6 بعد الرد 3		
میت	میت	میت	میت	میت	میت
والد	نحلی بہن	نحلی بہن	والد	نحلی بہن	نحلی بہن
1/6	1/6	1/6	1/6	1/6	1/6
1	1	1	1	1	1

بعد الرد ۴ سے مسئلہ کی صورت	
مسئلہ 6 بعد الرد 4	
میت	میت
پوتی	بٹی
1/6	1/2
1	3

بعد الرد ۵ سے مسئلہ کی صورت		
مسئلہ 6 بعد الرد 5		
میت	میت	میت
والدہ	بٹی	پوتی
1/6	1/2	1/6
1	3	1

مسئلہ 6 بعد الرد 4	
میت	میت
سنگی بہن	بٹی ، بٹی
1/2	1/3
3	2

میت کے سبھی ذوی الفروض نہ ہوں بلکہ فقط سبھی ذوی الفروض میں سے کوئی ایک ہو اور
کوئی عصبہ بھی نہ ہو تو پھر اس ایک ذی فرض سبھی کو حصہ دیکر دیکھا جائے گا کہ بیت
المال منظم ہے یا غیر منظم ہے۔ اگر بیت المال منظم ہو تو باقی ماندہ ترکہ بیت المال میں
جمع کر دیا جائے اور اگر بیت المال غیر منظم ہو تو پھر باقی ماندہ ترکہ اس ذی فرض سبھی یا
نواد یا جائے۔

قوانین رد

پہلا قانون:

اگر مسئلہ میں زوجین میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو اور ذوی الفروض نسبیہ نہ
جنس بھی فقط ایک ہی ہو تو ورثاء کے رد و س (تعداد) کو مخرج قرار دیا جائے گا۔

وضاحت: مسائل ردیہ میں اہل فرائض زوجین کو منہ پر علیہ اور ان سے
علاوہ دوسرے تمام ذوی الفروض کو منہ پر علیہ کہتے ہیں۔

پہلے قانون کے مطابق مثالیں

(1)	مسئلہ 3 بعد الرد 2	(2)	مسئلہ 3 بعد الرد 2
میت	میت	میت	میت
بٹی	بٹی	سنگی بہن	سنگی بہن
2/3	2/3	2/3	2/3
1	1	1	1

دوسرا قانون: اگر مسئلہ زوجین میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو اور ذوی الفروض

تیسرا قانون:

اگر کسی مسئلہ میں زوجین میں سے کوئی ایک موجود ہو اور اس کے ساتھ کسی ذوی الفروض کی فقط ایک ہی جنس ہو تو پھر مسئلہ حل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عمل کیا جائے گا۔

- 1- سب سے پہلے کسی ذوی الفروض کو جسکی غیر ذوی الفروض فرض کریں۔
- 2- پھر اس کے بعد زوجین میں سے ایک کے حصے کا جو مخرج ہو وہی مسئلہ کا مخرج قرار دیں۔

3- پھر اس مخرج سے زوجین میں سے کسی ایک کا حصہ نکالا جائے اور باقی ماندہ مخرج کسی ذوی الفروض کو دے دیا جائے۔

4- الف۔ پھر دیکھا جائے گا کہ باقی ماندہ مخرج اور ذوی الفروض نسبہ کے عدد میں کون سی نسبت ہے۔ اگر تماثل کی نسبت ہو تو توسیع مسئلہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ باقی ماندہ مخرج کو ذوی الفروض نسبہ میں برابر برابر تقسیم کر دیں۔ مثلاً

مسئلہ 12 بعد از 4

خاوند	3 بیٹیاں
$\frac{1}{4}$	$\frac{2}{3}$
$\frac{3}{4}$	8
1	3

کل مخرج (4) باقی ماندہ مخرج 3

اس مذکورہ صورت میں اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دینے کے بعد مسئلہ 12 سے بتایا گیا اس میں سے خاوند کا حصہ 12 سے بتایا گیا اس میں خاوند کا حصہ 3 اور 3 بیٹیوں کا حصہ 8 مقرر ہوا۔ اس طرح کل مخرج 12 میں سے ایک حصہ باقی بچ

گیا۔ اس کے بعد 3 بیٹیوں کو غیر ذوی الفروض نسبہ گمان کرتے ہوئے پھر سے عمل شروع کر دیا اور خاوند کا حصہ نکال کر جو باقی 3 بچے (جنہیں باقی ماندہ مخرج کہا جاتا ہے) انہیں 3 بیٹیوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا گیا کیونکہ 3 سہام اور 3 روکس میں تماثل کی نسبت ہے لہذا مزید توسیع مسئلہ کی ضرورت پیش نہ آئی۔

ب۔ اور اگر باقی ماندہ عدد اور روکس میں توافق یا تداخل کی نسبت ہو تو وفق روکس کو من لایر علیہ (زوجین میں سے کوئی ایک) کے مقررہ حصے کے مخرج میں ضرب دیں اور حاصل ضرب صحیح مسئلہ ہوگا پھر وفق روکس کو ہر حصہ دار کے حصہ سے

ضرب دیں۔ اس ہر حصہ دار کا حصہ معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً

مسئلہ 12 بعد از 8

خاوند	6 بیٹیاں
$\frac{1}{4}$	$\frac{2}{3}$
$\frac{3}{4}$	8

کل مخرج (4) باقی ماندہ مخرج 3

(زوج کے حصہ کا نقل) 3 باقی ماندہ 3 وفق روکس حصہ 6 وفق روکس حصہ

اس مسئلہ میں 6 بیٹیوں اور باقی ماندہ مخرج 3 کے درمیان تداخل کی نسبت

ہے لہذا وفق روکس 2 کو خاوند کے حصہ ایک سے ضرب دی تو خاوند کا حصہ معلوم ہو گیا اور جب وفق روکس 2 کو 6 بیٹیوں کے حصہ 3 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 6 بیٹیوں کا حصہ معلوم ہو گیا۔ اس طرح بعد از مسئلہ 8 سے ہوا۔

ج۔ اور اگر باقی ماندہ عدد اور روکس کے درمیان تباہی کی نسبت ہو تو پھر کل عدد

روکس کو زوجین میں سے کسی ایک کے مقررہ حصے کے مخرج میں ضرب دیں اور

حاصل ضرب صحیح مسئلہ ہوگا۔ اور پھر کل روکس کو ہر حصہ دار کے حصہ سے ضرب دیں۔

اس طرح ہر حصہ دار کا حصہ معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً

میں	مسئلہ 12 بعد از 20	خاند
5 بیٹیاں		1
2		4
3		3 (4)
8		1 (3)
3		5
15		

اس مسئلہ میں بیٹیوں کے عدد 5 اور ان کے حصہ کے عدد 3 میں تباہی کی نسبت تھی۔ لہذا اکل عدد روڈس 5 کو خاند کے حصہ (1/4) کے مخرج 4 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 20 ہوئے جو کہ بعد از تصحیح مسئلہ ہے۔ لہذا بعد از مسئلہ 20 سے ہوا۔ پھر کل روڈس کے عدد 5 کو ہر حصہ دار کے حصہ کے ساتھ ضرب دی تو خاند کا حصہ 5 اور 5 بیٹیوں کا حصہ 15 ثابت ہو گیا۔

چوتھا قانون:

اگر کسی مسئلہ میں زوجین میں سے کوئی ایک موجود ہو اور اس کے ساتھ ذوی الفروض نسبیہ کی متعدد اجناس ہوں تو ایسی صورت میں الگ الگ دو مسئلے بنائے جائیں۔ ایک مسئلہ میں تو اہل الذویین سمیت دیگر ورثاء کو بھی رکھا جائے اور حسب سابق مسئلہ کا مخرج بنا کر حصص تقسیم کئے جائیں پھر از سر نو عمل اس طرح شروع کیا جائے۔

(1)۔ کہ اہل الذویین کے ساتھ موجود دیگر ذوی الفروض نسبیہ کو معدوم سمجھا جائے اور اہل الذویین کے حصہ کے مخرج میں سے ایک حصہ اسے دے جائے اور باقی ماندہ مخرج کو محفوظ کر لیا جائے۔

(2)۔ پھر ایک دوسرا مسئلہ اس طرح بنایا جائے کہ اس مسئلہ میں اہل الذویین کو معدوم سمجھا جائے اور اسے لکھا بھی نہ جائے اور دیگر صرف ذوی الفروض نسبیہ سے مسئلہ بنایا جائے اور روڈ کے دوسرے قانون کو استعمال کرتے ہوئے ذوی الفروض نسبیہ کے کل سهام (حصص) کو مخرج قرار دیا جائے۔

(3)۔ الف۔ پھر ذوی الفروض نسبیہ کے سهام (حصص) کے مجموعہ کو باقی ماندہ مخرج (جو کہ پہلے مسئلہ میں اہل الذویین کو دینے کے بعد محفوظ کر لیا گیا تھا) کے ساتھ نسبت دیں اگر ان کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو پھر مزید عمل کی ضرورت نہیں ہے بس صرف اتنا کرنا ہوگا کہ پہلے مسئلہ کے باقی ماندہ مخرج کو پہلے مسئلہ کے ذوی الفروض نسبیہ میں دوسرے مسئلہ کے مطابق تقسیم کر دیا جائے۔ مثلاً

میں	مسئلہ 12 بعد از 4 تصحیح 24	مسئلہ نمبر 1
ذوی	اجادات	6 بیٹیاں
1	1	1
3	6	4
4	2	3 (4) بیٹی کے حصے کا مخرج
2	1	1 (3) باقی ماندہ مخرج
میں	مسئلہ 6 بعد از 3	مسئلہ نمبر 2
اجادات	6 بیٹیاں	6 اجادات
1	1	1
3	6	4
2	1	1

ب۔ اگر ذوی الفروض نسبیہ کے کل سهام کو (جو کہ دوسرے مسئلہ میں بعد از اہل الذویین ثابت ہوئے ہیں) باقی ماندہ مخرج (جو کہ پہلے مسئلہ میں محفوظ کیا گیا تھا) کے ساتھ تماثل کی نسبت نہ ہو بلکہ تباہی کی نسبت ہو تو پھر ذوی الفروض نسبیہ کے جمع مسئلہ (سهام

(ک) کو احد الزوجین کے حصہ کے مخرج سے ضرب دیں تو حاصل ضرب صحیح مسئلہ ہوگا۔ اس طرح ذوی الغرض نسبیہ کے جمع مسئلہ کو احد الزوجین کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں تو حاصل ضرب احد الزوجین کا حصہ ہوگا۔ اور ذوی الغرض نسبیہ کا حصہ نکالنے کے لئے پہلے مسئلہ کے باقی ماند مخرج کو ہر ذی غرض نسبی کے حصہ کے ساتھ ضرب دیں تو حاصل ضرب ہر ذی غرض نسبی کا حصہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر 1

ت	مسئلہ 24 ہوا 40 = 8 × 5	ت
4 بیویاں	9 بیویاں	8 جدات
1	2	1
8	3	6
3	16	4
1	28	7
5 (1 × 5)	7 (4 × 7)	7 (1 × 7)
180	1008	252

(8) بیوی کے حصے کا مخرج
(7) باقی ماند مخرج

ت	مسئلہ 6 ہوا 5	ت
9 بیویاں	6 جدات	
2	1	
3	6	
4	1	

سبق نمبر 13

مقاسمۃ الیحد کا بیان

سوال: جد صحیح کی موجودگی میں یعنی اور علی بہن بھائی میت کی جائیداد کے وارث بننے میں یا نہیں؟

جواب: خطی بہن بھائی تو جد صحیح کی موجودگی میں بالاتفاق محبوب ہوتے ہیں۔ لیکن جد صحیح کی موجودگی میں یعنی اور علی بہن بھائیوں کی کیا حیثیت ہے؟ کیا یہ افراد جد صحیح کی موجودگی میں وارث بننے میں یا نہیں؟ تو اس سوال کے دو مختلف جواب دیئے گئے ہیں۔

(1) پہلا جواب سیدنا حضرت ابو بکر صدیق، ابن عباس، ابن زبیر، ابن عمر و حذیفہ بن یمان، ابوسعید خدری، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوموسیٰ اشعری اور ابوہریرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ دیگر کئی جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جد صحیح کی موجودگی میں یعنی اور علی بہن بھائی میت کی جائیداد کے وارث نہیں ہوتے ہیں بلکہ والد کی طرح دادا بھی کل جائیداد کا مستحق ہوگا یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

(2) دوسرا جواب حضرت زید بن ثابت، حضرت علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے کہ جد صحیح کی موجودگی میں یعنی اور علی بہن بھائی میت کی جائیداد کے وارث بننے میں صاحبین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔

سوال : جدیج کی موجودگی میں یعنی اور علی بہن بھائیوں کے میت کا وارث بننے اور نہ بننے میں اختلاف کیوں پیدا ہوا ؟

جواب : صحابہ کرام اور ائمہ عظام رحمۃ اللہ علیہما جمعین میں یہ بات اختلافی ہے کہ جدیج کی حالت والد کی طرح ہے یا میت کے بھائی کی طرح ہے تو جن حضرات نے متعدد وجوہ کی بنا پر جدیج کی حالت والد کی طرح قرار دی ہے۔ ان کے نزدیک جیسے والد کی موجودگی میں بہن بھائی محبوب رہتے ہیں۔ اسی طرح جدیج کی موجودگی میں بھی یہ حضرات محبوب رہیں گے۔ اور جدیج ذوی الفروض سے بچے ہوئے مال کا مستحق ہوگا اور جن حضرات نے جدیج کی حالت متعدد وجوہ کی بنا پر بھائی کی طرح قرار دی ہے وہ صورت مذکورہ میں جدیج کو بھائی تسلیم کرتے ہیں اور بھائی کی موجودگی میں دوسرے بہن بھائیوں پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا لی فاکرتے ہوئے یعنی دوسرے بہن بھائیوں کی موجودگی میں جدیج کو ایک بھائی قرار دیکر بھائی جتنا حصہ اسکے سپرد کرتے ہیں اور یہی تقاسمۃ الجحد ہے۔ یعنی جدیج کو دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ ایک بھائی قرار دے کر تقسیم جائیداد کرنا۔ فتویٰ تواتر چہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہے کہ جدیج کی موجودگی میں یعنی اور علی بہن بھائیوں کو جائیداد نہیں ملتی ہے۔ چونکہ دوسری طرف بھی عظیم مجتہدین ملت کا قول ہے لہذا اس مسئلہ کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے قدرے تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے

جدیج کے ساتھ بھائی بہنوں کے موجود ہونے کی عقلی صورتیں۔

۱۔ فقط یعنی بھائی ہوں۔

۲۔ فقط علی بہن بھائی ہوں۔

- ۳۔ یعنی اور علی دونوں قسم کے بہن بھائی ہوں۔
- ۴۔ فقط یعنی بہن بھائیوں کے ساتھ کوئی ذی فرض ہو۔
- ۵۔ فقط علی بہن بھائیوں کے ساتھ کوئی ذی فرض ہو۔
- ۶۔ یعنی اور علی دونوں قسم کے بہن بھائیوں کے ساتھ کوئی ذی فرض ہو۔

وضاحت :

۱۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر جدیج کے ساتھ میت کا کوئی یعنی یا علی بہن بھائی جمع ہو جائے تو پھر مسئلہ میں سے جس مسئلہ کے مطابق جدیج کو زیادہ حصہ ملے ہو وہی حصہ جدیج کے سپرد کر دیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دو مسئلے نکالے جائیں ایک مسئلہ میں جدیج کو بھائی شمار کیا جائے اور پھر ان کے درمیان جائیداد تقسیم کی جائے۔ اس عمل کو مقاسمۃ الجحد کہا جاتا ہے اور دوسرے مسئلہ میں اسی جدیج کو تمام مال کا تیسرا حصہ دیا جائے تو دونوں مسئلوں میں سے جس مسئلہ میں جدیج کو زیادہ حصہ مل رہا ہو اسی مسئلہ کے مطابق جدیج کو حصہ دے دیا جائے۔ یہاں متعدد صورتیں بیان کی جاتی ہیں۔ بعض صورتوں میں جدیج کیلئے مقاسمۃ الجحد بہتر ہوگا اور بعض صورتوں میں تمام مال کا تیسرا حصہ بہتر ہوگا۔

مقاسمۃ الجحد کی صورتیں

مسئلہ 2	مسئلہ 3	مسئلہ 4
جدیج بھائی	جدیج 2 بھائی	جدیج 3 بھائی
1 1	2 1	3 1

مسئلہ 4			مسئلہ 7		
صحیح	2	بہنیں	صحیح	5	بہنیں
2	2		2	5	

ثالث جمع مال کی صورتیں

مسئلہ 3			مسئلہ 3			مسئلہ 3		
صحیح	بھائی	ت	صحیح	2	بھائی	صحیح	3	بھائی
2	1		2	1		2	1	
مسئلہ 3			مسئلہ 3			مسئلہ 3		
صحیح	2	بہنیں	صحیح	5	بہنیں	صحیح	5	بہنیں
2	1		2	1		2	1	

۲۔ اگر جد صحیح کے ساتھ بیٹی اور علی دونوں قسم کے بھائی بہنیں جمع ہو جائیں تو پھر جد صحیح کے ساتھ دونوں قسم کے بھائی بہنوں کو ملا کر دو مسئلے بنائے جائیں (مقاسمۃً اجد اور ثلث جمع مال) اور جس صورت میں جد کو فائدہ ہو اس صورت کے مطابق جد کو حصہ دیا جائے لیکن واضح رہے کہ جد صحیح کو حصہ مل جانے کے بعد پھر علی بہن بھائیوں کا حصہ بھی بہن بھائیوں کو دے کر علی بہن بھائیوں کو مسئلہ سے خارج کر دیا جائے۔ مثلاً

(1) مسئلہ 3			(2) مسئلہ 3		
صحیح	بیٹی بھائی	علی بھائی	صحیح	بیٹی بھائی	علی بھائی
1	1	1	1	1	1
0	2	1	0	2	1

وضاحت:

ان دونوں مسئلوں میں جد کا حصہ ایک جیسا ہی ہے لہذا کسی بھی مسئلہ کے مطابق حصہ دیا جاسکتا ہے۔ اور اگر اس مذکورہ مثال میں علی بھائی کی جگہ علی بہن ہو تو پھر جد کو مقاسمۃً اجد کے مطابق حصہ دیا جائے گا کیونکہ اس حیثیت سے ملنے والا حصہ ثلث

جمع مال کی بہ نسبت زیادہ ہے۔ مثلاً

(1) مسئلہ 5			(2) مسئلہ 3 تھیں 9		
صحیح	بیٹی بھائی	علی بہن	صحیح	بیٹی بھائی	علی بہن
2	2	1	2	2	1
2	3	2	4	3	2
3	2	1	6	3	2

سوال: مسئلہ سے علی بہن بھائی کو حصہ دینے کے بعد خارج کرنے کی وجہ بیان کریں؟

جواب: علی بھائی جد صحیح کی موجودگی میں (بشرطیکہ ان کے ساتھ بیٹی بہن بھائی نہ ہوں) میت کی جائیداد سے حصہ پاتے ہیں (یہ صاحبین کا مسلک ہے) اور علی بہن بھائی بیٹی بہن بھائیوں کی موجودگی میں جائیداد سے حصہ نہیں پاتے ہیں۔ اس مذکورہ مسئلہ میں چونکہ جد صحیح بھی موجود ہے اور بیٹی و علی بھائی بھی موجود ہیں۔ لہذا علی بھائی کی دونوں حیثیتوں کو مد نظر رکھا گیا یعنی علی بھائی جد صحیح کے لئے باعث نقصان ہوتے ہیں۔ لہذا علی بھائیوں کی اس حیثیت کو برقرار رکھا گیا اور انہیں تقسیم میں شامل کر کے جد صحیح کو نقصان پہنچایا گیا اور یہ علی بھائی چونکہ بیٹی بھائیوں کی موجودگی میں جائیداد سے

و متبردار ہوتے ہیں لہذا ان کی اس حیثیت کو بھی برقرار رکھا گیا اور ان کا حصہ بھی یعنی بھائیوں کو دے دیا گیا۔ مندرجہ ذیل مثال میں ملاحظہ کیجئے کہ علی بھائی خود تو یعنی بھائی کی وجہ سے محبوب ہو رہا ہے لیکن میت کی والدہ کے لئے نقصان کا باعث بن رہا ہے۔ یعنی علی بھائی کی وجہ سے والدہ کو $(1/3)$ جائیداد کی بجائے $(1/6)$ ملتا ہے۔ مثلاً

میت	والدہ	علی بھائی	علی بھائی
	1/6	عصب	محبوب
	1	5	0

سوال: اگر مذکورہ مسئلہ میں یعنی بھائی کی جگہ یعنی بہن ہو تو جد صحیح کو حصہ کیسے دیا جائیگا؟
جواب: اگر مذکورہ مسئلہ میں یعنی بھائی کی جگہ یعنی بہن ہو تو پھر جد صحیح کو بھائی شہار کرتے ہوئے حصہ دیں اور پھر کل جائیداد کا نصف $(1/2)$ یعنی بہن کو دیا جائے پھر اگر کچھ حصہ بچ جائے تو وہ علی بھائی بہنوں کو دے دیا جائے اور اگر کچھ بھی نہ بچے تو علی بہن بھائی جائیداد میں شریک نہ ہوں گے۔ مندرجہ ذیل مثال میں ملاحظہ ہو کہ جد صحیح اور یعنی بہن کا حصہ نکالنے کے بعد باقی اہل ذمہ دو علی بہنوں کو دے دیا گیا ہے۔

مثبت جمع مال کی صورت

مقامتہ الجہد کی صورت

مسئلہ 3	مسئلہ 5	مسئلہ 10	مسئلہ 20
جد	جد	جد	جد
1	2	2	2
2	4	5	1
4	8	10	2

عمل۔

جد کو یعنی اور علی بہنوں کے ساتھ دو بہنیں شہار کیا گیا تو اس طرح کل پانچ بہنیں ہوئیں لہذا مسئلہ 5 سے بنا ان میں سے 2 جد کو $(21/2)$ یعنی بہن کو اور $(1/2)$ علی بہنوں کو ملا لیکن 2 علی بہنوں میں $(1/2)$ تقسیم کرتے ہوئے کسر واقع ہوئی لہذا صحیح مسئلہ کی ضرورت پیش آئی۔ پہلے صحیح مسئلہ 10 بنا۔ پھر صحیح مسئلہ 20 بنا۔ 20 میں سے 8 دادا کو 10 یعنی بہن کو اور 2 علی بہنوں کو ملے اور جد کے لیے یہی مقامتہ الجہد کی صورت بہتر ہے۔ کیونکہ اس صورت میں جد کو حصہ زیادہ ملتا ہے اور مثبت جمع مال کی صورت میں حصہ کم ملتا ہے۔

سوال: اگر مذکورہ مسئلہ میں 2 علی بہنوں کی جگہ ایک علی بہن ہو تو پھر مسئلہ کی نوعیت کیا ہوگی؟

جواب: اگر مذکورہ مسئلہ میں 2 بہنوں کی جگہ ایک علی بہن ہو تو پھر جد اور علی بہن کو حصہ دینے کے بعد کوئی حصہ نہیں بچتا۔ لہذا وہ ایک علی بہن محبوب ہوگی۔

مسئلہ 4	مسئلہ 3	جد	یعنی بہن	جد
2	2	2	1-1/2	1/2

مقاسمتہ الجہد

مسئلہ 2 حصہ 4

جد	بھائی	خاوند
عصبہ	عصبہ	1/2
1	1	2

ثلث باقی

مسئلہ 2 حصہ 6

جد	بھائی	خاوند
عصبہ	عصبہ	1/2
1	2	3

مسئلہ 6

جد	بھائی	خاوند
عصبہ	عصبہ	1/2
1	2	3

سدرں جمع مال

کبھی جد کو (1/3) باقی کی صورت میں فائدہ ہوتا ہے لہذا اس وقت جد کو (1/3) باقی کے مطابق حصہ دیا جائے۔ مثلاً

مقاسمتہ الجہد

مسئلہ 6 حصہ 42

جد	بھائی	بہن	جدہ
ع	ع	ع	1/6
5	5	5	1
10	20	5	7

ثلث باقی

مسئلہ 6 حصہ 18

جد	بھائی	بہن	جدہ
ع	ع	ع	1/6
5	10	5	3

سدرں جمع مال

مسئلہ 6 حصہ 30

جد	بھائی	بہن	جدہ
ع	ع	ع	1/6
5	20	4	1

سوال: اگر جد صحیح اور بیٹی بہن بھائی یا علی بہن بھائی یا بیٹی و علی دونوں قسم کے بہن بھائی کے ساتھ ذریعہ الفروض میں سے کوئی شخص مل جائے تو جد صحیح کو حصہ کیسے دیا جائیگا؟

جواب: اگر صحیح اور بیٹی بہن بھائی یا علی بہن بھائی یا بیٹی و علی دونوں قسم کے بہن بھائیوں کے ساتھ ذریعہ الفروض میں سے کوئی مل جائے تو پھر تین مسئلے بنائے جائیں گے۔

1۔ پہلے مسئلہ میں ذریعہ الفروض کو حصہ دینے کے بعد جد اور بہن بھائیوں میں مقاسمہ کیا جائے۔

2۔ دوسرے مسئلہ میں ذریعہ الفروض کو حصہ دینے کے بعد جد کو ثلث باقی دیا جائے۔

3۔ تیسرے مسئلہ میں ذریعہ الفروض کو حصہ دینے کے بعد جد کو سدرں جمع مال دیا جائے ان مذکورہ تین مسئلوں میں سے جس مسئلہ میں جد کو زیادہ حصہ ملتا ہے اسی مسئلہ کے مطابق حصہ دے دیا جائے۔

کبھی جد کو مقاسمتہ الجہد میں فائدہ ہوتا ہے لہذا اس وقت جد کو مقاسمتہ الجہد کے مطابق حصہ دیا جائے۔ مثلاً

مل

تین حصص کے بعد 6 سے مسئلہ بنا۔ خاوند کو 3 والدہ کو 2 اور جد کو ایک حصہ ملا۔
 انہیں جمع کیا تو 6 ہو گئے۔ بہن کے حصہ (1/2) کے مطابق اصل مسئلہ میں 3 کو
 زیادہ کر دیا اور بعد الغول مسئلہ 9 سے بنا۔ اس طرح باقی حصہ داروں کے ساتھ بہن کو
 بھی تین مل گئے۔ بہن اور جد کے حصوں کا مجموعہ 4 ہے جب ان 4 کو بہن اور جد کے
 درمیان 1:2 کے اعتبار سے تقسیم کیا جانے لگا تو دونوں (3) اور (4) کے
 درمیان تین کی نسبت نقلی۔ تصحیح مسئلہ کی خاطر کل عدد در دونوں (3) کو عدد غول 9 میں
 ضرب دی تو کل 27 ہوئے پھر تصحیح مسئلہ سے ہر حصہ دار کا حصہ معلوم کرنے کے لئے
 ہر ایک وارث کے اصل مسئلہ سے حاصل شدہ حصہ سے ضرب دی جس سے خاوند کا 9
 والدہ کا 6 بہن کا 9 اور جد کا حصہ 3 بنا۔ اسکے بعد بہن اور جد کے حصہ کو جمع کر کے انہیں
 بہن اور جد پر 1:2 کے اعتبار سے تقسیم کر دیا جس سے بہن کو 4 اور جد کو 8 ملے

سوال۔ مسئلہ اکدریہ میں سگی یا علی بہن کو ذی فرض کیوں قرار دیا گیا ہے؟

جواب۔ مسئلہ اکدریہ میں سگی یا علی بہن کو ذی فرض اس لئے قرار دیا گیا ہے تاکہ وہ
 جائیداد کی مکمل محرومی سے بچ سکے۔ دیکھئے اگر اس کا حصہ مقرر نہ ہوتا تو کل ترکہ خاوند
 والدہ اور جد ہی میں تقسیم ہو جاتا۔ بہن محبوبہ رہتی اور بالا آخر اسے جد کے ساتھ حصہ

سگی جد کو سندس جمیع مال کی صورت میں فائدہ ہوتا ہے۔ لہذا اس وقت جد کو (1/6)
 جمیع مال کے مطابق حصہ دیا جائے۔ مثلاً

مقامہ النجد				ثلث باقی			
مسئلہ 6 حصہ 18				مسئلہ 6 حصہ 18			
جد	بہن	والدہ	خاوند	جد	بہن	والدہ	خاوند
1/6	1/2	1/3	1/6	1/6	1/2	1/3	1/6
1	3	2	1	1	3	2	1
3	9	2+2	2	3	9	4	2

سندس جمیع مال			
جد	بہن	والدہ	خاوند
1/6	1/2	1/3	1/6
1	3	2	1

سوال۔ کیا حضرت زید بن ثابتؓ جد کی موجودگی میں یعنی یا علی بہن کو صلبہ فرض بناتے
 ہیں یا نہیں؟

جواب۔ حضرت زید بن ثابتؓ جد کی موجودگی میں یعنی یا علی بہن کو صلبہ فرض قرار
 نہیں دیتے ہیں بلکہ عصبہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن فقط ایک مسئلہ ایسا ہے کہ اس میں یعنی یا
 علی بہن کو ذی فرض قرار دیا ہے اور اسے مسئلہ اکدریہ کہتے ہیں۔ مثلاً

مسئلہ 9 حصہ 27			
جد	بہن	والدہ	خاوند
1/6	1/2	1/3	1/2
1	3	2	3
3	9	6	9
8	4		

مناسخہ کا بیان

سوال: مناسخہ کا مفہوم بیان کریں؟

جواب:

لغوی معنی: مناسخہ مقالہ کے وزن پر نسخ سے مشتق ہے۔ جس کے لغوی معنی نقل اور ازالہ کے ہیں۔ کہا جاتا ہے نسخت الکتاب یعنی میں نے کتاب کو اسے بے حرف نقل کی اور نسخت الشمس الطل یعنی سورج نے سایہ کو زائل کر دیا۔

اصطلاحی معنی: مناسخہ کا اصطلاحی معنی یہ ہے کہ میت کے ترکہ کو ورثاء میں تقسیم کرنے سے پہلے ہی ورثاء میں سے بعض یا تمام افراد کے مرنے کی وجہ سے مرنے والوں کا حصہ ان مرنے والوں کے ورثاء کی طرف منتقل کرنا۔

سوال: مناسخہ کی مکہ صورتیں بیان کریں؟

جواب: مناسخہ کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

1۔ پہلی صورت: مناسخہ کی پہلی صورت یہ ہے کہ دوسری میت کے ورثاء بھی وہی ہوں جو کہ پہلی میت کے ورثاء تھے اور ان ورثاء کے ایک جنس ہونے کی وجہ سے طریقہ تقسیم بھی نہ بدل ہو یعنی جو طریقہ پہلی میت کا ترکہ تقسیم کرتے وقت تھا وہی طریقہ دوسری میت کا ترکہ تقسیم ہوتے وقت ہو جس تناسب سے پہلی میت کا ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوا تھا اسی تناسب سے دوسری میت کا ترکہ بھی ان ورثاء میں تقسیم ہو رہا ہو۔ تو

اسے لئے قرار دیا گیا کہ کہیں اس کا حصہ جد سے بڑھ نہ جائے۔ کیونکہ جد تو بھائی کے قلم مقام ہوتا ہے اور بھائی کا حصہ بہن کی نسبت دوگنا ہوتا ہے۔ لہذا جد اور بہن کے حصے حصہ کو 2:1 سے تقسیم کر دیا گیا۔

وضاحت

مسئلہ اکدر یہ میں مقاسمہ الجہد کے مطابق ہی جد کو حصہ دینا بہتر ہے کیونکہ ثلث ماہی اور سدس جمیع مال میں جد کا حصہ کم ہوتا ہے۔

نوٹ

مسئلہ اکدر یہ کو اکدر یہ کہتے ہیں و قول ہیں۔

1۔ یہ مسئلہ بنی اکدر یہ میں واقع ہوا۔ اس لئے اسے مسئلہ اکدر یہ کہا جاتا ہے۔

2۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے بہن کو کسی بھی جگہ ذی فرض قرار نہیں دیا ہے۔

لیکن اس مسئلہ میں بہن کو ذی فرض قرار دیکر اپنے مذہب کو مکدر (غیر واضح) کر لیا ہے اس لئے اس مسئلہ کو مسئلہ اکدر یہ کہتے ہیں۔

ہیں۔ کسی وجہ سے پسماندگان ابھی ترکہ تقسیم نہ کر سکے تھے کہ خالد کا بیٹا تنویر فوت ہو گیا اور تنویر کے ورثاء بھی فقط بیوی دو افراد ہیں یعنی پہلی میت کی زوجہ جو اسکی جوالدہ تسنیم ہے اور پہلی میت کا بیٹا جو اس کا بھائی تو صیف ہے تو اس صورت میں اگرچہ دوسری میت کے ورثاء وہی ہیں جو کہ پہلی میت کے ورثاء تھے۔ لیکن ان میں طریقہ تقسیم مختلف ہو چکا ہے۔ مثلاً خالد کی وفات پر تو اسکی بیوی تسنیم کو (1/8) ملتا ہے لیکن تنویر کے ترکہ سے (1/8) نہیں بلکہ تسنیم کو (1/6) ملے گا۔ (کیونکہ یہ تسنیم تنویر کی والدہ ہے) اب چونکہ طریقہ تقسیم مختلف ہو چکا ہے لہذا مناسبت کرنا پڑیگا۔ مناسبت کے قوانین ابھی ذکر کئے جائیں گے اس مذکورہ مسئلہ کا ڈھانچہ اس طرح بنایا جائیگا۔

خالد		تنویر	
میت	میت	میت	میت
بیوی	بیٹا	والدہ	بھائی
تسنیم	توصیف	تسنیم	توصیف

3۔ تیسری صورت

مناسبت کی تیسری صورت یہ ہے کہ پہلی میت کے وارث اور دوسری میت کے وارث مختلف ہوں یعنی پہلی میت کے وارث کوئی اور افراد ہوں اور دوسری میت کے کوئی اور افراد ہوں تو ایسی صورت میں بھی توسیع عمل (مناسبت) کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً ایک عورت صابرہ نے اپنا خاوند رضا دو بیٹوں علی حامد اور ایک بیٹی سکینہ کو چھوڑا۔ ابھی جائیداد تقسیم نہ ہوئی تھی کہ صابرہ کا بیٹا علی بھی فوت ہو گیا۔ علی کے پسماندگان میں

پھر ایسی صورت میں ایک مرتبہ ہی تقسیم کافی ہوگی۔ تو مسئلہ نکالنے کے لئے لفظ میت کے نیچے دوسری میت سمیت تمام حصہ داروں کی پہلی میت کے ساتھ نسبت کو لکھا جائے اور دوسری میت کے نیچے کا عدم لکھا جائے اور اس دوسرے مرتبے والے شخص کو حصہ دیے بغیر پہلی میت کا ترکہ باقی تمام ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ مثلاً ایک شخص اسمعیل مرگیا اس کے تین بیٹے (عقیل، جمیل، وکیل) اور دو بیٹیاں (عقیلہ، جمیلہ) ہیں ابھی اسمعیل کے جائیداد تقسیم نہ ہوئی تھی کہ اسکا بیٹا وکیل فوت ہو گیا۔ وکیل کے پسماندگان میں فقط اس کے دو بھائی (عقیل، جمیل) اور دو بہنیں (عقیلہ، جمیلہ) ہیں ان کے علاوہ وکیل کا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے تو پھر جائیداد کی تقسیم اس طرح کی جائیگی کہ اسمعیل کی کل جائیداد کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ ان میں سے دو حصے عقیل اور جمیل کو اور ایک ایک حصہ عقیلہ اور جمیلہ کو دیا جائے۔

اسمعیل مسئلہ 6

میت		میت		میت	
عقیل	جمیل	عقیلہ	جمیلہ	وکیل	بیٹی
2	2	1	1	کالعدم	1

2۔ دوسری صورت: مناسبت کی دوسری صورت یہ ہے کہ دوسری میت کے ورثاء بعینہ وہی ہیں جو کہ پہلی میت کے ورثاء تھے۔ لیکن ان میں تقسیم ترکہ کا طریقہ مختلف ہو چکا ہو تو ایسی صورت میں توسیع مسئلہ (مناسبت) کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً ایک آدمی خالد مرگیا۔ اس کے پسماندگان میں اسکی بیوی تسنیم اور دو بیٹے (توصیف، تنویر)

ارکا والد رضا اسکی بیوی عائشہ اور بیٹا حیدر موجود ہیں۔ مذکورہ صورت کا ڈھانچہ بھی دوسری صورت کے مطابق بنایا جائیگا۔

صابرہ			علی			مافی الہید		
میت	ت	میت	میت	ت	میت	میت	ت	میت
خاوند	بیٹا	بیٹی	والد	بیوی	بیٹا			
رضا	علی	حامد	سکندر	رضا	عائشہ	حیدر		

سوال۔ مندرجہ کے اصول بیان کریں؟

جواب۔ مندرجہ کے مندرجہ ذیل چار اصول ہیں۔

- 1۔ پہلے مرنے والے شخص کے ورثہ کو حسب سابق لفظ میت کے نیچے لکھ کر مسئلہ لی جائے اور ان ورثہ میں دوسرے مرنے والے شخص کو بھی شامل میراث کیا جائے۔
- 2۔ دوسرے مرنے والے شخص کو میت اول کی جائیداد سے حصہ دیکر اسے ۲۰ اور حصہ کے باہر اس طرح کی لیکر لگا کر حصار قائم کر دیا جائے۔
- 3۔ پھر دوسری میت کا الگ مسئلہ اس طرح بنایا جائے کہ لفظ میت کی دائیں جانب دوسری میت کا نام لکھا جائے اور بائیں جانب آخر میں میت ثانی کا وہ حصہ جو اسے مورث اعلیٰ سے ملا تھا "مافی الہید" کے الفاظ سمیت لکھ دیا جائے۔
- 4۔ میت ثانی کے تمام ورثہ کو حصہ دینے کے بعد دوسرے مسئلہ کی تصحیح کی جائے۔ پھر یہ دیکھا جائے کہ دوسرے مسئلہ کی تصحیح اور مافی الہید (وہ حصہ جو دوسری میت کو بھی میت سے ملا) کے درمیان کیا نسبت ہے؟ جس قسم کی نسبت اٹھے اسے مسئلہ اور مافی الہید کے درمیان میں لکھ دیا جائے اسکے بعد یہ جائزہ لیا جائے۔

الف۔ اگر تصحیح مسئلہ ثانی اور مافی الہید کے درمیان تماثل کی نسبت ہو تو پھر مزید عمل کی ضرورت نہیں ہے یعنی جس عدد سے پہلے مسئلہ کی تصحیح ہو چکی ہوگی وہی عدد مخرج ثانی وغیرہ کا مخرج بنے گا۔

ب۔ اگر تصحیح مسئلہ ثانی اور مافی الہید کے درمیان تداخل یا توافق کی نسبت اٹھے تو پھر تصحیح مسئلہ ثانی اور مافی الہید ہر دو کا وفق محفوظ کر لیا جائے۔

ج۔ اگر تصحیح مسئلہ ثانی اور مافی الہید کے درمیان تباہین کی نسبت اٹھے تو پھر تصحیح مسئلہ ثانی اور مافی الہید کا کل عدد محفوظ کر لیا جائے۔

- 5۔ دوسرے مسئلہ کی تصحیح اور مافی الہید کے درمیان نسبت دینے کے بعد تصحیح ثانی سے جو عدد محفوظ ہوا ہے اسے تصحیح ثانی کے محفوظ عدد کو میت اول کے ورثاء کے حصوں سے ضرب دی جائے تو حاصل ضرب میت اول کے ہر حصہ دار کا حصہ ہوگا اور میت ثانی کے مافی الہید سے جو کچھ محفوظ ہوا تھا اسے میت ثانی کے ورثاء کے حصوں سے ضرب دی جائے تو حاصل ضرب اس میت ثانی کے ہر حصہ دار کا حصہ ہوگا۔
- 6۔ اگر پہلی یا دوسری میت کے ورثاء میں سے کوئی تیسرا شخص وفات پا جائے تو پھر میت ثانی کا مناسخہ کرنے کے بعد پہلی اور دوسری میت کو پہلی میت کی جگہ رکھیں اور تیسری میت کو دوسری میت کی جگہ تسلیم کرتے ہوئے سابقہ قوانین کی روشنی میں مناسخہ کریں۔

ہوئی اس میں سے بیوی کو آٹھواں حصہ 3 اور ہر بیٹے کو سات سات ملے۔ اور دوسرا مسئلہ 7 سے بنا اور مانی الید بھی 7 تھا۔ اسی طرح تیسرا مسئلہ بھی 7 سے بنا اور مانی الید بھی 7 تھا۔ پس دوسری اور تیسری میت کے درمیان مسئلہ اور مانی الید میں تقاض کی نسبت نکلی۔ لہذا مزید عمل کی ضرورت نہیں ہوئی۔ جس طرح پہلے مسئلہ کی تصحیح 24 سے ہوئی تھی اسی طرح دوسرے اور تیسرے مسئلہ کی تصحیح بھی 24 سے ہوئی تھی گویا تینوں مسئلوں کا مخرج 24 نکھرا بالاخر "الاحیاء" (زندہ افراد) کا لفظ لکھ کر اسکے نیچے زندہ افراد کے نام بمع حصص لکھے گئے۔ الاحیاء کے وسط میں مبلغ 24 لکھا پھر جب زندہ اشخاص کے حصوں کو جمع کیا تو وہ بھی 24 ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ مسئلہ درست ہے۔ کیونکہ زندہ افراد کے حصص اگر مبلغ سے کم یا زیادہ ہو جاتے تو پھر مسئلہ غلط ہوتا۔

صانہ مسئلہ 4 حصص 16 من 32 من 96

مد	مد	مد	مد	مد
خاند	پینا	پینا	پینا	پینا
شریف	شراف	شراف	شراف	شراف
1/4	3	3	3	3
1	3	3	3	3
4	6	6	6	6
8	18	18	18	18
24				

شرف الدین مسئلہ 6 مانی الید 3

مد	مد	مد	مد
پینا	پینا	پینا	پینا
عمر دین	قر دین	فوزیہ	بنیکہ
2	2	1	1
6	6	3	3

تصحیح مسئلہ اور مانی الید کے درمیان نسبت کی مثالیں

غفنر مسئلہ 8 حصص 24

تقاض کی مثال

مد	مد	مد	مد	مد
بیوی	پینا	پینا	پینا	پینا
سیکنہ	عامر	عمیر	عمران	عصہ
1/8	7	7	7	7
3	7	7	7	7

مانی الید 7

مد	مد	مد	مد	مد
پینا	پینا	پینا	پینا	پینا
بشیر	نذیر	فوزیہ	تبسم	خالہ
2	2	1	1	1

مبلغ 24

عمل

الاحیاء

مد	مد	مد	مد	مد	مد	مد	مد	مد
سیکنہ	عامر	کاشف	سہیل	عابد	عابدہ	بشیر	نذیر	فوزیہ
3	7	2	2	2	1	2	2	1
1	1	1	1	1	1	1	1	1

۱۔ ایک شخص غفنر ایک بیوی سیکنہ اور بیٹوں (عامر، عمیر، عمران) کو چھوڑ کر مرا۔

۲۔ ابھی غفنر کی جائیداد تقسیم نہ ہوئی تھی کہ غفنر کا ایک بیٹا عمران مر گیا اس نے

تین بیٹوں (کاشف، سہیل، عابد) اور ایک بیٹی عابدہ کو چھوڑا

۳۔ پھر ابھی تقسیم جائیداد نہ ہوئی تھی کہ غفنر کا بیٹا عمیر بھی مر گیا۔ اس نے دو

بیٹوں (بشیر، نذیر) اور تین بیٹیوں (فوزیہ، تبسم، خالہ) کو چھوڑا تو ایسی صورت میں

مسئلہ کو مناخذ کے ساتھ حل کیا گیا اس طرح پینا مسئلہ 8 سے بنا اور اسکی 24 سے تصحیح

حصہ داروں کے حصہ کو معلوم کرنے کیلئے مافی الید 6 کے فوقی 2 کو ہر حصہ دار کے حصہ کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب ہر شخص کا حصہ نکل آیا پھر الاشیاء کے تحت زندہ افراد کے حصوں کو جمع کیا گیا تو حاصل جمع 96 مبلغ کے عین مساوی ٹھہرا۔ لہذا مسئلہ درست ہوا۔

تجائز کی مثال صابہ مسئلہ 8 نص 16 من 48 من 192

بیوی	بیٹا	بیٹا
فاطمہ	عقیق	عقیق
1/8		
1	7	7
2		
6	21	
24		

عقیق مسئلہ 3	مافی الید	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا
		اکبر	اصغر	اجمل	ماجد
1	1	1	1	1	1
7	7	7	7	7	7
28	28	28	28	28	28

عمل مبلغ 192

الاحد	اکبر	اصغر	اجمل	شاہد زاہد	ساجد	ماجد
24	28	28	28	28	21	21

1- ایک شخص صابہ ایک بیوی فاطمہ اور دو بیٹے (عقیق، عقیق) چھوڑ کر مر گیا۔

2- ابھی جائیداد تقسیم نہ ہوئی تھی کہ صابہ کا بیٹا عقیق بھی انتقال کر گیا اور عقیق نے تین بیٹے (اکبر، اصغر، اجمل) چھوڑے۔

3- اور ابھی تک عقیق کی بھی جائیداد تقسیم نہ ہوئی تھی کہ صابہ کا دوسرا بیٹا عقیق بھی انتقال کر گیا۔ عقیق نے چار بیٹے (شاہد، زاہد، ساجد، ماجد) چھوڑے تو ایسی صورت

میں مناسخ کا عمل کیا گیا۔ پہلا مسئلہ 8 سے بنا جس کی تصحیح 16 سے ہوئی بیوی فاطمہ کو 2 اور دو بیٹوں (عقیق و عقیق) کو سات سات ملے۔ دوسرا مسئلہ 3 سے بنا اور عقیق کے

تینوں بیٹوں (اکبر، اصغر، اجمل) ایک ایک حصہ ملا۔ عقیق کو اپنے والد کی طرف سے ملنے والا حصہ (مافی الید) 7 تھا۔ اور جب تصحیح مسئلہ ثانی اور مافی الید کے درمیان نسبت

دی تو ان کے درمیان تجائز کی نسبت پیدا ہوئی تو دوسرے اصل مسئلہ کو پہلے مسئلہ کی تصحیح 16 کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب 48 دونوں مسکوں کا مخرج ٹھہرا۔ مسئلہ اول

کے حصہ داروں کے حصص سے ضرب دی تو اس طرح زوجہ فاطمہ کا حصہ 48 میں سے 6 اور عقیق کا حصہ 21 نکلا۔ پھر مخرج 48 سے محروم عقیق کے پسماندگان کا حصہ معلوم

کرنے کیلئے دوسرے مسئلہ کے مافی الید 7 کو اسی مسئلہ کے حصہ داروں کے حصص سے ضرب دی تو عقیق محروم کے تینوں (اکبر، اصغر، اجمل) کا حصہ سات سات برآمد ہوا۔

تیسرا مسئلہ 4 سے بنا اور عقیق کا مافی الید 21 تھا جو کہ تیسرے مسئلہ کے بائیں طرف لکھا تھا۔ پھر 4 اور 21 کے درمیان تجائز کی نسبت نکلی تو پھر حسب سابق تیسرے

مسئلہ کے اصل 4 کو پہلے مسئلہ کے 48 سے ضرب دی۔ تو حاصل ضرب 192 تینوں مسکوں کا مخرج بن گیا۔ پھر پہلے اور دوسرے مسئلہ کے زندہ افراد کے حصص کے ساتھ

ضرب دی تو بیوی فاطمہ 24 عقیق کے تین بیٹوں (اکبر، اصغر، اجمل) کا حصہ

اشخاص اشخاص نظر اور پھر تیسرے مسئلہ کے حصہ داروں کے حصص معلوم کرنے کیلئے
مافی البید کو اسی مسئلہ کے حصہ داروں کے حصص کے ساتھ ضرب دی تو حقیق کے چاروں
بیٹوں (شاہد، زاہد، ماجد) کو ایکس ایکس حصہ ملا پھر تینوں مسائل کے زندہ اشخاص کے
حصص کو جمع کیا گیا تو مبلغ 192 اور حصص برابر برابر رہے۔

جواب:

سلیمہ مسئلہ 12 بعد الر 16 من 32 من 128			زید مسئلہ 4 مافی البید 4		
خاوند	بہن	والدہ	بیوی	والد	والدہ
زید	کریمہ	عظیمہ	علیہ	عمر	رحیمہ
1/4	1/2	1/6	1/4	عصبہ	1/3 باقی
3	6	2	1	2	1
1	9	3	2	4	2
4	6	6	8	16	8

مسئلہ 6 بعد الر 4			کریمہ مسئلہ 6 تو فی بی مافی البید 9			
بہن	والدہ	بہن	بہن	بیٹا	بیٹا	جدہ
1/2	1/6	رقیہ	خالہ	عبداللہ	عظیمہ	عظیمہ
3	1	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
1	1	1	2	2	2	1
3	3	3	6	6	6	3
12	12	12	24	24	24	12

عظیمہ مسئلہ 2 حص 4 (تہا بن) مافی البید 9

خاوند	بھائی	بھائی	بھائی
عبدالرحمان	عبدالرحیم	عبدالکریم	عبدالکریم
1/2	عصبہ	عصبہ	عصبہ
1	1	1	1
2	1	1	1
18	9	9	9

مبلغ 192

الاحی	علیہ	عمر	رحیمہ	رقیہ	خالہ	عبداللہ	عبدالرحمن	عبدالرحیم	عبدالکریم
8	16	8	16	16	24	24	18	9	9

سوال: ایک سلیمہ نامی عورت فوت ہوگئی۔ اس کے پسماندگان میں اسکا خاوند زید
، بیٹی کریمہ، اور والدہ عظیمہ ہیں۔ لیکن تقسیم ترکہ سے قبل ہی سلیمہ کا خاوند زید فوت
ہو گیا۔ اس نے اپنے پیچھے ایک دوسرے بیوی علیہ، والد عمر اور والدہ رحیمہ کو چھوڑا
لیکن ابھی زید کی بھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی تھی کہ سلیمہ کی بیٹی کریمہ بھی فوت ہوگئی۔
اسکے پسماندگان میں ایک بیٹی رقیہ دو بیٹے خالد اور عبداللہ اور ایک جدہ غضیمہ ہے جو کہ
پہلے مسئلہ میں سلیمہ کی والدہ تھی لیکن ابھی کریمہ کی جائیداد تقسیم نہ ہوئی تھی کہ سلیمہ کی
والدہ عظیمہ بھی فوت ہوگئی۔ عظیمہ نے اپنے پسماندگان میں خاوند عبدالرحمان اور دو
بھائی عبدالرحیم، اور عبدالکریم چھوڑے۔ ان کے درمیان جائیداد کیسے تقسیم کی جائیگی؟

1- پہلے مسئلہ میں سلیمہ کے خاوند زید کو $\frac{1}{4}$ بیٹی کریمہ کو $\frac{1}{2}$ حصہ اور والدہ عظیمہ کو $\frac{1}{6}$ حصہ ملا۔ اس طرح 12 میں سے 3 خاوند زید کو 6 بیٹی کریمہ کو اور 2 والدہ عظیمہ کو ملے جن کا مجموعہ 11 برخیز مسئلہ ردی ہے اور یہاں قوانین رد میں سے چوتھا قانون استعمال کیا۔ اس قانون کے مطابق خاوند زید کے حصہ $\frac{1}{4}$ کے مخرج 4 میں سے ایک حصہ خاوند کو دیا گیا اور بقیہ 3 کو مجموعہ کر لیا۔ پھر ایک الگ مسئلہ بنایا۔ جس میں خاوند کو معدوم سمجھتے ہوئے فقط بیٹی کریمہ اور والدہ عظیمہ کو حصہ دیا گیا اور یہ مسئلہ بعد الرد 4 سے بنا۔ پھر ان 4 کو باقی ماندہ مخرج 3 سے تبارین کی نسبت ہونے کی وجہ سے خاوند زید کے حصہ $\frac{1}{4}$ کے کل مخرج 4 سے ملا تھا۔ اس طرح خاوند کا حصہ 16 میں سے فقط 4 ہوا اور سلیمہ کی بیٹی کریمہ اور اسکی والدہ عظیمہ کا حصہ نکالنے کیلئے فقط ذوی العروض سببیہ کے مسئلہ میں جو حصہ کریمہ اور عظیمہ کو ملا ہے اسے باری باری باقی ماندہ مخرج 3 سے ضرب دی تو کریمہ کا حصہ 9 اور عظیمہ کا حصہ 3 برآمد ہوا۔

2- جب سلیمہ کا خاوند زید فوت ہو گیا تو اسکے نام اور حصہ کے ارد گرد حصار قائم کر دیا اور دوسرا مسئلہ تیار کیا جس کی بانئیں جانب زید کو اسکی بیوی سلیمہ کے ترکہ سے حاصل شدہ حصہ مافی الید کے الفاظ سمیت 4 کو لکھا اور پھر زید کی بیوی حلیمہ والد عمر اور والدہ رحیمہ کو ورثہ کی صف میں لکھتے ہوئے حصے تقسیم کئے مسئلہ 4 سے بنا تو اس میں سے ایک زید کی بیوی حلیمہ کو 2 عمر کو اور ایک حصہ رحیمہ کو ملا۔ اس دوسرے اصل مسئلہ اور مافی الید کے عدد میں تماشل کی نسبت ہے لہذا انیا مخرج بنانے کی ضرورت نہیں ہے

3- پھر جب سلیمہ کی بیٹی کریمہ فوت ہوئی تو اسے نام اور حصہ 9 کے ارد گرد حصار قائم کر دیا اور پھر تیسرا مسئلہ تیار کیا۔ جس کی بانئیں جانب کریمہ کو اسکی والدہ سلیمہ کی طرف سے حاصل شدہ حصہ مافی الید کے الفاظ سمیت 9 کو لکھا۔ پھر کریمہ کی بیٹی رقیہ 2 بیٹوں (خالد، عبد اللہ) اور جدہ عظیمہ کو ورثہ کی صف میں لکھتے ہوئے ان میں حصے تقسیم کر دیئے تو مسئلہ 6 میں سے ایک حصہ رقیہ اور دو خالد اور عبد اللہ کو اور پھر ایک حصہ جدہ عظیمہ کو ملا۔ (یہ عظیمہ وراثی ہے جو پہلے مسئلہ میں سلیمہ کی والدہ تھی اور اس مسئلہ میں کریمہ کی نانی بن رہی ہے) اس اصل مسئلہ 6 اور مافی الید 9 کے اعداد میں تو وفق ثلاثی کی نسبت ہے لہذا 6 کا وفق 2 اور 9 کا وفق 3 نکلا۔ پھر 6 کے وفق 2 کو پہلے مسئلہ کے بعد الرد عدد 16 سے ضرب دی۔ تو حاصل ضرب 32 ان تینوں مسئلوں کا مخرج ٹھہرا اور اس 32 کو پہلے مسئلہ میں سابقہ مخرج 16 کے ساتھ اس طرح لکھا "من 32" پہلے دو مسئلوں کے زندہ حصہ داروں کے حصص کو اسی 2 کے عدد سے ضرب دی تو حاصل ضرب ہر زندہ وارث کا حصہ نکل آیا اور اس تیسرے مسئلہ کے حصہ داروں کے حصص کو مافی الید 9 کے وفق ثلاثی 3 سے ضرب دی تو حاصل ضرب ہر حصہ دار کا حصہ ٹھہرا۔

اس طرح مخرج 32 میں سے اب تک عظیمہ کو 6 حلیمہ کو 2 عمر کو 4 رحیمہ کو 2 رقیہ کو 3 خالد کو 6 عبد اللہ کو 6 اور عظیمہ کو مسئلہ ثالثہ میں مزید 3 حصے ملے۔

4- پھر جب سلیمہ کی والدہ عظیمہ فوت ہوئی تو پہلے اور تیسرے مسئلہ میں اس کے نام اور حصہ کے ارد گرد حصار قائم کر دیا اور پھر چوتھا مسئلہ تیار کیا جس کی بانئیں جانب حسب سابق عظیمہ کی بیٹی سلیمہ اور نو اسی کریمہ کی طرف سے حاصل شدہ حصہ

(9=3+6) مافی الید کے الفاظ سمیت 9 کو لکھا۔ پھر عظیمہ کے خاوند عبدالرحمان اور دو بھائیوں (عبدالرحیم، عبدالکریم) کو ورثہ کی صف میں رکھتے ہوئے ان میں حصے تقسیم کئے تو مسئلہ ابتداء 2 سے اور بعد اس 4 سے بنا اس میں سے 2 حصے عبدالرحمان کو اور ایک ایک حصہ عبدالرحیم اور عبدالکریم کو ملا۔ اس چوتھے مسئلہ کے نتیجے عدد 4 اور مافی الید 9 کے درمیان تین کی نسبت ہے لہذا نتیجے عدد 4 کو سابقہ مخرج 32 کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب 128 ان چار مسائل کا مخرج ٹھہرا۔ ان 128 کو پہلے مسئلہ میں موجود سابقہ مخرج 32 کے ساتھ اس طرح لکھا "من 128" پھر جب چوتھے مسئلہ کے نتیجے عدد 4 کو پہلے تین مسئلوں کے زندہ ورثاء کے حصص کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب ہر ایک کا حصہ ٹھہرا اور جب چوتھے مسئلہ کے مافی الید کو اسی مسئلہ کے ورثاء کے حصص کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب ہر ایک کا حصہ ٹھہرا اور جب چوتھے مسئلہ کے مافی الید کو اسی مسئلہ کے ورثاء کے حصص کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب ان کا حصہ ٹھہرا۔ پھر آخر میں الاحیاء کے تحت تمام زندہ حصہ داروں کے حصوں کو جمع کیا گیا جو مبلغ 128 کے مساوی ہوئے۔

سبق نمبر 15:

ذوی الارحام کا بیان

سوال: ذوی الارحام کی تعریف اور اقسام بیان کریں۔

جواب: لغوی اعتبار سے ہر کسی قرابت دار کو ذی رحم کہتے ہیں وہ ذی رحم ذی قرنس ہو یا عصب یا ان کے علاوہ لیکن شرعی اعتبار سے ذی رحم ہر اس شخص کی قرابت اور شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو ذی قرنس ہو اور نہ ہی عصب۔ جیسے ماموں، خالہ، نانا، بھتیجی وغیرہ

ذوی الارحام کی اقسام

بہت کے اعتبار سے عصباء کی طرح ذوی الارحام کی بھی مندرجہ ذیل چار اقسام ہیں۔

- 1۔ جزء میت: اس قسم میں بیٹیوں کی اولاد اور پوتیوں کی اولاد (خواہ مذکر ہوں یا مؤنث ہوں) شامل ہیں۔
- 2۔ اصل میت: اس قسم میں فاسدا جدا اور فاسدہ جدا شامل ہیں۔
- 3۔ جزء اصل قریب: اس قسم میں بہنوں کی اولاد اور بھائیوں کی بیٹیاں (بھائی خواہ جس قسم کے بھی ہوں) اور اخیانی بھائیوں کے بیٹے شامل ہیں۔
- 4۔ جزء اصل بعید: اس قسم میں پھوپھیاں، اخیانی چچے، ماموں اور خالات شامل ہیں۔

وضاحت:

1- جو شخص ذوی الارحام کی مذکورہ بالا چار اقسام کے ذریعہ میت تک رسائی حاصل کرتا ہوں۔ وہ شخص بھی ذوی الارحام میں شامل ہے۔ تفصیلاً ذوی الارحام کی چودہ اقسام ہیں۔

- 1- بیٹیوں کی اولاد۔ اگر چہ سافل ہوں۔
- 2- پوتیوں کی اولاد۔ اگر چہ سافل ہوں۔
- 3- اجداد ناسد۔ اگر چہ عالی ہوں۔
- 4- جدات فاسدہ۔ اگر چہ عالی ہوں۔
- 5- حقیقی بہنوں کی اولاد۔ اگر چہ سافل ہوں۔
- 6- علاقائی بہنوں کی اولاد۔ اگر چہ سافل ہوں۔
- 7- اخیانی بہنوں کی اولاد۔ اگر چہ سافل ہوں۔
- 8- حقیقی بھائیوں کی بیٹیوں کی اولاد۔ اگر چہ سافل ہوں۔
- 9- علاقائی بھائیوں کی بیٹیوں کی اولاد۔ اگر چہ سافل ہوں۔
- 10- اخیانی بھائیوں کی اولاد۔ اگر چہ بعید ہوں۔
- 11- پھوپھیوں اور انکی اولاد۔ اگر چہ بعید ہوں۔
- 12- اخیانی چچا اور انکی اولاد۔ اگر چہ بعید ہوں۔
- 13- ماموں اور انکی اولاد۔ اگر چہ بعید ہوں۔
- 14- خالائیں اور انکی اولاد۔ اگر چہ بعید ہوں۔

2- ذوی الارحام کی ترجیب میں اختلاف ہے کہ میت کا ترکہ حاصل کرنے میں اولین حیثیت کس قسم کو حاصل ہے سراج الانامہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مفتی ہے۔ قول یہ ہے کہ اقسام اربع میں ترتیب کے اعتبار سے سب سے پہلے قسم اول ہے پھر قسم ثانی پھر قسم ثالث اور پھر قسم رابع ہے۔ یعنی اگر ذوی الارحام کی قسم اول کا کوئی فرد موجود ہو تو پھر اسکے مقابلہ میں باقی اقسام کے تمام افراد محبوب ہو گئے۔ اسی طرح دوسری اقسام کا حال ہے۔

3- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی میت کے ذوی الفروض اور عصباء نہ ہوں تو پھر اس میت کا کل ترکہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

4- ذوی الفروض اور عصباء کی عدم موجودگی میں جمہور علمائے کرام نے ذوی الارحام کو میت کی جائیداد کا وارث قرار دیا ہے۔ لیکن یہ حضرات کیفیت تواریث میں اختلاف کرتے ہیں کہ ذوی الارحام میں میت کا ترکہ کیسے تقسیم کیا جائے اس سلسلہ میں تین مذاہب ہیں۔

1- مذہب اہل رحم:

مذہب اہل رحم کے داعی حضرات ذوی الارحام کو مساوی حیثیت سے شریک جائیداد قرار دیتے ہیں اور افراد کے مذکور و مومنث اور قریب و بعید ہونے کا قطعاً لحاظ نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ تمام ذوی الارحام کو برابر ترکہ تقسیم کرتے ہیں اور اس مذہب والوں

کا اہل رحم بھی فقہاء اس لئے کہہ جاتا ہے کہ یہ حضرات رحم میں شریک ہونے کو ہی وارث بنانے کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ مذہب انتہائی ضعیف بلکہ مجہود ہے۔

2۔ مذہب اہل تنزیل:

مذہب اہل تنزیل کے ذامی حضرات موجود ذوی الارحام کو طوفاً خاصہ میں رکھتے بلکہ جن افراد کے توسط سے یہ ذوی الارحام میت تک پہنچتے ہیں پہلے جائیداد ان میں ہی تقسیم کرتے ہیں اسکے بعد وہ حصہ موجود ذوی الارحام کو دیتے ہیں۔
یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔

3۔ مذہب اہل قرابت:

مذہب اہل قرابت کے ذامی حضرات ذوی الارحام کو وارث بنانے میں سب سے پہلے درجہ قرابت کا لحاظ کرتے ہوئے حصہ دیتے ہیں یعنی جس ذوی رحم کا درجہ قریب ہو اسے ترکہ کا حق وارث قرار دیتے ہیں۔
سوال: ذوی الارحام کی قسم اول کے قوانین بیان کریں۔
جواب: ذوی الارحام کی قسم اول کے مندرجہ ذیل قوانین ہیں۔

1۔ پہلا قانون:

ذوی الارحام میں سے جو شخص میت کے زیادہ قریب ہوگا وہی شخص اولیٰ بالمیراث ہوگا۔ مثلاً میت کی نواسی اور پڑپوتی دونوں موجود ہوں۔ تو میت کی نواسی کو جائیداد ملے گی اور پڑپوتی محبوبہ ہوگی۔ کیونکہ نواسی بہ نسبت پڑپوتی کے قریب ہے۔

مسئلہ 1

بہن
بہن
نواسی — بہن
بہن
بہن — پڑپوتی

2۔ دوسرا قانون:

اگر تمام ذوی الارحام درجہ میں برابر ہوں یعنی متعدد ذوی الارحام ایک ہی تعداد کے واسطوں سے میت تک پہنچتے ہوں تو دیکھا جائے گا کہ کون سا ذوی رحم میت کے ذوی فرض کے واسطے سے میت تک پہنچتا ہے۔ پس جو ذوی رحم کسی ذوی فرض کے واسطے سے میت تک پہنچتا ہے وہی اولیٰ بالمیراث ہوگا یعنی ولد وارث کے ہوتے ہوئے ولد ذوی رحم حصہ نہ پائے گا۔ مثلاً میت کی پڑپوتی اور نواسی کا بیٹا دونوں موجود ہوں تو پڑپوتی کو جائیداد ملے گی اور نواسی کا بیٹا محبوب ہوگا۔ کیونکہ میت کی پڑپوتی ایک ذوی فرض شخص (میت کی پوتی) کے واسطے سے میت تک پہنچتی ہے جبکہ میت کی نواسی کا بیٹا ایک ذوی رحم شخص (میت کی نواسی) کے واسطے سے میت تک پہنچتا ہے۔

مسئلہ 1

بیٹا
بیٹا
ذی فرض — بہن
بہن
بہن — غیر ذی فرض
بیٹا
x

3۔ تیسرا قانون:

اگر ذوی الارحام میں سے ہر ایک ذوی رحم کا درجہ برابر ہو

2- یا ان میں سے ہر ایک ذی فرض کے واسطے سے میت تک پہنچے۔

تو اس کی متعدد صورتیں ہیں۔ جنہیں باری باری ذکر کیا جاتا ہے۔

الف۔ اگر صفت اصول ذکر و انوشت ہونے میں متفق ہو یعنی موجود ذی الارحام کے اصول یا تو فقط مذکر ہوں یا فقط مؤنث ہوں تو بال اتفاق (امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، حسن بن زیاد، رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اتفاق سے) جائیداد کو فروغ کے ابدان پر فقط مذکر یا فقط مؤنث ہونے کی صورت میں برابر تقسیم کر دیا جائے۔ اور مذکر و مؤنث کے درمیان اختلاف کی صورت میں لشد کر مثل حظ الانثیین (1/2) کے اعتبار سے تقسیم کر دیا جائے۔ مثلاً

مسئلہ 3		میراث
اصل اول	بیٹا	بیٹا
اصل ثانی	بیٹی	بیٹی
موجود ذی الارحام	2 بیٹے	1 بیٹا

اس مثال میں موجود ذی الارحام ذی الفروض کی اولاد بھی ہیں اور ان کے اصول میں صفت ذکر و انوشت کے اعتبار سے اتحاد بھی ہے۔

مسئلہ 2		میراث
بیٹی	بیٹی	بیٹی
بیٹی	بیٹی	بیٹی
بیٹی	بیٹی	بیٹی
بیٹی	بیٹی	بیٹی

بیٹی 1

اس مثال میں موجود ذی الارحام، ذوی الارحام کی اولاد ہیں اور ان کے اصول میں صفت انوشت کے اعتبار سے اتحاد بھی ہے۔

مسئلہ 5		میراث
اصل اول	بیٹی	بیٹی
اصل ثانی	بیٹی	بیٹی
	2 بیٹے	1 بیٹی

اس مثال میں موجود ذی الارحام، ذوی الارحام کی اولاد ہیں اور ان کے اصول میں صفت انوشت کے اعتبار سے اتحاد ہے اور موجود ذی الارحام میں 1/2 کے تناسب سے جائیداد تقسیم ہوئی۔

(ب)۔ اگر صفت اصول ذکر و انوشت میں مختلف ہوں تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ حسب سابق فقط فروغ کا اعتبار کرتے ہیں۔ اصول کا اعتبار نہیں کرتے۔ لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ایسی صورت میں اصول کی صفت ذکر و انوشت کا اعتبار کرتے ہیں۔ لہذا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے مطابق دیکھا جائے گا کہ اگر صفت اصول ذکر و انوشت کے اعتبار سے فقط ایک بطن میں مختلف ہے اور مختلف اصولوں کی فروغ میں وحدت بھی پائی جاتی ہے۔ (ہر اصل کی فرع ایک ہی ہو) تو حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سب سے پہلے مال کو اس بطن میں تقسیم کیا جائے گا۔ جہاں باعتبار ذکر و انوشت کے اختلاف آپکا ہو۔ لہذا 1/2 کے

مذکر ہی ہیں یا سب مونث ہی ہیں اگر اس نیچے والے لطن میں فقط مذکر ہی ہوں یا فقط مونث ہی ہوں تو اصل کا حصہ بعیدہ فرع کے مذکر یا مونث افراد کو دے دیا جائے گا۔ اور اگر فرع میں ذکور و انوث کے اعتبار سے اختلاف پایا جائے تو پھر مذکر کا الگ فریق بنالیا جائے اور مونث کا الگ فریق بنالیا جائے۔ اسکے بعد اس سے نیچے والے لطن کو پرکھا جائے اور حسب سابق آخر تک تقسیم کو جاری رکھا جائے۔ یعنی مذکر حضرات کا فریق الگ اور مونثات کا فریق الگ بنایا جائے۔ مثلاً

مسئلہ 15 صحیح 60											
لطن اول	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی
	6										
لطن ثانی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی
	6										
لطن ثالث	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی
	12	12									
لطن رابع	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی
	12	12									
لطن خامس	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی
	12	8	4								
لطن سادس	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی	بہی
	12	8	4								

عمل: مذکورہ بالا مسئلہ کے لطن اول میں ہی صفت ذکور و انوث میں اختلاف تھا لہذا لطن اول میں ہی دو فریق بنادئیے گئے۔ ایک بیٹیوں کا فریق دوسرا بیٹیوں کا فریق۔ دونوں فریقوں کے کل ردوں کا مجموعہ 15 ہو۔ (9 ردوں بیٹیوں کے اور 6 ردوں

اور دو بیٹیوں کو منتقل ہو گیا) (جو کہ فریق ثانی کے پہلے فریق کے نیچے تھے) اور لطن ثانی کے دو بیٹیوں کا حصہ جو کہ 4 لطن ثالث میں موجود بیٹی اور بیٹے کی طرف منتقل ہو گیا (یہ دو وہی افراد ہیں جو کہ لطن ثانی کے فریق ثانی کے نیچے تھے)۔ لیکن 3 کا ہوا ایک بیٹے اور دو بیٹیوں (جن کا عدد 4 بنتا ہے) میں پورا پورا تقسیم نہیں ہو پاتا تو اس طرح حصہ 3 اور ردوں 4 میں تین کی نسبت لگی لہذا اکل عدد ردوں کو محفوظ کر لیا گیا۔

دوسری طرف حصہ 4 ایک بیٹی اور ایک بیٹے (جن کا عدد 3 بنتا ہے) میں پورا پورا تقسیم نہیں ہو پاتا۔ لہذا صحیح مسئلہ کی ضرورت ہوگی حصہ 4 اور ردوں 3 میں تین کی نسبت لگی۔ لہذا اکل عدد ردوں دوسرے فریق کے کل عدد ردوں سے ضرب دی تو پھر حاصل ضرب 12 کو اصل مسئلہ 7 سے ضرب دی حاصل ضرب 84 صحیح مسئلہ ہوا پھر صحیح مسئلہ سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کے لئے حاصل ضرب 12 کو ہر فریق کے حصے سے ضرب دی تو حاصل ضرب ہر فریق کا حصہ ٹھہرا۔

اس طرح پہلے فریق کو 84 میں سے 36 ملے اور ان میں سے بیٹے کو 18 اور دو بیٹیوں کو 9، 9 حصے ملے اور لطن ثالث کے دوسرے فریق کو 84 میں سے 48 حصے ملے اور ان 48 میں سے بیٹی کو 16 اور بیٹے کو 32 حصے ملے۔

(ج)۔ اگر صفت اصول ذکور و انوث میں ایک سے زائد لطنوں میں مختلف ہو اور ان اصول کی فروغ میں وحدت بھی پائی جائے تو حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائیداد کی تقسیم اس طرح کی جائے گی کہ اصول میں سے جس جس لطن میں صفت ذکور و انوث میں اختلاف پایا جائے گا۔ اسی لطن میں جائیداد کو $1/2$ کے مطابق تقسیم کر دیا جائے گا۔ پھر اس کے بعد نیچے والے لطن میں دیکھا جائے گا کہ آیا سب

ان میں سے بڑے عدد 4 کو اصل مسئلہ 15 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 60 صحیح مسئلہ ہوا۔

بطن ثالث کی 6 بیٹیوں اور 3 بیٹیوں (جو کہ بطن اول کے پہلے فریق کے نیچے ہاتھ مل ہیں) کو ملنے والے حصہ 9 کو 4 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 36 ان کا حصہ ظہر 36 میں سے 18 حصے 6 بیٹیوں کو اور بقیہ 18 حصے 3 بیٹیوں کو ملے۔
اسکے بعد بطن ثالث کی 2 بیٹیوں اور ایک بیٹی (جو کہ بطن اول کے دوسرے فریق کے نیچے ہاتھ مل ہیں) کو ملنے والے حصہ 6 کو 4 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 24 ہوئے۔

ان 24 میں سے 12 حصے 2 بیٹیوں کو اور بقیہ 12 حصے ایک بیٹی کو ملے بطن ثالث کے بعد نیچے بطن رابع کو دیکھا تو بطن ثالث کی 6 بیٹیوں کے نیچے بطن رابع میں 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے ہیں۔ لہذا 3 بیٹیوں کا فریق الگ کر دیا گیا اور 3 بیٹیوں کا فریق الگ کر دیا گیا اور بطن ثالث میں بیٹیوں کے فریق کو میسر 18 حصوں کو ان پر تقسیم کیا گیا تو 3 بیٹیوں کو 6 اور 3 بیٹیوں کو 12 حصے ملے۔ اس کے بعد آگے بطن رابع میں دو بیٹیوں کا الگ اور ایک بیٹی کا الگ فریق بنا دیا گیا۔ (کیونکہ یہ فریق ثالث کے تین بیٹیوں کے تحت ہاتھ مل ہیں) تو فریق ثالث میں موجود ان تین بیٹیوں کا حصہ 18 جب بطن رابع میں دو بیٹیوں اور ایک بیٹی کے درمیان تقسیم کیا گیا تو 9 حصے دو بیٹیوں کو اور بقیہ 9 حصے ایک بیٹی کو ملے۔

اس کے بعد آگے بطن رابع میں دو بیٹیوں کا الگ فریق بنایا گیا۔ (کیونکہ یہ بطن ثالث کے تیسرے فریق یعنی دو بیٹیوں کے تحت واقع ہیں) اور ایک آخری بیٹی کا

بیٹیوں کے لہذا مسئلہ 15 سے ملے۔ بیٹیوں کے فریق کو 9 اور بیٹیوں کے فریق کو 6 حصے ملے بطن ثانی میں بعینہ اسی طرح یہ حصہ منتقل کر دیا کیونکہ بطن اول کے پہلے اور دوسرے فریق کے نیچے موجود افراد میں صفت ذکر و ذمہ انہما میں اختلاف نہیں ہے لیکن بطن ثالث میں اختلاف موجود ہے کیونکہ بطن اول کے پہلے فریق (جس کا حصہ 9 تھا) کے نیچے 8 بیٹیاں اور 3 بیٹے ہیں۔ لہذا 6 بیٹیوں اور تین بیٹیوں کو الگ الگ فریق بنا کر پہلے بطن کی 9 بیٹیوں کا حصہ انہیں منتقل کر دیا اور بطن اول کے دوسرے فریق (3 بیٹے) کے نیچے بطن ثالث میں 2 بیٹیوں اور ایک بیٹی کو الگ الگ فریق بنا کر حصہ 6 منتقل کر دیا۔

جب بطن اول کے پہلے فریق کا حصہ 9 بطن ثالث کی 6 بیٹیوں اور 3 بیٹیوں (جن کے ردوں کا مجموعہ 12 ہے) کو پہنچا تو تقسیم جائیداد کرتے ہوئے ان کے ردوں پر 9 حصے پورے پورے تقسیم نہیں ہو رہے لہذا تصحیح کی ضرورت پڑی۔ پھر قانون تصحیح کے مطابق ردوں 12 اور ان کے حصے 9 میں نسبت معلوم کی تو توافق ثلثی کی نسبت نکلی لہذا اوفق ردوں 4 کو محفوظ کر لیا گیا۔

پھر جب بطن اول کے فریق ثانی کا حصہ 6 بطن ثالث کی 2 بیٹیوں اور ایک بیٹی (جن کے ردوں کا مجموعہ 4 ہے) کو پہنچا تو ردوں 4 پر ان کے حصے 6 پورے پورے تقسیم نہیں ہوئے۔ لہذا تصحیح کی ضرورت پڑی پھر قانون تصحیح کے مطابق ردوں 4 اور ان کے حصے 6 میں نسبت معلوم کی تو توافق ثلثی کی نسبت نکلی۔ لہذا 4 ردوں سے اوفق 2 کو محفوظ کر لیا گیا۔ اسکے بعد بطن ثالث کے پہلے سے محفوظ اوفق ردوں 4 کو اس اوفق ردوں 2 کے ساتھ نسبت دی تو داخل کی نسبت نکلی۔ لہذا ان قانون تصحیح کے مطابق

الگ فریق بنایا گیا (کیونکہ بطن ثالث کے چوتھے فریق یعنی ایک بیٹے کے تحت بالمقابل واقع ہے) بطن ثالث کی دو بیٹیوں کا حصہ 12 حصہ اسی طرح بطن رابع کی ان دو بیٹیوں میں منتقل ہو گیا اور بطن ثالث کے آخری ایک بیٹے کا حصہ 12 حصہ بطن رابع کی آخری بیٹی کو مل گیا۔

بطن خامس میں دو بیٹیوں کا الگ اور ایک بیٹے کا الگ فریق بنایا گیا (کیونکہ یہ افراد بطن رابع کی تین بیٹیوں کے نیچے بالمقابل واقع ہیں) اور بطن رابع کی ان تین بیٹیوں کا حصہ 6 ہے۔ جب بطن خامس کی دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے درمیان تقسیم کیا گیا تو دو بیٹیوں کو 3 اور ایک بیٹے کو بھی 3 حصے ملے۔

اس کے بعد آگے بطن خامس میں بیٹی، بیٹا اور بیٹی میں دو بیٹیوں کو الگ فریق بنادیا گیا اور درمیان میں ایک بیٹے کو الگ فریق قرار دیا (کیونکہ یہ افراد بطن رابع میں موجود 3 بیٹیوں کے نیچے بالمقابل واقع ہیں) حصہ دیتے ہوئے ان 2 بیٹیوں کو 3، 3 اور درمیان میں بیٹے کو 6 حصے ملے۔

بالاختصار حسب سابق اس کے بعد دو بیٹیوں کا الگ فریق بنایا اور انہیں حصہ 9 منتقل کر دیا۔ اس کے بعد ایک بیٹی کا پھر ایک بیٹی کا الگ پھر ایک بیٹے کا الگ اور بطن خامس کی آخری بیٹی کا الگ فریق بنایا اور انہیں بالترتیب 9-4-8 اور 12 حصے دیئے۔ پھر بطن سادس میں ہر فرد کا الگ الگ فریق بنایا گیا تو 12 فریق رونما ہوئے جنہیں بالترتیب مندرجہ ذیل حصص دیئے گئے۔

12-1-2-3-4-6-2-3-6-9-4-8 اور 12

(و)۔ صفت اصول ذکورۃ و انوشت کے اعتبار سے اگر فقط ایک بطن میں مختلف ہو

اور اصول کی فروع میں وحدت کی بجائے تعدد پایا جائے۔ (یا تو تمام فروع میں تعدد پایا جائے یا بعض میں وحدت اور بعض میں تعدد پایا جائے) تو اس صورت میں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ترکہ کی تقسیم اس طرح کی جائے گی کہ اصول میں سے جس بطن میں اختلاف پایا جائے تو ایسی صورت میں اصول کی صفت ذکورۃ و انوشت کو برقرار رکھتے ہوئے فروع کا عدد اصول کو دیا جائے اور 1/2 کے تناسب سے مذکورہ موث کے درمیان اصول میں ترکہ تقسیم کیا جائے۔

جس پہلے بطن کی صفت اصول میں ذکورۃ و انوشت کا اختلاف ہو تو اس اصل میں حسب سابق مذکور افراد کا الگ فریق بنالیا جائے اور موث افراد کا الگ فریق بنایا جائے اور جو کچھ ترکہ مذکور فریق کو ملے اور اسی طرح جو کچھ حصہ موث فریق کو ملے اسے الگ الگ جمع کر کے اس جمع شدہ ترکہ کو ان کے فروع میں تقسیم کر دیا جائے اور یہ تقسیم بھی للذکر مثل حفظ الانثیین کے تحت عمل میں آئی جائے۔

مثال	مسئلہ 15 ص 30	بطن	بطن	بطن	بطن
بطن اول	بہن	بہن	بہن	بہن	مذکر فریق کا حصہ 8
بطن ثانی	بہن	بہن	بہن	بہن	موث فریق کا حصہ 2
بطن ثالث	بہن	بہن	بہن	بہن	
بطن رابع	بہن	بہن	بہن	بہن	

عمل:

اس مثال کے مطابق بطن ثالث میں صفت ذکورۃ و انوشت کا اختلاف ہے۔

8 ← ۸ کھجوریں ہر گچھو
 5 ← ۵ " " " " " "
 $30 = 6 \times 5$
 $10 = 2 \times 5$

بیٹی بیٹی بیٹی
 بیٹی بیٹی بیٹی
 بیٹی بیٹی بیٹی
 بیٹی بیٹی بیٹی
 6 10 24

← ۶ کھجوریں ہر گچھو
 ← ۱۰ کھجوریں ہر گچھو
 ← ۲۴ کھجوریں ہر گچھو

(۴)۔ صفت اصول ذکورۃ و انوثت کے اعتبار سے اگر ایک سے زائد بطون (پشتوں) میں مختلف ہو اور ان مختلف اصول کی فروع میں تعدد بھی پایا جائے۔ (خواہ تمام فروع میں تعدد ہو یا بعض میں تعدد ہو) تو پھر حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ترکہ کی تقسیم اس طرح کی جائے گی کہ اصول میں سے جس اصل میں ذکورۃ، انوثت کے اعتبار سے اختلاف پایا جائے تو ایسی صورت میں اصول کی صفت ذکورۃ و انوثت کو برقرار رکھتے ہوئے فروع کا عدد اصول کو دے دیا جائے پھر $1/2$ کے تناسب سے ترکہ کی تقسیم کی جائے پھر مذکر افراد کو الگ کر کے اور مؤنث افراد کو الگ کر کے دو فریق بنادینے جائیں اور ان کے حصوں کو الگ الگ جمع کر لیا جائے تو پھر ان کے فروع میں اگر صرف مذکر یا صرف مؤنث افراد ہوں تو پھر ترکہ کو بعینہ اسی طرح منقسم کر دیا جائے اور اگر فروع میں مذکر و مؤنث کا اختلاف ہو تو پھر ان کا حصہ $1/2$ کے تناسب سے تقسیم کر دیا جائے۔ مثلاً

لہذا عدد و فروغ کو اصول میں لے گئے تو وطن حالت میں ایک بیٹے کی جگہ 2 بیٹے شمار کئے گئے اور ایک بیٹی کی جگہ 2 بیٹیاں شمار کی گئیں۔ اس کے بعد آگے بھی ایک بیٹے کی جگہ 2 بیٹے شمار کئے گئے تو اس طرح 4 بیٹے 8 بیٹیوں کے برابر ہوئے۔ یہ 8 اولاد وطن حالت کی ایک بیٹی جسے 2 شمار کیا گیا ہے مل کر 10 ہو کر دوسرے ہیں۔ لہذا مسئلہ 10 سے جہاں 10 حصوں میں سے 4 حصے ایک بیٹے کو اور 4 حصے دوسرے بیٹے کو اور 2 حصے درمیان والی بیٹی کو ملے۔

اس کے بعد طعن ثالث میں بیٹوں اور بیٹیوں کا الگ الگ فریق بنایا گیا تو اس طرح بیٹوں کے فریق کا حصہ 8 اور بیٹی کے فریق کا حصہ 2 ٹھہرا۔ پھر جب ہم نے طعن ثالث کے بیٹوں والے فریق کا حصہ 8 کا اس فریق کے نیچے بالمقابل طعن رابع کے 2 بیٹوں اور 2 بیٹیوں میں تقسیم کرنا چاہا تو وہاں 6 اور ان کے سہام 8 میں توافق نصی کی نسبت نفی لہذا 6 کے وفق 3 کو اصل مسئلہ 10 کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب 30 تصحیح مسئلہ ہوا پھر ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کیلئے 3 کے عدد کو ہر فریق کے حصے سے ضرب دی تو حاصل ضرب ہر فریق کا حصہ ٹھہرا تو اس طرح جب 3 کو بیٹوں کے فریق کے حصہ 8 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 24 ہوئے اس سے 16 حصے طعن رابع کے 2 بیٹوں کو ملے اور 8 حصے 2 بیٹیوں کو ملے اور پھر جب 3 کو صحن ثالث میں موجود ایک بیٹی کے فریق کے حصہ 2 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 6 طعن رابع میں موجود 2 بیٹیوں کا حصہ نکلا۔

مذکورہ مثال کے ملطن ثانی میں ذکورۃ والنوشت کے اعتبار سے اختلاف ہے تو اسی ملطن میں فروع کا عدد لیا تو، ترتیب 2 بیٹیاں، 1 بیٹی اور 2 بیٹے شمار ہوئے اس طرح یہ مسئلہ 7 سے بنا 7 میں سے 3 حصے ملطن ثانی کی 2 بیٹیوں کو اور بیٹے کو 4 حصے ملے پھر جب ملطن ثالث کی طرف نظر کی تو وہاں بھی صفت ذکورۃ والنوشت میں اختلاف پایا گیا۔ ملطن ثانی کی 2 بیٹیوں کا حصہ جب ملطن ثالث میں بیٹی اور بیٹے کے درمیان تقسیم کرنا چاہا تو عدد درؤوس 4 اور ان کے سهام 3 میں بتائیں کی نسبت نگلی (ملطن ثالث میں بھی صفت کو برقرار رکھتے ہوئے جب ملطن رابع کا عدد لگایا گیا تو یہ کل 4 سر (درؤوس) بن گئے) تو کل عدد درؤوس 4 کو اصل مسئلہ کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب 28 تصحیح مسئلہ ہوا۔ پھر اس عدد درؤوس 4 کو جب ملطن ثانی کی 2 بیٹیوں کے حصہ 3 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 12 نکلے۔ ان میں سے 6 ملطن ثالث کی پہلی بیٹی کو اور بقیہ 6 ملطن ثالث کے بیٹے کو ملے۔ اسی طرح عدد درؤوس 4 کو ملطن ثانی میں موجود بیٹے کے حصہ 4 سے (یہ دی 4 ہیں جو کہ اب ملطن ثالث کی آخری بیٹی کو مل چکے ہیں) ضرب دی تو ملطن ثالث کی آخری بیٹی کا حصہ 16 نکلا۔ پھر اس کے ملطن رابع میں یہ حصہ منتقل کر دیئے گئے۔ لہذا ملطن رابع کے 2 بیٹیوں کو 3، 3 بیٹی کو 6 اور آخری 2 بیٹیوں کو 8، 8 حصے ملے۔

یعنی 2 بیٹیوں کا عدد 2 بطن ثانی میں موجود اصل (بہنی) کی طرف منتقل کیا جائے گا۔
 کے بعد فرع یعنی 2 بیٹیوں کا عدد 2 بطن ثانی میں موجود اصل (بہنی) کی طرف منتقل
 جائے گا۔ تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ساقیہ مسئلہ 28 سے بنے گا۔
 28 حصوں میں سے 22 حصے 2 بیٹیوں کو ملیں گے اور 6 حصے بیٹے کو ملیں گے۔

مسئلہ 7 ص 28

بہنی	بہنی	بہنی
بہنی	بہنی	بہنی
بہنی	بہنی	بہنی
3 حصے	4 حصے	3 حصے
12 = 3 × 4	16 = 4 × 4	6
2 بیٹیاں	16 = 6	6

عمل

بطن ثانی میں موجود پہلی بیٹی کو فرع کا (2 بیٹیوں کا) 2 عدد دیا اور اسی طرح
 بطن ثانی میں موجود بیٹے کو بھی فرع (2 بیٹیوں) کا عدد 2 دیا۔ اور بطن ثانی میں موجود
 آخری بیٹی کو فرع کا عدد یعنی ایک بیٹے کا عدد دیا تو بطن ثانی میں ہر ترتیب
 (2+4+1=7) سر ہوئے۔ تو مسئلہ 7 سے بنا 2 بیٹیوں کا الگ فریق بنایا اور
 درمیان والے بیٹے کو الگ فریق قرار دیا اس صورت میں بیٹیوں کو مجموعی طور پر 3 حصے
 ملے جب بیٹیوں کا حصہ بطن ثالث کی طرف منتقل کیا جائے گا تو رکوس 4 اور سہام
 3 میں تیار کی نسبت لکھی تو اصل مسئلہ 7 کو 4 سے ضرب دی تو حاصل ضرب
 28 صحیح مسئلہ ہوا پھر ان 4 کو بطن ثانی میں موجود بیٹے کے حصہ 4 سے ضرب دی تو

حاصل ضرب 16 ہوئے جو کہ بطن ثالث میں 2 بیٹیوں کی طرف منتقل ہوئے۔ پھر ان
 چار کو بطن ثانی میں موجود فریق بنات کے حصہ سے ضرب دی (یہ وہی 3 ہیں جو کہ اب
 بطن ثالث کو منتقل ہو چکے ہیں) تو حاصل ضرب 12 ہوئے ان 12 میں سے 6 حصے
 بطن ثالث میں موجود 2 بیٹیوں کو ملے اور بقیہ 6 حصے بطن ثالث میں موجود ایک بیٹے کو
 ملے۔

سوال: ذوی الارحام کی قسم ثانی (فاسد اجداد و فاسد جدات) کے قوانین بیان
 کریں۔

جواب: ذوی القروض۔ عصبات اور ذوی الارحام کی قسم اول کی عدم موجودگی میں
 ذوی الارحام کی قسم ثانی کے مندرجہ ذیل قوانین ہیں۔

1۔ پہلا قانون:

ذوی الارحام کی قسم ثانی میں سے جو ذی رحم میت کے زیادہ قریب ہوگا وہی
 میت کے ترکے کا وارث ہوگا۔ اور جو بعید ہوگا وہ ترکے سے محجوب رہے گا۔ مثلاً میت کا
 نانا میت کی نانی کے والد کی نسبت میت کے زیادہ قریب ہے لہذا میت کے نانا کی
 موجودگی میں نانی کا والد محجوب رہے گا۔ جیسے

میت	میت
والدہ	والدہ
والدہ	والدہ
والدہ	والدہ
محبوب	1

قربت میں بھی متحد ہوں لیکن جن افراد کے ذریعہ سے وہ ذوی الارحام میت کی طرف منسوب ہوتے ہیں ان کی صفت میں اختلاف پایا جائے تو جس طعن میں صفت ذکورہ و انوشت کے اعتبار سے اختلاف پایا جائے اسی طعن میں ترکہ کو تقسیم کر دیا جائے اور پھر وہ حصہ ذوی الارحام کی پہلی قسم میں بیان کردہ قانون کے مطابق موجود ذوی الارحام کو پہنچا دیا جائے۔ مثلاً

مسئلہ 7 ص 35				مسئلہ 3			
والد	والدہ	والد	والدہ	ابن اول	والد	والدہ	(1)
والدہ	والد	والدہ	والد	ابن ثانی	والد	والدہ	(2)
والدہ	والد	والدہ	والد	ابن ثالث	والدہ	والدہ	(3)
والدہ	والد	والدہ	والد	ابن رابع	والد	والدہ	(4)
والدہ	والد	والدہ	والد		2	1	(5)
16	8	6	5				

4۔ چوتھا قانون:

اگر ذوی الارحام کی قسم ثانی کے تمام افراد درجے میں تو برابر ہوں لیکن ان کی قربت میں اختلاف پایا جائے تو پھر جو ذی رحم میت کے باپ کے ذریعہ سے میت کی طرف منسوب ہوتا ہے اسے کل جائیداد کے 2 حصے دیئے جائیں گے۔ اور جو ذی رحم میت کی والدہ کے ذریعہ سے میت تک پہنچ رہا ہے اسے کل جائیداد کا ایک حصہ دیا جائے۔

مسئلہ 3	
والد	والدہ
والدہ	والدہ
والد	والدہ
والدہ	والدہ
1	2

2۔ دوسرا قانون:

ذوی الارحام کی قسم ثانی کے تمام افراد اگر درجہ میں برابر ہوں اور قربت میں بھی برابر ہوں (قربت میں برابری کا مطلب یہ ہے کہ تمام ذوی الارحام یا تو فقط میت کے والد کے ذریعہ سے میت تک پہنچتے ہوں یا فقط میت کی والدہ کے ذریعہ سے میت تک پہنچتے ہوں) نیز یہ کہ جن افراد کے ذریعہ سے وہ میت کی طرف منسوب ہوتے ہیں وہ افراد صفت ذکورہ و انوشت میں بھی متفق ہوں تو ایسی صورت میں فروغ کے ابدان پر 1/2 کے تناسب سے جائیداد تقسیم کی جائے گی اور اگر فروغ میں فقط مذکر یہ فقط مؤنث افراد ہوں تو ان میں ترکہ برابر برابر تقسیم کیا جائے گا۔ مثلاً میت کے پسماندگان میں میت کی دادی کے والد کا والد اور میت کی دادی کے والد کی والدہ ہے تو ایسی صورت میں کل ترکہ کے 2 حصے میت کی دادی کے والد کے والد کو اور ایک حصہ میت کی دادی کے والد کو والدہ کو ملے گا۔ جیسے۔

مسئلہ 3	
والد	والدہ
والدہ	والدہ
والد	والدہ
والدہ	والدہ
1	2

3۔ تیسرا قانون:

اگر قسم ثانی کے ذوی الارحام کے تمام افراد درجے میں بھی مساوی ہوں اور

عمل: اس مثال کے طے راج میں دونوں ذوی الارحام کے درجے تو برابر ہیں لیکن قرابت میں اختلاف ہے لہذا میت کے والد کی طرف سے قرابت رکھنے والے شخص کو 2 حصے اور ماں کی طرف سے قرابت رکھنے والے شخص کو ایک حصہ دے دیا۔

وضاحت: ذوی الارحام اگر درجہ میں مساوی ہوں تو ابو سبیل قرابتی رحمۃ اللہ علیہ، ابو فضل، خصاص رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن عیسیٰ بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں ترکہ اس ذی رحم کو دیا جائے گا جو کسی ذی فرض کے واسطے سے میت کی طرف سے منسوب ہو لیکن سلیمان جر جانی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو علی ہستی رحمۃ اللہ علیہ ان کے اس معیار کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔

سوال: ذوی الارحام کی قسم ثالث کے قوانین بیان کریں۔

جواب: ذوی الفروض، عصباء، ذوی الارحام کی قسم اول اور قسم ثانی کی عدم موجودگی میں ذوی الارحام کی قسم ثالث میں ترکہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ قسم ثالث کے مندرجہ ذیل قوانین ہیں۔

1۔ پہلا قانون:

ذوی الارحام کی قسم ثالث کا جو ذی رحم میت کے زیادہ قریب ہوگا وہی جائیداد کا وارث بنے گا۔ اور جو بعید ہوگا وہ محبوب رہے گا۔ مثلاً

مسئلہ 1	
میت	میت
سگی بہن	سگی بھائی
بہن	بہن
بیٹا	بیٹا
0	1

عمل: اس صورت میں جائیداد کی وارث سگی بہن کی بیٹی (بھانجی) ہوگی کیونکہ یہ میت کے قریب ہے اور میت کی بھتیجی کا بیٹا محبوب رہے گا۔ کیونکہ یہ میت سے بعید ہے

2۔ دوسرا قانون:

ذوی الارحام کی قسم ثالث کے افراد اگر درجہ میں مساوی ہوں تو پھر عصب کا ولد (بیٹا، بیٹی) جائیداد کا وارث بنے گا اور ذی رحم کا ولد محبوب رہے گا۔ مثلاً

مسئلہ 2	
میت	میت
سگی بہن	سگی بھائی
بہن	بیٹا
بیٹا	بیٹی
0	1

عمل: اس مسئلہ میں میت کے بھتیجے کی بیٹی کل جائیداد کی وارث ہوگی کیونکہ یہ بیٹی عصب (میت کا بھتیجا) کے واسطے سے میت تک پہنچتی ہے جب کہ دوسری طرف میت کی بھانجی کا بیٹا جائیداد سے محبوب رہے گا۔ کیونکہ یہ بیٹا ذی رحم (میت کی بھانجی) کے واسطے سے میت تک پہنچتا ہے اور میت کی بھانجی ذوی الارحام میں شامل ہے۔

3۔ تیسرا قانون:

اگر ذوی الارحام کی تسیر قسم میت کے خفی بہن بھائیوں کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہو تو اس صورت میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فروع کے اہدان کا اعتبار کرتے ہوئے جائیداد کو تقسیم کیا جائے گا۔ اور اصول میں مسئلہ

چنانچہ ملاحظہ ہوا ایک مختلف فیہ مثال

مید	خطی بھائی	خطی بہن
1	پیشہ	پیشہ
2		

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسئلہ کی نوعیت
مسئلہ 2

ص	خطی بھائی	خطی بہن
1	پہلی	پہلی
1	دوئی	دوئی

4۔ چوتھا قانون:

۶۔ ان میں سے کوئی بھی عصب کا ولد نہ ہو۔

2۔ یا سب کے سب ہی عصبات کی اولاد ہوں۔

3- یا ان میں سے بعض تو عصبات کی اولاد اور بعض اصحاب فرائض کی اولاد ہوں۔

تو مذکورہ بالا ان تین صورتوں میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان تقسیم جائیداد کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اقویٰ کا اعتبار کرتے ہیں۔ (اگر قوت اور ضعف کے اعتبار سے مختلف ہوں تو ان میں سے قویٰ کا اعتبار کیا جائے گا۔ یعنی عینی کو علی پر اور علی کو خبیثی پر فوقیت ہوگی) اور اگر قوت اور ضعف میں برابر ہوں تو پھر 2:1 کے قانون کے تحت جائیداد تقسیم کی جائے اور اگر فقط مذکورہ مومنٹ افراد ہوں تو جائیداد کو برابر تقسیم کیا جائے گا۔

مسئلہ 3	مسئلہ 2	مسئلہ 1
<p>علی بھائی</p> <p>علی بھائی</p> <p>پتی</p> <p>پتی</p> <p>2</p>	<p>علی بھائی</p> <p>علی بھائی</p> <p>پتی</p> <p>پتی</p> <p>1</p>	<p>علی بھائی</p> <p>علی بھائی</p> <p>پتی</p> <p>پتی</p> <p>1</p>

اس تیسری مثال میں سگے بھائی کی بیٹی وارث بنے گی۔ کیونکہ یہ عصبہ کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہے اور یہ قوی ہے اور دوسری طرف خفیہ بھائی کی بیٹی چاہیہاد سے محبوب رہے گی کیونکہ یہ ذی فطرص کے واسطے سے میت تک پہنچ رہی ہے اور ذی فطرص بہ نسبت عصبہ کے کمزور و شہواتا ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فروع کے عدد اور اصول کی جہت کا اعتبار کرتے ہیں۔
 پھر جو کچھ اصول کو حصہ دیتا ہے وہ حصہ ان کی فروع میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ امام ابو
 یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایک مسئلہ کی الگ الگ نوعیت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسئلہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

[illegible]

مذکورہ مسئلہ میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سب سے بھائی اور سگی بہن کی فروغ میں $\frac{1}{2}$ کے تناسب سے ترکہ کو تقسیم کیا جائے گا۔ تو اس طرح مسئلہ 4 سے بنے گا۔
4 میں سے 2 سگی بہن کے بیٹے کو اور ایک حصہ سگی بہن کی بیٹی کو ملے گا، اور اسی طرح سب سے بھائی کی بیٹی کو ایک حصہ ملے گا اور یہ مذکورہ مسئلہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس طرح حل کیا جائے گا کہ تمام ترکہ $\frac{1}{3}$ حصہ خلی بہن بھائیوں کی اولاد میں برابر برابر تقسیم ہوگا۔ کیونکہ ان فردوغ کے اصول (خلی بہن بھائی) تقسیم ترکہ میں برابر حصہ پائیں گے۔

لیکن حسب سابق سب سے پہلے فروغ کا عدد اصول میں رہا جائے گا۔ تو جب خفی بہن کو اس کی فرع کا عدد ملے گا تو گویا وہ دو خفی بہنیں ہو جائیں گی۔ اور دوسری طرف جب خفی بھائی کو اس کی فرع کا عدد ملے گا تو وہ بدستور ایک خفی بھائی ہی شمار کیا جائے گا اور چونکہ متعدد خفی بہن بھائیوں کا حصہ کل جائیداد سے $1/3$ مقرر ہے لہذا اتمام تر کہ $1/3$ حصہ خفی بہن بھائیوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔

لیکن یہاں چونکہ یعنی بھائی کو اس کی فرع کا عدد ایک ملا تو ایک بھائی قائم مقام 2 مگی بہنوں کے شمار ہوا اور جب یعنی بہن کو اس کی فرع کا عدد 2 ملا تو وہ دوسری بہنوں کے قائم مقام شمار کی جائیں گی۔ لہذا اس مقام پر برابر برابر جائیداد تقسیم کی جائے گی۔ پھر ان کا حصہ ان کی فروغ کو دیا جائے گا۔

سکے بھائی کا حصہ تو اسکی بیٹی کو ہذا تقسیم بعید اسی طرح مل جائے گا۔ کیونکہ وہ

ایک ہی ہے لیکن سگی بہن کا حصہ 1/3 سگی بہن کی فروغ کو 2:1 کے تناسب سے تقسیم ہوگا لیکن یہاں تصحیح مسئلہ کی ضرورت پیش آئے گی۔ اور تصحیح مسئلہ 9 ہوگا۔ کیونکہ اصل مسئلہ 3 سے بنا تھا۔ ان میں سے 1/3 تو خلی بہن بھائیوں کی اولاد کو دیا گیا تھا جو ان میں پورا پورا تقسیم نہیں ہوا تھا اور باقی 2/3 حصہ سگی بہن بھائیوں کی اولاد کو دیا گیا تھا۔ 2/3 میں سے آدھا یعنی 1/3 حصہ تو سگی بھائی کی بیٹی کو مل گیا لیکن باقی آدھا حصہ 1/3 سگی بہن کے بیٹے اور بیٹی کے درمیان جب تقسیم کیا جائے گا تو یہ 2 بہن بھائی 3 بیٹیوں کے قائم مقام نکلتے۔ لہذا یہ حصہ یعنی 1/3 ان تین روؤں پر پورا پورا تقسیم نہیں ہوتا۔ خلی بہن بھائیوں کے روؤں کے اور علی بہن بھائیوں کے روؤں کے درمیان تماثل کی نسبت ہے تو دوسرے میسر ہونے والے عدد 3 میں سے ایک عدد 3 کو اصل مسئلہ (3) میں ضرب دی تو یہ کل 9 حصے ہوئے اور یہی عدد 9 تصحیح مسئلہ ہے اور جب حصہ داروں کے حصے معلوم کئے جائے گے تو عدد روؤں 3 کو ہر حصہ دار کے اس حصہ سے ضرب دی جو اسے مسئلہ 3 سے ملا تھا۔

چونکہ خلی بہن بھائیوں کو اصل مسئلہ 3 سے ایک حصہ ملا تھا۔ لہذا جب اسے 3 سے ضرب دی تو 3 حصے میسر ہوئے اب ہر ایک کو ایک ایک حصہ مل گیا اور یعنی بہن بھائیوں کی اولاد کو 2 حصے ملے تھے۔ جب انہیں عدد روؤں سے ضرب دی گئی تو حاصل ضرب 6 سے ان کا برابر حصہ برآمد ہوا۔

سوال: میت کے مندرجہ ذیل ذوی الارحام میں جائیداد کیسے تقسیم کی جائے گی۔

- 1۔ سگی بھائی کے بیٹے کی بیٹی
- 2۔ علی بھائی کے بیٹے کی بیٹی
- 3۔ خلی بھائی کے بیٹے کی بیٹی

جواب: اس مسئلہ میں صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کا اتفاق ہے کہ تمام ترکہ سگی بھائی کے بیٹے کی بیٹی کو دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ ولد عصب اور اقویٰ بھی ہے۔

مسئلہ 1

میت	علی بھائی	خلی بھائی
بیٹا	بیٹا	بیٹا
0	0	1

سوال: ذوی الارحام کی قسم رابع کے قوانین بیان کریں۔

جواب: ذوی القروض، عصباء اور ذوی الارحام کی قسم اول، ثانی اور قسم ثالث کی عدم موجودگی میں ذوی الارحام کی قسم رابع کے مندرجہ ذیل قوانین ہیں۔

1۔ پہلا قانون:

ذوی الارحام کی قسم رابع میں سے اگر فقط ایک ہی ذی رحم موجود ہو تو وہ

میت کے تمام ترکہ کا وارث بنے گا۔ مثلاً

مسئلہ 1

میت	پھوپھی
-----	--------

اس مثال میں چونکہ ایک ہی فرد ہے لہذا میت کے کل ترکہ کا وہی وارث ہوگا۔

2۔ دوسرا قانون:

جب ذوی الارحام کی قسم رابع میں اجتماعیت آجائے یعنی ایک سے زیادہ

افراد پائے جائیں۔ بشرطیکہ ان کی قرابت متحد ہو تو اس صورت میں جو شخص قرابت

کے اعتبار سے قوی ہوگا وہی میت کے ترکہ کا وارث بنے گا اور جو شخص قرابت کے اعتبار سے قوی نہ ہوگا بلکہ ضعیف ہوگا وہ جائیداد سے محجوب رہے گا۔ مثلاً باپ کی طرف سے قرابت کی مثال

مسئلہ 1

میت کی پھوپھی سگی بہن
1
نظمی بھائی باپ
میت کا خلیا چچا محجوب

اس مذکورہ مسئلہ میں کل جائیداد کی وارث میت کی سگی پھوپھی ہے۔ کیونکہ یہ قوت کے اعتبار سے باقی افراد کی نسبت قوی ہے اور اس کے قوی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ والد اور والدہ دونوں کے واسطے سے میت تک پہنچتی ہے۔

والدہ کی طرف سے قرابت کی مثال

مسئلہ 1

میت کی سگی خالہ سگی بہن
1
نظمی بھائی والدہ
میت کا خلیا ماموں محجوب

اس مذکورہ مثال میں کل جائیداد کی وارث میت کی سگی خالہ ہوگی۔ کیونکہ اسے قوت قرابت حاصل ہے اور اس کے مقابلہ میں میت کا خلیا ماموں محجوب ہوگا۔ کیونکہ وہ قرابت کے اعتبار سے کمزور ہے۔

3- تیسرا قانون

1- اگر ذوی الارحام کی قسم رابع کی جہت قرابت میں اتفاق ہو۔

2- موجودہ ذوی الارحام کی صفت ذکورۃ و انوثۃ میں اختلاف ہو۔

3- ان کی قوت قرابت بھی مساوی ہو۔

تو پھر تقسیم لدا کو مثل حظ الانثیین (1/2) کے تحت عمل میں لائی جائے گی۔

باپ کی طرف سے قرابت کی مثال

مسئلہ 3

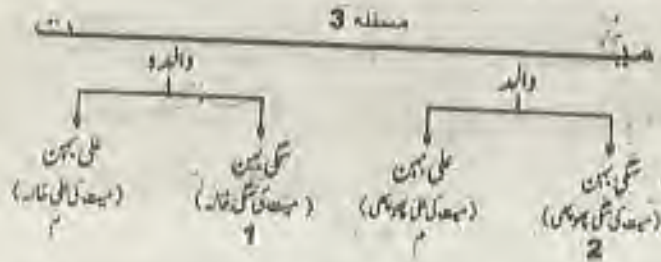
میت کا خلیا چچا نظمی بھائی باپ
2
نظمی بہن 1
میت کی خلیا پھوپھی محجوب

عمل:

اس مذکورہ مسئلہ میں جہت قرابت میں اتفاق ہے۔ (میت کا خلیا چچا اور میت کی خلیا پھوپھی دونوں میت کے باپ کے واسطے سے میت تک پہنچ رہے ہیں) اور موجودہ ذوی الارحام کی صفت ذکورۃ و انوثۃ میں بھی اختلاف ہے۔ (ایک طرف میت کا خلیا چچا اور دوسری طرف میت کی خلیا پھوپھی ہے) اور ان موجودہ ذوی الارحام کی قوت قرابت میں بھی مساوات ہے۔

(خلیہ چچا اور خلیا پھوپھی دونوں میت کے باپ کے خلیہ بہن بھائی ہیں) لہذا جائیداد کو موجودہ ذوی الارحام کے درمیان 1/2 کے مطابق تقسیم کر دیا گیا ہے۔ یعنی میت کے خلیہ چچا کو کل جائیداد سے 2/3 اور میت کی خلیہ پھوپھی کو جائیداد سے 1/3 حصہ دیا گیا ہے۔

لہذا میت کی سگی پھوپھی کو جو کہ باپ کے واسطے سے میت تک پہنچتی ہے اسے کل جائیداد کا ٹکٹان $2/3$ اور میت کی خنی خالہ کو جو کہ میت کی والدہ کے واسطے سے میت تک پہنچتی ہے اسے کل جائیداد سے ٹکٹ $1/3$ دیا اور مسئلہ 3 سے بنا۔

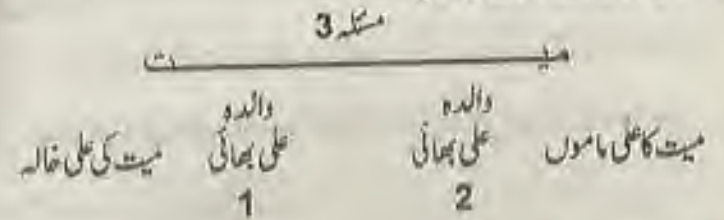


عمل: مذکورہ بالا مسئلہ میں ذوی الارحام کی قسم رابع کے وہ افراد جو کہ والد کے واسطے سے میت تک پہنچتے ہیں (میت کی سگی پھوپھی اور علی پھوپھی) انہیں کل جائیداد کا ٹکٹان $2/3$ حصہ منتقل کیا گیا اور وہ افراد جو میت کی والدہ کے واسطے سے میت تک پہنچتے ہیں (میت کی سگی خالہ اور علی خالہ) انہیں کل جائیداد کا ٹکٹ $1/3$ منتقل کر دیا گیا۔ اس کے بعد ٹکٹان $2/3$ حصہ میت کی سگی پھوپھی کو دے دیا گیا اور میت کی علی پھوپھی محبوب ٹھہری کیونکہ قانون یہ ہے۔ ”واذا اجتمعوا وکان حیزا لقرابتهم متحدًا لافلوی منهم اولیٰ بالاجماع“ ترجمہ: جب کئی افراد جمع ہو جائیں اور انکی جہت قرابت متحد ہو تو بالاجماع ان افراد میں سے اقویٰ شخص جائیداد کا وارث ہوگا۔

سوال: قسم رابع کی اولاد سے متعلق قوانین بیان کریں۔

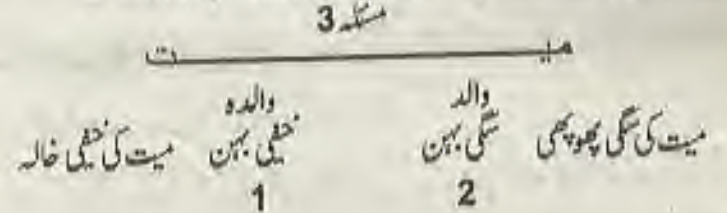
جواب: ذوی الفروض۔ عصبات اور ذوی الارحام کی قسم اول، ثانی، ثالث اور انکی

والدہ کی طرف سے قرابت کی مثال



4۔ چوتھا قانون:

اگر ایک جہت قرابت میں اختلاف ہو (قسم رابع کے بعض ذوی الارحام میت کے والد کی جانب سے میت تک پہنچ رہے ہوں اور بعض ذوی الارحام میت کی والدہ کی طرف سے میت تک پہنچ رہے ہوں) تو اس صورت میں جو ذی رحم میت کے والد کے واسطے سے میت تک پہنچتا ہے اسے کل جائیداد کا ٹکٹان $(2/3)$ دیا جائے گا۔ اور جو ذی رحم میت کی والدہ کی طرف سے میت تک پہنچتا ہے اسے کل جائیداد کا ٹکٹ $(1/3)$ دیا جائے گا۔ اور ایسے مسئلہ میں قوت قرابت کا اعتبار نہ ہوگا۔ مثلاً



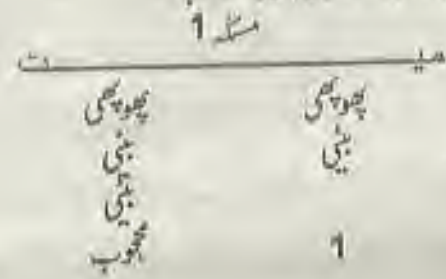
عمل:

مذکورہ مسئلہ میں میت کی سگی پھوپھی اور میت کی خنی خالہ جہت قرابت میں مختلف ہیں (میت کی سگی پھوپھی میت تک میت کے باپ کے واسطے سے پہنچتی ہے)

اولاد اور قسم رابع کی عدم موجودگی میں قسم رابع کی اولاد میت کی جائیداد کی وارث بنے گی۔ اس کے مندرجہ ذیل قوانین ہیں۔

1۔ پہلا قانون:

جو شخص میت کے زیادہ قریب ہوگا (خواہ کسی بھی جہت سے ہو) وہ جائیداد کا وارث ہوگا۔ اور جو بعید ہوگا وہ جائیداد سے محجوب رہے گا۔ مثلاً میت کی پھوپھی کی بیٹی میت کی پھوپھی کی نواسی سے اولی بالمیراث ہے۔



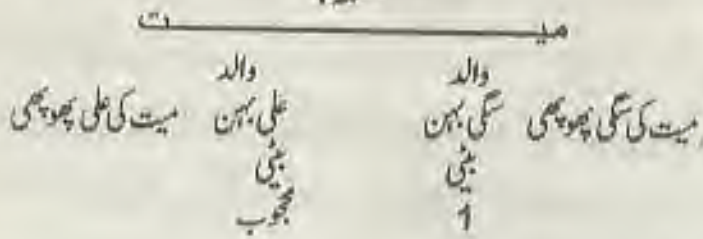
عمل:

اس مذکورہ مثلاً میں میت کی پھوپھی کی بیٹی کل جائیداد کی وارث بنی کیونکہ یہ درجہ کے اعتبار سے میت کے زیادہ قریب ہے اور پھوپھی کی نواسی محجوب رہی۔ کیونکہ وہ بہ نسبت بیٹی کے بعید ہے۔

2۔ دوسرا قانون:

اگر درجہ کے اعتبار سے مساوات پائی جائے اور ان موجود ذوی الارحام کی جہت قرابت بھی متحد ہو تو اس صورت میں جس فرع کی قرابت میں قوت ہوگی وہ فرع

جائیداد کی وارث بنے گی۔ مثلاً میت کی سگی پھوپھی کی بیٹی میت کی علی پھوپھی کی بیٹی کے مقابلہ میں قوت قرابت رکھنے کی وجہ سے میت کے تمام تر کد کی وارث ہوگی۔

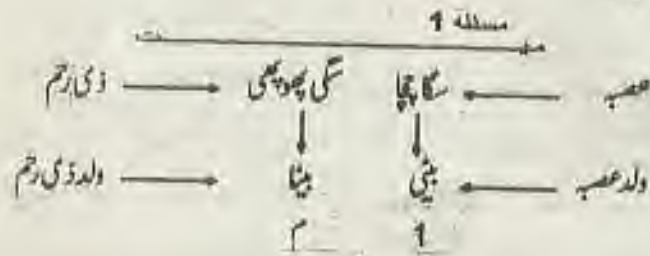


3۔ تیسرا قانون:

ذوی الارحام کی قسم رابع کی اولاد کے افراد اگر

- 1۔ درجہ کے اعتبار سے مساوی ہوں۔
- 2۔ قوت میں بھی مساوی ہوں۔
- 3۔ جہت قرابت میں بھی متحد ہوں۔

تو اس صورت میں عصب کا ولد (بیٹا، بیٹی) جائیداد کا وارث ہوگا۔ مثلاً میت کے سگے بچپا کی بیٹی میت کی سگی پھوپھی کے بیٹے کے مقابلہ میں جائیداد کی وارث بنے گی۔ کیونکہ یہ عصب کی بیٹی ہے۔



عمل۔

اس مذکورہ مسئلہ میں میت کی علی خالہ کی بیٹی جائیداد کی وارث ہوگی۔ کیونکہ اس میں قوت زیادہ ہے (قوت کے زیادہ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ میت کے علی رشتہ دار کی فرع ہو نیکی وجہ سے درمیان میں مذکر (میت کے نانا) کا واسطہ آتا ہے) جبکہ میت کے خفی رشتہ دار کی فرع جائیداد سے محروم رہی کیونکہ یہ بیٹی قوت قرابت میں کمزور ہے (قوت قرابت میں کمزور ہو نیکی وجہ یہ ہے کہ میت کے خفی رشتہ دار کی فرع ہوگی وجہ سے درمیان میں مومن یعنی میت کی نانی کا واسطہ آتا ہے)

وضاحت۔

- (1)۔ بعض علمائے کرام نے میت کی خفی خالہ کی بیٹی کو جائیداد کا وارث قرار دیا ہے کیونکہ یہ ذی فرض (میت کی نانی) کے واسطہ سے میت تک پہنچ رہی ہے۔
- (2) مذکورہ بالا تمام مسائل اس اعتبار سے تھے کہ ذوی الارحام کی قسم رابع کی اولاد میں قرابت کے اعتبار سے مساوات تھی اور جہت قرابت بھی متحد تھی۔ اب اس قسم رابع کی اولاد میں جہت قرابت میں عدم اتحاد کا قانون ملاحظہ ہو۔

5 پانچواں قانون۔

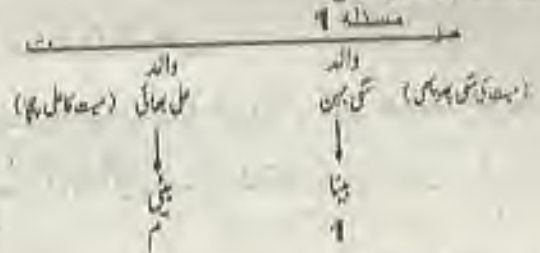
جب ذوی الارحام کی چوتھی قسم کی اولاد جہت قرابت میں مختلف ہو تو اس صورت میں قوت قرابت کا اعتبار نہ کیا جائے گا یعنی جو میت کے باپ کے واسطہ سے میت تک پہنچے گا اسے کل جائیداد کا ثلثان (2/3) دیا جائیگا اور جو میت کی والدہ کے

4۔ چوتھا قانون:

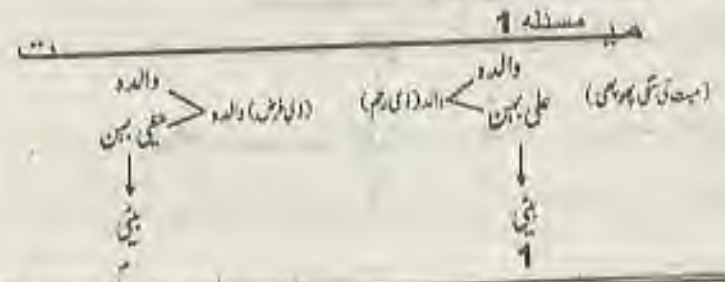
قسم رابع کی اولاد کے افراد اگر

- 1۔ درجہ میں مساوی ہوں۔
- 2۔ جہت قرابت میں بھی متحد ہوں لیکن موجود ذوی الارحام میں سے کوئی ایک کسی عینی شخص کا ولد ہو اور دوسرا علی شخص کا ولد ہو یا صرف خفی شخص کا ولد ہو تو ایسی صورت میں وہ ذی رحم جائیداد کا وارث ہوگا جو میت تک میت کے کسی عینی شخص کے واسطہ سے پہنچ رہا ہو۔ جو کہ میت کا علی یا خفی تعلق دار ہو جوہ جائیداد سے محبوب رہے گا۔ مثلاً سگی پھوپھی کا بیٹا علی چچا کی بیٹی کے مقابلہ میں جائیداد کا وارث ہوگا۔ کیونکہ سگی پھوپھی کا بیٹا بہ نسبت علی چچا کی بیٹی کے زیادہ قوت قرابت رکھتا ہے۔

والدہ کی طرف سے قرابت کی مثال



والدہ کی طرف سے قرابت کی مثال



100 واسطے سے میت تک پہنچے گا اس کل جائیداد کا ثلث (1/3) حصہ دیا جائیگا۔

مسئلہ 3

میت	میراث	میراث	میت
میت کی پھوپھی	والدہ	والد	میت کی پھوپھی
	بی بی	سگی بی بی	
	بی بی	بی بی	
	1/3	2/3	
	1	2	

عمل۔

مذکورہ بالا مثال میں میت کی سگی پھوپھی کی بیٹی کو کل جائیداد کا ثلثان (2/3) اور دوسری طرف میت کی علی خالہ کی بیٹی کو کل جائیداد کا ثلث (1/3) حصہ دیا گیا۔ کیونکہ اس مثال میں جہت قرابت میں اختلاف تھا یعنی ثلثان (2/3) حصہ پانے والی وارث میت کے باپ کے واسطے سے میت تک پہنچی ہے اور ثلث (1/3) حصہ پانے والی میت کی والدہ کے واسطے سے میت تک پہنچی ہے۔

سوال: جب ذوی الارحام کی قسم رابع کی فروع میں تعدد پایا جائے اور جہتیں بھی مختلف ہوں تو پھر جائیداد کی تقسیم کیسے کی جائیگی؟

جواب: ذوی الارحام کی قسم رابع کی فروع جب متعدد ہوں تو ایسی صورت میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان مسئلہ کے حل کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

(1) حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسئلہ کا حل۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق جو حصہ ہر فریق کو ملے گا (جو باپ کی طرف سے ہوگا اسے ثلثان (2/3) اور جو ماں کی طرف سے ہوگا اسے ثلث (1/3) حصہ ملے گا) وہ ان کی فروع پر جہت کے تعدد کا اعتبار کرتے ہوئے تقسیم کر دیا جائیگا۔ مثلاً

میت	میراث	میراث	میراث	میراث	میراث
میت کی پھوپھی	علی پھوپھی	علی پھوپھی	علی خالہ	علی خالہ	علی خالہ
بی بی	بی بی	بی بی	بی بی	بی بی	بی بی
2 بی بی	2 بی بی	2 بی بی	2 بی بی	2 بی بی	2 بی بی
2	2	2	2	2	2
10	10	10	10	10	10
(3)					

عمل۔

کل جائیداد کا ثلثان (2/3) والد کی طرف سے موجود ذوی الارحام کے فریق کو اور ثلث (1/3) والدہ کی طرف سے موجود ذوی الارحام کے فریق کو دیا گیا تو مسئلہ 3 سے بنا۔ باپ کے فریق کو جو حصہ مل چکا تھا۔

جب اسے موجود ذوی الارحام کے افراد پر تقسیم کرنے لگے تو ان افراد کے رؤس 4 ہوئے۔ (وہ 4 رؤس اس طرح ہوئے کہ باپ کے فریق میں آخر میں موجود 2 بی بیوں کو 2 طرفوں سے قرابت ہوئی لہذا یہ چار بی بیوں شمار کی گئیں اختصار کی

پھوپھی کی بیٹی کے 2 بیٹوں کو ملے اور بقیہ 10 حصے اسی فریق میں موجود آخری 2 بیٹیوں کو دے دیئے گئے۔ (جن کا میت کے ساتھ دو طرف سے رشتہ ہے) اور جب 10 کے عدد کو دوسرے فریق (فریق والدہ) کے حصہ ایک سے ضرب دی تو حاصل ضرب 10 ہوئے جو کہ بطن ثالث کے موجود ذوی الارحام میں (میت کی علی خالہ کی بیٹی کی 2 بیٹیوں اور اس کے ساتھ اسی فریق میں 2 بیٹیوں کے درمیان) اس طرح تقسیم کیا کہ آخر میں موجود ہر فرد کو 10 میں سے 2 حصے ملے۔

تو اس فریق کی آخر میں موجود 2 بیٹیوں کو 10 میں سے 2 حصے ملے (کیونکہ مسئلہ کو مختصر کرنے کیلئے ان 2 بیٹیوں کو ایک بیٹا شمار کیا تھا) اور اسکے ساتھ اسی فریق میں موجود 2 بیٹوں کو 10 میں سے 8 حصے ملے کیونکہ ان 2 بیٹوں کا عدد میت کی دو طرفوں سے نسبت ہوئیگی جب سے 4 ہو چکا تھا۔

(2) حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسئلہ کا حل

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مذکورہ مسئلہ اس طرح حل کیا جائیگا کہ بطن اول میں (جہاں صفت ذکورۃ و انوشت میں اختلاف ہوگا) عدد فروغ والا اور جہت اصل کی شمار کی جائے۔ اس طرح پہلے مختلف فیہ بطن میں جائیداد کو تقسیم کیا جائے گا اور پھر حسب سابق بطن اول والا حصہ بعینہ ماتحت بطون کو منتقل کر دیا جائیگا۔

لہذا سابقہ مسئلہ جو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلے 3 سے اور بعد تصحیح 30 سے بنا تھا وہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلے 3 سے پھر 6 سے اور پھر بالآخر بعد تصحیح 36 سے بنے گا۔ مثلاً

خاطر ان 4 بیٹیوں کو 2 بیٹے قرار دے دیا گیا تو اس طرح 2 بیٹے یہ والے اور 2 بیٹے دوسری طرف اسی جہت میں میت کی علی پھوپھی کی بیٹی کے 2 بیٹے شمار کئے گئے تو کل رؤوس 4 ہوئے۔

پھر فریق والد کے حصہ 2 اور ان 4 رؤوس کے درمیان نسبت نکالی تو تداطل کی نسبت نکلی۔ اسے توافق نصی کی جگہ رکھا گیا تو 2 رؤوس بہر حال خود ہوئے پھر جب فریق والدہ کی طرف آئے تو حصہ ایک اور رؤوس 5 ہیں (رؤوس 5 اس طرح ہیں کہ میت کے علی ماموں کی بیٹی کی جہت سے 2 بیٹے اور علی خالہ کے بیٹے کی طرف سے 2 بیٹے اور علی خالہ کی بیٹی کی طرف سے 2 بیٹیاں جو کہ ایک بیٹے کے قائم مقام ہیں تو اس طرح یہ کل 5 رؤوس ہوئے اور حصہ ایک ہوا) ان کے درمیان تہا بن کی نسبت نکلی تو 5 رؤوس بہر حال خود رہے تو فریق اول کے محفوظ رؤوس 2 اور فریق ثانی کے رؤوس 5 کے درمیان تہا بن کی نسبت نکلی۔

جب انہیں ضرب دی گئی تو حاصل ضرب 10 ہوئے۔ پھر اس حاصل 10 کو اصل مسئلہ کے عدد 3 سے ضرب دی تو 30 میسر ہوئے تو اس طرح تصحیح مسئلہ 30 سے ہوا پھر 10 (یہ وہی 10 ہیں جو رؤوس کو رؤوس کے ساتھ ضرب دینے سے حاصل ہوئے تھے) کو ہر فریق کے حصے کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب اس فریق کا حصہ ٹھہرا۔

جب 10 کو فریق والد کے حصہ 2 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 20 ہوئے پھر بطن ثالث کے 2 بیٹوں اور 2 بیٹیوں (جو کہ پہلے 4 شمار کی گئیں تھیں) اور پھر اختصار کیلئے انہیں 2 بیٹے قرار دیا تھا) کے درمیان تقسیم کیا تو 10 حصے میت کی علی

کی نسبت نکلی تو 2 روؤں بہر حال خود ہوئے جب انہیں اصل مسئلہ میں ضرب دی لا حاصل ضرب 6 ہوئے جو کہ تصحیح مسئلہ ہے پھر ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کے لئے عدد روؤں 2 کو ہر فریق کے حصہ سے ضرب دی تو حاصل ضرب اس فریق کا حصہ ہوا۔

جب عدد روؤں 2 کو پھو پھوئوں کے حصہ ایک سے ضرب دی تو پھو پھوئوں کو 6 میں سے 2 حصے ملے اور اسی طرح جب ان دو کو بچے کے حصہ ایک کے ساتھ ضرب دی تو علی بچا کو 6 میں سے 2 حصے ملے (اس طرح فریق والد کو 6 میں سے 4 حصے ملے) دوسری طرف فریق والدہ کو جو ایک حصہ ملا تھا جب 2 کو اس حصہ سے ضرب دی گئی تو حاصل ضرب 2 خالوں اور ایک ماموں کا حصہ ہوا (اس طرح فریق والدہ کو 6 میں سے 2 حصے ملے) ان کے بعد پھو پھوئوں کو حاصل ہونے والے حصہ 2 کو جب بطن ثانی میں تقسیم کرنے لگے تو اس بطن میں کل 3 روؤں ہوئے (وہ اس طرح کہ جب بطن ثانی میں موجود بیٹے کے ساتھ بطن ثالث کی 2 بیٹیوں کا عدد لگایا گیا تو بطن ثانی کا ایک بیٹا 2 بیٹیوں کے قائم مقام شمار کیا گیا اور جب بطن ثانی کی ایک بیٹی کے ساتھ بطن ثالث کے دو بیٹیوں کا عدد لگایا گیا تو بطن ثانی کی ایک بیٹی 2 بیٹیوں کے قائم مقام شمار کی گئی جسے اختصار مسئلہ کی خاطر ایک بیٹا قرار دے دیا گیا۔ اس طرح کل 3 روؤں ہوئے) اب ان 3 روؤں اہر ان کے حصص 2 کے درمیان بتاؤں کی نسبت نکلی۔ لہذا 3 روؤں بہر حال خود ہوئے۔ اسی فریق والد میں پھو پھوئوں کے ساتھ جو علی بچا کو حصہ 2 ملا تھا وہ حصہ بعینہ اس کی فرع (بطن ثانی کی وہ بیٹی جو علی بچا کے نیچے بالتقابل ہے) کو پہنچ گیا۔ کیونکہ یہ ایک بیٹی علی بچا کے تحت ایک ہی فریق ہے۔

اس وقت تک فریق والد کے بطن ثانی میں 6 میں سے 2 حصے میت کی علی

پھو پھوئوں کے حوالہ سے ان کے ماتحت افراد تک پہنچ چکے ہیں اور 2 حصے علی بچا کے واسطے سے بطن ثانی میں موجود اس کے ماتحت فرد واحد تک پہنچ چکے ہیں۔ اس مسئلہ کی دوسری جانب (فریق والدہ) میں خالات کو حصہ (ایک) ملا تھا۔ اب اس ایک حصہ کو بطن ثانی میں تقسیم کرنے لگے تو کل 3 روؤں ہوئے (وہ 3 روؤں اس طرح بنے کہ فریق والدہ میں دوسری علی خالہ کے بیٹے کے ساتھ جب اسکی فرع (بطن ثالث میں موجود دو بیٹیوں) کا عدد 2 لگایا تو یہ ایک بیٹا 2 بیٹیوں کے قائم مقام شمار کیا گیا اور جب فریق والدہ کی پہلی علی خالہ کی بیٹی کے ساتھ اس کی فرع (بطن ثالث کی دو بیٹیوں) کا عدد لگایا تو بطن ثانی کی ایک بیٹی 2 بیٹیوں کے قائم مقام شمار ہوئی تو مسئلہ کو مختصر کرنے کی خاطر ان 2 بیٹیوں کو ایک بیٹا بنا لیا گیا۔ اس طرح فریق والدہ کے دوسرے بطن میں علی خالوں کی فرع کا عدد 3 ہوا۔

اب ان 3 روؤں پر ان کا حصہ ایک (جو انہیں میت کی خالوں کی طرف سے ملا تھا) پورا پورا تقسیم نہیں ہوا۔ لہذا تصحیح مسئلہ کی ضرورت پیش آئی تو جب مہام اور روؤں میں نسبت دی گئی تو بتاؤں کی نسبت نکلی۔ لہذا کل عدد روؤں 3 بہر حال خود ہوا اور اسی فریق والدہ میں جب میت کے ماموں کا حصہ اس کی بیٹی کے واسطے سے بطن ثالث کے 2 بیٹیوں کو دیا گیا۔ تو یہاں بھی حصہ پورا پورا تقسیم نہ ہو سکی وجہ سے تصحیح کی ضرورت پیش آئی۔

جب حصہ ایک اور روؤں 2 کے درمیان نسبت دی گئی تو بتاؤں کی نسبت نکلی۔ لہذا کل عدد روؤں 2 بہر حال خود ہوا۔ پھر روؤں کو روؤں میں نسبت دی گئی تو 3 روؤں (جو کہ فریق والد کے بطن ثانی میں علی پھو پھوئوں کے حوالہ سے بن رہے تھے) اور فریق

والدہ کے طین ثانی میں 3 روؤں (جو کہ فریق والدہ کے طین ثانی میں علی خالائیں کے حوالہ سے بن رہے تھے) کے درمیان تمائیل کی نسبت نکلی لہذا ان میں سے ایک عدد 3 کو محفوظ کر لیا اس کے بعد اس عدد کو عدد روؤں سے نسبت دی تو ان میں تباہین کی نسبت نکلی تو پھر کل عدد روؤں 3 کو کل عدد روؤں 2 کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب 36 ہوا جو کھج مسئلہ ہے۔

پھر 6 کے عدد کو ہر فریق کے حصے کے ساتھ ضرب دی تو حاصل ضرب ہر فریق کا حصہ ہوا تو اس طرح طین ثانی میں میت کی علی پھو بھی کی فرع کو 36 میں سے 12 حصے ملے (کیونکہ پہلے علی پھو بھیوں کی فرع کو 6 میں سے 2 حصے ملے تھے لہذا موجودہ 6 کو جب ان کے حصہ 2 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 12 ہوا) اسی طرح علی چچا کی فرع کو بھی 12 حصے ملے اور دوسری طرف (فریق والدہ) میں طین ثانی میں جائیداد تقسیم ہوئی تو اس فریق میں علی خالائیں کی فرع کو پہلے سے ایک حصہ مل چکا تھا لہذا جب ان کے حصہ ایک کے ساتھ 6 کو ضرب دی گئی تو حاصل ضرب 6 ہوئے اسی طرح میت کے علی ماموں کی فرع کو جو ایک حصہ ملا تھا جب اسکے ساتھ بھی 6 کو ضرب دی گئی تو حاصل ضرب 6 اس کا حصہ ہوا۔

طین ثانی میں جائیداد تقسیم کرنے کے بعد جب ہم تقسیم ترکہ کی خاطر طین ثالث میں پہنچے تو فریق والد کی طرف سے آخر میں موجود 2 بیٹیوں کو میت کے علی چچا کی بیٹی کے واسطے سے 12 حصے مل گئے (یہ وہی 12 حصے ہیں جو کہ علی چچا کی بیٹی کو طین ثانی میں ملے تھے) انہیں 2 بیٹیوں کو میت کی علی پھو بھی کے بیٹے کے واسطے سے 8 حصے ملے (یہ وہی 8 حصے ہیں جو طین ثانی میں میت کی علی پھو بھی کے بیٹے کو 12 میں

سے 8 ملے تھے) اور وہ اس طرح کہ جب طین ثانی میں بیٹے کے ساتھ طین ثالث کی 2 بیٹیوں کا عدد لگایا گیا تو وہ 2 بیٹے شمار کئے گئے تھے اور جب طین ثانی کی ایک بیٹی کے ساتھ طین ثالث کی 2 بیٹیوں کا عدد لگایا گیا تو وہ 2 بیٹیاں شمار کی گئی تو اس طرح یہ کل 6 روؤں قرار پائے۔

اور جب ان 6 روؤں میں 12 کو تقسیم کیا گیا تو 8 بیٹے کو اور 4 حصے بیٹی کو ملے تھے (فریق والد کے طین ثالث میں علی پھو بھی کی بیٹی کے 2 بیٹوں کو 36 میں سے 4 حصے ملے) اور یہ وہی 4 حصے ہیں جو کہ طین ثانی میں میت کی علی پھو بھی کی بیٹی ملے تھے) تو گویا فریق والد کے طین ثالث میں 2 بیٹوں کو 36 میں سے 4 اور 2 بیٹیوں کو 36 میں سے 20 حصے ملے اس طرح فریق والد کو مجموعی طور پر 36 میں سے 24 حصے ملے۔

دوسری طرف فریق والدہ کے طین ثالث میں موجود 2 بیٹیوں کو 36 میں سے 2 حصے ملے اور 2 بیٹوں کو 36 میں سے 4 حصے ملے (اور یہ 4 وہی ہیں جو کہ فریق والدہ کے طین ثانی میں موجود میت کی علی خالہ کے بیٹے کو پہلے ملے تھے) اور انہی 2 بیٹیوں کو مزید 6 حصے میت کے علی ماموں کی بیٹی کی طرف سے ملے تو اس طرح طین ثالث میں فریق والدہ کو مجموعی طور پر 36 میں سے 12 حصے ملے تو اس طرح طین ثالث میں فریق والد کے 2 بیٹوں کو 4 اور 2 بیٹیوں کو 20 حصے ملے اور دوسری طرف فریق والدہ کے طین ثالث میں موجود 2 بیٹیوں کو 2 حصے اور 2 بیٹوں کو کل 10 حصے ملے۔

رحمتہ اللہ علیہ نے یہاں پر خاموشی اختیار فرمائی ہے۔

3۔ اگر پیشاب میں مساوات ہو تو صاحبین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بھی خاموشی فرماتے ہیں۔

وضاحت۔

مذکورہ بالا صورتیں غنثی کے بالغ ہونے سے پہلے کی ہیں یعنی جب یہ دیکھنا مطلوب ہو کہ نابالغ غنثی کو مذکر شمار کیا جائے یا مونث شمار کیا جائے تو مذکورہ بالا صورتوں کا جائزہ لیا جائے اور جب کسی بالغ غنثی کو دیکھنا ہو کہ یہ مذکر ہے یا مونث تو پھر مندرجہ ذیل صورتوں کا جائزہ لیا جائے۔

1۔ اگر وہ غنثی آلہ مذکر سے جماع کرتا ہو یا اس کے چہرے پر داڑھی ہو یا مردانہ آلہ تناسل سے احتلام ہوتا ہو تو اسے مذکر شمار کیا جائے گا اور اسے مذکر ہی کے مطابق جائیداد دینی جائے گی۔

2۔ اگر وہ غنثی زنانہ آلہ تناسل سے جماع کراتا ہے یا زنانہ آلہ تناسل سے اسے احتلام آتا ہو یا اس کے عورتوں کی طرح پستان بڑھ چکے ہوں یا اسے حیض آتا ہو یا حمل ظاہر ہو جائے تو ان صورتوں میں غنثی کو مونث سمجھا جائے گا۔

2۔ غنثی مشکل

غنثی مشکل وہ غنثی ہے کہ جس میں مندرجہ ذیل تین علامتوں میں سے کوئی ایک علامت پائی جائے۔

1۔ پیشاب اور مادہ تولید تو مردانہ آلہ تناسل سے نکالے لیکن ماہ کے آخر میں

غنثی کا بیان

سوال: غنثی کی تعریف بیان کریں؟

جواب: غنثی فعل کے وزن پر غنث سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں نرمی و انعطاف اور غنثی کو غنثی بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ لچک اور گسہ رکھتا ہے۔

سوال: غنثی کی پہچان کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: غنثی کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ غنثی محض 2۔ غنثی مشکل

1۔ غنثی محض

غنثی محض کی پہچان تو آسان ہے کہ آیا اس غنثی محض کو مذکر میں شامل کیا جائے یا مونث میں شمار کیا جائے چونکہ مخصوص علامتوں میں سے اگر کوئی علامت مذکر کی پائی جائے گی تو اس غنثی کو مذکر شمار کیا جائے گا۔

1۔ اگر کوئی غنثی مردانہ آلہ تناسل سے پیشاب کرتا ہو تو اس غنثی کو مذکر شمار کیا جائے گا۔ اور اگر زنانہ آلہ تناسل سے پیشاب کرتا ہو تو اسے مونث شمار کیا جائے گا۔

2۔ اگر وہ غنثی مردانہ اور زنانہ دونوں آلات تناسل سے پیشاب کرتا ہو تو صاحبین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک اسبق کو دیکھا جائے گا یعنی جس آلہ تناسل سے وہ پہلے پیشاب کرے گا اسی نوعیت کا فرد شمار کیا جائے گا۔ جب کہ امام ابو حنیفہ

اسے حیض بھی آئے۔

2- پیشاب تو زنا نہ آتا اسل سے کرے لیکن مادہ تولید مردانہ آتا اسل سے خارج کرے۔

3- اس طرح اگر کسی غفشی میں نہ تو زنا نہ آتا اسل ہو اور نہ ہی مردانہ آتا اسل ہو لیکن وہ پیشاب ناف کے راستہ سے کرے۔

غفشی مشکل کا حکم۔

غفشی مشکل کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ غفشی کو اقسامہ نصیبین دیا جائے۔ لہذا غفشی کو ایک مرتبہ مذکر اور دوسری مرتبہ مؤنث شمار کر کے الگ مسئلہ نکالا جائے جس مسئلہ میں غفشی کو کم حصہ مل رہا ہو اس کے مطابق غفشی کو حصہ دے دیا جائے۔ کیونکہ وہ اس کا یقینی حصہ ہے۔ مثلاً ایک آدمی ایک بیٹا ایک بیٹی اور ایک غفشی چھوڑ کر مرا۔ تو اگر غفشی کو مؤنث شمار کیا جائے تو اسے کم حصہ ملتا ہے لہذا اس کے مطابق غفشی کو حصہ دیا جائے گا۔

غفشی کو مذکر شمار کرتے ہوئے مسئلہ (غفشی کو مؤنث شمار کرتے ہوئے مسئلہ)

مسئلہ 5			مسئلہ 4		
بیٹا	بیٹی	غفشی	بیٹا	بیٹی	غفشی
2	1	2	2	1	1

امام شافعی کے نزدیک غفشی کا حکم یہ ہے کہ نصف نصیبین بالنسازعہ۔ امام شافعی کا یہ قول صاحبین کے نزدیک متنازعہ فیہ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی توجیہ

امام شافعی کے مذکورہ بالا قول کی توجیہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ہے کہ ایک مرتبہ غفشی مشکل کو بیٹے کے حصے کا نصف اور عینہ اسی مسئلہ میں دوسری مرتبہ غفشی مشکل کو بیٹی کے حصے کا نصف دے دیا جائے۔

مسئلہ 9/4			مثلاً
بیٹا	بیٹی	غفشی (مشکل)	
1	1/2	3/4 = 1/4 + 1/2	
4	2	3 = 1 + 2	

عمل: جب ورثاء کے حصص $1/4 + 1/2 + 1/2 + 1$ کو جمع کیا گیا تو کل حصص $(2 - 1/4)$ ہوئے اور اب جب ہم نے اسکی کسر کو توڑنے کا ارادہ کیا تو عدد صحیح کو رباع $(1/4)$ کے مخرج 4 میں ضرب دی تو یہ کل 8 ہوئے اور پھر رباع $(1/4)$ کو اس کے اپنے ہی مخرج 4 میں ضرب دی۔ تو یہ کل 8 ہوئے اور پھر رباع $(1/4)$ کو اس کے اپنے ہی مخرج 4 میں ضرب دی تو ایک عدد بنا۔ اس طرح 8 اور ایک عدد کو آپس میں جمع کیا گیا تو کل 9 حصے بنے۔ لہذا مسئلہ 9 سے بنا۔ 4 بیٹے کو 2 بیٹی کو اور 3 حصے غفشی کو ملے۔

حمل کا بیان

سوال: مدت حمل کی وضاحت کریں؟

جواب: کم از کم مدت حمل میں تو سب آمنہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے کہ حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ہے۔ چونکہ قرآن مقدس میں ارشاد بری تعالیٰ ہے۔

وحملہ و فصلہ ثلثون شهرا (الاحقاف: 15)

ترجمہ۔ بچے کے حملہ اور دودھ پھڑانے کی مدت 30 مہینے ہے۔

تو اس مجموعی مدت میں سے جب دودھ چھڑانے کی مدت 2 سال نکال دی گئی تو باقی چھ مہینے حمل کی مدت ٹھہری۔ دودھ چھڑانے کی مدت جو وہ سال قرار دی گئی ہے وہ قرآن حکیم کے اس ارشاد سے ماخوذ ہے۔

حولین کا ملین لمن اراد ان يتم الرضاعته (البقرہ: 233)

ترجمہ۔ جو شخص مدت رضاعت (دودھ پلانے کی مدت) پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کیلئے مکمل دو سال کا عرصہ ہے۔

اکثر مدت حمل کے بارہ میں آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف ہے
 امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اکثر مدت حمل 2 سال ہے لیث بن سعد رحمۃ اللہ
 کے نزدیک اکثر مدت حمل 3 سال ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اکثر
 مدت حمل 4 سال ہے امام ذہری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اکثر مدت حمل 7 سال ہے
 سوال: حمل کے لئے کتنا حصہ منقوف رکھا جائے؟

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اہم شئی رحمۃ اللہ کے اس قول کی توجیہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ خنثی کو مذکر بنا کر مسئلہ نکالا جائے اور دوسری مرتبہ خنثی کو مؤنث بنا کر مسئلہ نکالا جائے۔ خنثی کو مذکر شمار کر کے جس عدد سے مسئلہ بنایا گیا ہے۔ اس عدد کو دوسری طرف جو خنثی کو مؤنث شمار کر کے عدد اصل مسئلہ پر آدھوا ہے اس میں ضرب دیجئے۔ اسکے بعد دوسری صورت کے اصل مسئلہ کو پہلی صورت کے اصل مسئلہ میں ضرب دیجئے اور پھر پہلی صورت کے اصل مسئلہ کو دوسری صورت کے حصہ داروں کے حصص کے ساتھ ضرب دیجئے۔ اسکے بعد دوسری صورت کے اصل مسئلہ کو پہلی صورت کے حصہ داروں کے حصص کے ساتھ ضرب دیجئے۔ اسکے بعد دونوں صورتوں کے آخری حاصل ضرب کو جمع کیجئے تو پھر یہی تصحیح مسئلہ کا عدد ہے۔ اسکے بعد دونوں صورتوں کے ایک جیسے حصہ داروں کے حصص جمع کئے جائیں تو حاصل جمع ہر فرد کا حصہ ہوگا۔

مسئلہ 4 تص 20			مسئلہ 5 تص 20		
میل			میل		
(مشتعلہ تص 40)			(مشتعلہ تص 40)		
پینا	پینی	خفشی (پینی)	پینا	پینی	خفشی (پینا)
2	1	1	2	1	2
10	5	5	8	4	8
خفشی			پینا		
$13 = 5 + 8$			$9 = 4 + 4$		
			$18 = 10 + 8$		

میں نومولود بچہ متوفی کی جائیداد کا وارث بنے گا۔

2۔ اگر متوفی کی بیوی اکثر مدت حمل کے بعد بچے کو جنم دے تو وہ بچہ متوفی کی جائیداد کا وارث نہیں بنے گا۔

3۔ اور اگر بچہ مرنے والے شخص کا حمل نہیں ہے بلکہ متوفی کے علاوہ وہ کسی اور شخص کا حمل ہے (مثلاً متوفی کے بھائی نے کسی عورت سے شادی کی تھی اب اس عورت کا حمل متوفی کی طرف منسوب نہیں بلکہ متوفی کے غیر کی طرف منسوب ہے) اور اس کی والدہ نے بچے کو چھ ماہ پر یا چھ ماہ سے کم عرصہ میں جنم دیا تو اس صورت میں ہونے والا بچہ اس متوفی کی جائیداد کا وارث بنے گا۔

4۔ اور اگر کسی غیر کا حمل چھ ماہ کے بعد وضع ہو تو پھر وہ نومولود متوفی کی جائیداد کا وارث نہیں بنے گا۔

سوال: حمل کس حد تک زندہ برآمد ہونا نومولود کے زندہ ہونے پر دلالت کرے گا؟
جواب: 1۔ اگر بچے کے جسم کا کم حصہ بقید حیات برآمد ہو اور جسم کا اکثر حصہ بقید ممت برآمد ہو تو اس صورت میں یہ بچہ متوفی کی جائیداد کا وارث نہ ہوگا۔

2۔ اگر بچے کے جسم کا اکثر حصہ بقید حیات برآمد ہو اور جسم کا کم حصہ بقید ممت برآمد ہو تو اس صورت میں یہ بچہ متوفی کی جائیداد کا وارث بنے گا۔

سوال: بچے کے اکثر اور اقل جسم کا اندازہ کیسے لگایا جائے؟
جواب: 1۔ اگر بچہ مستقیم برآمد ہو (سر کی طرف سے آمد ہو) تو پھر اس کے سینے کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر اس کا تمام سینہ بقید حیات برآمد ہو تو بچہ جائیداد کا وارث بنے گا بصورت دیگر نہیں۔

جواب: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حمل کے لئے 4 بیٹوں یا 4 بیٹیوں کا حصہ موقوف رکھا جائے پھر ان حصوں میں سے اکثر حصہ حمل کیلئے مقرر کر لیا جائے اور باقی ورثاء کیلئے حمل کو بردہ کر اور مونث بنا کر دو الگ الگ مسئلے نکالے جائیں۔ ان میں سے جس اعتبار سے حمل کے علاوہ باقی ورثاء کا حصہ کم آتا ہو اسی اعتبار سے حصہ ورثاء کو دیدیا جائے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حمل کے لئے 3 بیٹوں یا 3 بیٹیوں کا حصہ موقوف رکھا جائے گا۔ پھر ان میں سے جو حصہ اکثر بنے گا وہ حمل کو دیدیا جائے گا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت کے مطابق حمل کے لئے دو بیٹیوں یا دو بیٹوں کا حصہ موقوف رکھا جائے ان میں سے اکثر حصہ حمل کو دے دیا جائے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حمل کے لئے فقط ایک بیٹے یا ایک بیٹی کا حصہ موقوف رکھا جائے انکی وضاحت تخریج مسئلہ میں آئیگی۔

فتویٰ: فتویٰ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر ہے کہ حمل کے لئے ایک بیٹے یا ایک بیٹی کا حصہ موقوف رکھا جائے۔

سوال: حمل کے میت میت کی طرف سے ہونے اور نہ ہونے کی بنا پر تقسیم وراثت کیسے ہوگی۔

جواب: 1۔ اگر حمل میت کی طرف سے ہے (ایک مرنے والے شخص نے اپنے پسماندگان میں اپنا حاملہ بیوی چھوڑی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حمل میت کی طرف سے ہے) اور اس کی بیوی نے اکثر مدت حمل یا اکثر مدت حمل سے کم عرصہ پر بچے کو جنم دیا اور اس عورت نے عدت کے گزرنے کا اقرار بھی نہیں کیا تو اس صورت

سوال: حمل کی صورت میں مسکند حل کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

3۔ پھر ضرب دینے کے ساتھ دونوں مسئلوں میں سے جو حصہ وراثہ کو مل چکا ہے جس مسئلہ کی رو سے حصہ کم ملا ہے اس مسئلہ کے مطابق ہر حصہ دار کو کم حصہ دیا جائے، اس اقل حصہ اور دوسرے مسئلہ کے اکثر حصہ کے درمیان جتنے عددوں کا فرق نکلتا ہو اسے موقوف قرار دیا جائے۔

4۔ جب حمل ظاہر ہو جائے اور دو حمل تمام موقوف حصے کا مستحق نکلے تو اب مزید مسئلہ جو جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ موقوف حصہ اس حمل کے سپرد کر دیا جائے۔

مثال۔

مسئله 24 تس $216=3 \times 72$				مسئله 27/24 $216=8 \times$			
والد	والده	بیوی	بہن	والد	والده	بیوی	بہن
1/6	1/8	1/6	1/6	1/6	1/8	1/6	1/6
4	3	4	4	4	3	4	4
12	9	39	117	32	24	128	104

عمل۔

1۔ حمل کو ایک مرتبہ باقی حصہ داروں کے ساتھ مذکر شمار کر کے حصہ نکالا تو مسئلہ 24 سے بنا۔ نتیجہ کے طور پر 24 میں سے 4 باپ کو 4 والدہ کو 3 بیوی کو اور 13 حصے بیٹی اور قمل (مذکر) کو ملے۔ ان 13 حصوں اور ان کے روؤں 3 کے درمیان تالین کی نسبت ہے لہذا کل روؤں 3 بہر حال خود ہوئے۔ پھر 3 کو اصل مسئلہ 24 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 72 تصحیح مسئلہ ہوا۔ پھر کل عدد روؤں 3 کو ہر حصہ دار کے

کر لیا گیا پھر بیٹی اور حمل کے پہلے مسئلہ کی صورت میں 117 ملے تھے اور دوسرے مسئلہ کی صورت میں 128 حصے ملے تھے۔ لہذا بیٹی کو 117 میں سے نو اٹھ حصہ 13 دیا گیا اور یہ اس لئے کہ امام اعظم رحمۃ علیہ کے نزدیک حمل کو ایک مرتبہ 4 ذکر اور دوسری مرتبہ 4 مونث شمار کیا جاتا ہے پھر ہر حصہ دار کو دو مختلف مسئلوں میں سے کم حصہ دیا جاتا ہے تو بیٹی کا کم حصہ اسی وقت بنتا ہے کہ جب حمل کو امام اعظم رحمۃ علیہ کے قول کے مطابق 4 مرد شمار کیا جائے تو امام اعظم رحمۃ علیہ کے قول کے مطابق بیٹی سمیت حمل کے 9 رکوز ہوئے اور انہیں حاصل ہونے والے حصہ 117 کا $(1/9)$ حصہ 13 نکلا جو بیٹی کو دیا گیا ہے تو جب 104 کے ساتھ باقی حصہ داروں کے موقوفہ کو ملا یا تو یہ کل 115 ہوئے)

4۔ اگر حمل ایک بیٹی کی صورت میں وضع ہو یا ایک سے زائد بیٹیوں کی صورت میں سامنے آئے تو موقوفہ حصہ 115 میں بیٹی کے حصہ 13 کو شامل کر دیا جائے تو یہ کل 128 ہوئے جو کہ بیٹیوں میں برابر تقسیم کر دیئے جائیں گے اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب ہم نے حمل کو بیوی والدہ اور والد کے حق میں مونث شمار کیا تو والدین اور بیوی کو جو حصہ حمل کے مونث ہونے کی صورت میں مل سکتا ہے وہی ہم نے ان کے سپرد کر دیا اور جو کچھ باقی بچا وہ 128 ہوا اور یہ دو بیٹیوں کا حصہ ٹھہرا۔ جو کہ ان میں برابر تقسیم کر دیا گیا دیکھئے۔ جب حمل کو مونث شمار کیا گیا تھا تو اسے بالآخر 128 حصے ملے تھے اور اب بھی اسے اتنا حصہ ہی مل رہا ہے۔ (البحر جانی سید محمد شریف ص 136)

حصہ کے ساتھ ضرب دی تو متوفی کے والد کو 72 میں سے 12 والدہ کو 12 بیوی کو 9 اور بیٹی اور حمل کو 39 ملے۔

2۔ پھر دوسری مرتبہ دوسرے مسئلہ میں حمل کو باقی حصہ داروں کے ساتھ مونث شمار کر کے حصہ نکالا تو نتیجہ میں والد کو 4 والدہ کو بھی 4 بیوی کو 3 اور بیٹی اور حمل کو 16 حصے ملے۔ اس طرح یہ مسئلہ 24 سے 27 تک غول کر گیا۔ جس مسئلہ میں ہم نے حمل کو مذکر شمار کیا اس کے عدد صحیح 72 اور جس مسئلہ میں ہم نے حمل کو مونث شمار کیا اس کے عدد صحیح 27 میں جب نسبت دی گئی تو توافق تھی کی نسبت نقل۔ اس طرح 72 کا وقتی تلی 8 بنا۔ ہم نے اس 8 کو دوسرے مسئلہ کے غول 27 میں ضرب دی تو کل 216 حاصل ضرب ہوئے۔ اسی طرح دوسرے مسئلہ کے عدد صحیح 27 کے وقتی تلی 3 کو پہلے مسئلہ کے صحیح عدد 72 سے ضرب دی تو یہ بھی 216 ہوئے تو پھر پہلے مسئلہ (جس میں حمل کو مذکر شمار کیا گیا ہے) کے وقتی 8 کو جب دوسرے مسئلہ (جس مسئلہ میں حمل کو مونث شمار کیا گیا ہے) کے حصے داروں کے حصے کے ساتھ ضرب دی تو نتیجہ میں متوفی کے والد کو 32 والدہ کو بھی 32 بیوی کو 24 اور بیٹی اور حمل کو 128 ملے جب دوسرے مسئلہ کے وقتی 3 کو پہلے مسئلہ کے حصہ داروں کے حصص کے ساتھ ضرب دی تو بیٹی اور حمل کو 117 حصے ملے۔

3۔ دونوں مسئلوں میں سے ہر ایک حصہ دار کو جو حصہ ملا ان میں سے کم حصہ اس متعلقہ حصہ دار کو دے دیا گیا اور باقی حصہ موقوف کر لیا (مثلاً پہلی صورت میں باپ کو 36 اور دوسری صورت میں باپ کو 32 حصے ملے تو باپ کو کم حصہ 32 دینے کے بعد 4 کو موقوف کر لیا گیا اور اسی طرح والدہ کو 32 حصے دینے کے بعد 4 کو موقوف

اگر روؤں اور سهام کے درمیان تماثل کی نسبت نہ ہو بلکہ جائین یا توافقی کی نسبت ہو تو (جیسا کہ حمل کو 2 بیٹیاں شمار کر دیا جائے تو کل روؤں 3 ہو جائیں گے۔) اس صورت میں کل عدد روؤں یا توافقی عدد روؤں کو اصل مسئلہ 216 میں ضرب دی جائے گی پھر ان 3 روؤں کو ہر حصے دار کے حصے کے ساتھ ضرب دی جائے۔

5۔ اگر حمل ایک بیٹے کی صورت میں یا ایک سے زائد بیٹوں کی صورت میں ظاہر ہو تو پھر والدین اور بیوی کو ان کا موقوف حصہ دے دیا جائے گا تو اس طرح والدین کو 32، 32 کی بجائے 36، 36 اور بیوی کو 24 کی بجائے 27 حصے ملیں گے اور پھر بیٹی اور حمل کو (جو کہ بیٹا یا متعدد بیٹوں کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔) اسے حصے دینے کے لئے بیٹی کے حصہ 13 کو باقی ماندہ 104 کو جمع کر لیا جائے پھر مذکورہ موت میں 1/2 کے تحت تقسیم کر دیا جائے۔

6۔ اگر حمل مردہ بچے کی صورت میں سامنے آیا تو پھر والدین اور بیوی کو ان کے موقوف حصے دے دیے جائیں گے اور بیٹی کو کل جائیداد 216 کا نصف (108) دیا جائے گا۔ (چونکہ پہلے بیٹی کو 13 حصے چکے ہیں لہذا جب ان میں موقوف عدد 104 میں سے 95 کو شمار کیا جائے گا تو کل 108 بن جائیں گے اور یہ 108، 216 کا نصف ہیں) اب 104 میں سے 95 نکالے گئے تو باقی 9 حصے بچے۔ جو کہ والد کو بطور عصبہ ہونے کے مل جائیں گے اس طرح والد کا حصہ 216 میں سے 45 ہو جائے گا۔

مفقود، قیدی، اور غرق، حرقی، ہدمی کا بیان

سوال: مفقود کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: مفقود اعم مفقود کا صیغہ ہے جو کہ فقد سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی ہیں گم ہونا اور اصطلاح شرع میں مفقود اس شخص کو کہتے ہیں جو گھر سے غائب ہو اور اس کی بابت یہ علم نہ ہو سکے کہ وہ زندہ ہے یا مردہ۔

حکم۔

مفقود اپنے مال میں زندہ شمار کیا جائیگا لہذا جب تک اس کے معدوم ہونے کا قطعی اور یقینی علم نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی بھی شخص اسکی جائیداد کا وارث نہیں ہو سکتا اور مفقود اپنے غیر کے مال میں مردہ شمار کیا جائے گا۔ لہذا وہ کسی دوسرے کے مال کا وارث نہیں بنے گا بلکہ اسکا حصہ بطور امانت محفوظ رکھا جائیگا حتیٰ کہ اسکی کا قطعی علم ہو جائے۔ یا اس پر موت کی مدت گزر جائے۔

مدت موت۔

1۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر کوئی مفقود 120 سال تک اپنا رہے تو اس پر مرنے کا حکم لگا دیا جائے گا۔

2۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے مدت موت 110 سال قرار دی ہے۔

3۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے 105 سال مدت موت قرار دی ہے۔

4۔ بعض علماء نے 90 سال مدت موت قرار دی ہے۔

5۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مفلوک کا مال قاضی کے اہتمام میں موقوف ہوگا۔ یعنی جب قاضی یہ محسوس کرے کہ مفلوک جیسا شخص اتنے عرصہ دراز تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو پھر قاضی مفلوک پر موت کا حکم لگا دے۔ اگر کسی شخص کے فقدان کے بعد کسی ایسے کا انتقال ہو جائے کہ جس کے مال کا مفلوک وارث بننا ہے تو ایسی صورت میں مفلوک کے حصہ کو محفوظ رکھا جائے اور حمل کی طرح دو الگ الگ مٹے بنائے جائیں ایک مسئلہ میں مفلوک کو زندہ شمار کرتے ہوئے اور دوسرے مسئلہ میں مفلوک کو مردہ شمار کرتے ہوئے حصہ داروں کو حصص دینے جائیں اور جس تقدیر پر حصہ داروں کا کم حصہ کو وہی حصہ حصہ داروں کو دے دیا جائے۔ مثلاً

مسئلہ 2 حصہ $56 = 7 \times 8$		مسئلہ 6 حصہ $56 = 8 \times 7$	
میت	میت	میت	میت
خاوند 2 سگی بہنیں، سکا بھائی (زندہ مفلوک)	خاوند 2 سگی بہنیں، سکا بھائی (مردہ مفلوک)	خاوند 2 سگی بہنیں	سکا بھائی
1/2	1/2	2/3	1/2
1	1	4	3
2	2	32	24
14	14	2	2
28	28	14	24
		18	4
			موقوف

عمل

ان دو مسائل میں سے ایک مسئلہ مفلوک کو زندہ اور دوسرے مسئلہ میں مفلوک کو مردہ شمار کیا گیا ہے۔ پھر پہلے مسئلہ کے عدد 8 کو دوسرے مسئلہ عدد 7 سے نسبت دی گئی تو تہا بن کی نسبت نکلی لہذا پہلے مسئلہ کے عدد 8 کو دوسرے مسئلہ کے عدد 7 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 56 ہوئے۔ اور اسی دوسرے مسئلہ کے عدد 7 کو پہلے مسئلہ کے عدد 8 سے ضرب دی تو حاصل ضرب 56 ہو گئے اس کے بعد پہلے مسئلہ کے عدد 8 کو دوسرے مسئلہ کے حصہ داروں کے حصص کے ساتھ ضرب دی تو خاوند کو 24 سگی بہنوں کو 32 حصے ملے اور دوسرے مسئلہ کے عدد 7 کو پہلے مسئلہ کے حصہ داروں کے حصص سے ضرب دی تو بیٹیہ خاوند کو 28 سگی بہنوں کو 14 اور ایک سگے بھائی (وہ مفلوک الخیر جسے زندہ شمار کیا گیا) کو بھی 14 حصے ملے اس کے بعد دونوں مسئلوں میں سے کم حصہ حصہ داروں کے سپرد کر دیا گیا اور باقی کو محفوظ کر لیا گیا تو اس طرح خاوند کو 24 دیگر 4 حصے محفوظ کر لئے گئے سگی بہنوں کو 14 حصے دیگر 18 حصے مفلوک کر لئے گئے پھر اگر مفلوک کا زندہ ہونا ثابت ہو جائے تو خاوند کو اس کے 4 موقوف حصص واپس کر دیئے جائیں گے۔ تاکہ کل جائیداد (56) کا نصف (28) خاوند کو مل جائے گا۔ اور بقیہ 28 حصے سگے بہن بھائیوں میں 1:2 تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

اور اگر مفلوک کا فوت ہونا ثابت ہو جائے تو پھر سگی بہنوں کو ان کے موقوف حصے دے دیئے جائیں۔ اور خاوند کو اس کے موقوف حصہ دے دیئے جائیں۔

(شرعیہ ص 138، 139)

سبق نمبر 19

مرتد کی وراثت کا بیان

سوال: اسلامی قانون وراثت میں مرتد کی شرعی حیثیت بیان کریں۔

جواب: جب کوئی مرتد شخص (مذکر) اپنے ارتداد پر میر جائے یا نقل کر دیا جائے یا دارالحرب کے ساتھ مل جائے اور قاضی بھی یہ فیصلہ صادر کر دے کہ وہ شخص دارالحرب کے ساتھ مل چکا ہے تو اس سلسلہ میں تین مختلف اقوال ہیں۔

- 1۔ سراج اللائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو کچھ مرتد نے حالت اسلام میں کمایا تھا وہ مال تو اس کے مسلمان ورثہ کا ہوگا۔ اور جو اس نے حالت ارتداد میں مال کمایا ہوگا وہ بیت المال میں جمع کروادیا جائے گا۔
- 2۔ صاحبین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول یہ ہے کہ تمام مال اس کے مسلمان ورثہ کو دیا جائے گا۔

- 3۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مرتد کا تمام مال بیت المال میں جمع کروادیا جائے گا۔ اور مرتد نے جو مال دارالحرب کے ساتھ لاحق ہونے کے بعد کمایا ہے وہ بالاتفاق مال فنی ہے۔ (فنی اس مال کو کہتے ہیں جو لڑائی کے بغیر کفار کا مال ہاتھ میں آئے ایسے مال میں تمام مسلمانوں کا حصہ ہوتا ہے۔) اور مرتدہ (دائرہ اسلام سے خارج ہونے والی عورت) کا تمام مال بالاتفاق اس کے تمام مسلمان ورثاء کے لئے ہوگا۔ مرتد (مرد) اور مرتدہ (عورت) مسلمان کے مال کے وارث نہ ہوں گے اور نہ ہی اپنے جیسے کسی دوسرے مرتد اور مرتدہ کے وارث ہوں گے ہاں اگر تمام شہر ہی مرتد

سوال: اسلامی قانون وراثت میں قیدی کی شرعی حالت بیان کریں۔

جواب: اسلامی قانون وراثت میں قیدی کا حکم تمام مسلمانوں کے حکم کی طرح ہے بشرطیکہ وہ دین اسلام پر قائم ہو اگر قیدی دائرہ اسلام سے انحراف کرے تو اس کا حکم مرتد کی طرح ہو گیا اور اگر کسی قیدی کی موت و حیات کا یقینی علم نہ ہو تو اس کا حکم مفقود کی طرح ہوگا۔

ہو جائے (العیاذ باللہ) تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں۔

سوال: اسلامی قانون وراثت میں ایک ساتھ دوپ کر (غرق) کر (حرق) اور دب کر (ہدی) مرنے والے مرتد مرنے والے متعدد درشتے دار اشخاص کی شرعی حیثیت بیان کریں۔

جواب: جب باہمی رشتہ داروں کی ایک جماعت مر جائے اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ پہلے کون شخص مرا ہے اور بعد میں کون شخص مرا ہے مثلاً ایک کار میں متعدد درشتے دار سوار تھے ایکسڈنٹ کی وجہ سے وہ سب مر گئے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پہلے کون مرا ہے تو پھر ایسی صورت میں سمجھا جائے گا کہ گویا تمام افراد اکٹھے ہی مرے ہیں تو ہر ایک کا مال اس کے زندہ ورثہ کیلئے ہوگا۔ یکہارگی مرنے والے متعدد درشتے دار ایک دوسرے کی جائیداد کے وارث نہ ہوں گے۔ جیسے باپ اور اس کا بیٹا اکٹھے مر گئے اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پہلے کون مرا ہے اور دونوں باپ بیٹے نے اپنے پسماندگان میں ایک ایک بیٹی کو بھی چھوڑا ہے تو ایسی صورت میں یہ باپ اور بیٹا تو آپس میں ایک دوسرے کی جائیداد کے وارث نہیں بنے ہیں لیکن ان کی پسماندگان بیٹیاں ہر دو طرف سے وارث بنیں گی۔

التماس

استفادہ کرنے والے حضرات سے التماس ہے کہ میرے لئے دنیا اور آخرت کی بہتری کی دعا کریں اصلاح کی خاطر کتاب میں غلطیوں کی نشاندہی فرمائیں اور درگزر بھی فرمائیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی صبیبہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

وعاجو:

محمد مظہر فرید شاہ

نائب مہتمم جامعہ فرید پور ساہیوال

مؤلف کی دیگر تالیفات

احسن
تہذیب و تربیت

دوبلہ جامیہ اور ایم اے اسلامیات کے طلبہ و طالبات کیلئے
اصول احکامات حدیث اور ان کے ادکار کا حسین مجموعہ

احسن
مطالعہ

دوبلہ جامیہ جامعہ کے طلبہ و طالبات اور مشعل کا موزون
رکھنے والے دیگر حضرات کیلئے آسان کتاب

احسن
صحیح

جامیہ جامعہ و شاخہ کے طلبہ و طالبات کیلئے
علم محمدی کی بے مثال کتاب

احسن
تہذیب و تربیت

خیر واحد کے دلیل شرعی ہونے کی بہت دلائل اور
حدیث نبوی ﷺ سے متعلق فوائد کا حسین مجموعہ

احسن
تہذیب و تربیت

سنت نبوی کی دین دین میں اساسی حیثیت کو
مجھے کیلئے آسان و قابل پڑھنے والی کتاب